صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

{(پہلی نشست (صبح))}

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 26 جون 2007ء بمطابق 8 جمادی الثانی 1428 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوۡا وَ لَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیۡمٌO یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ صدق اللہ العظیم۔

(ترجمہ): اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 08-2007 پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: Demand No. 8. The honorable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 8 on behalf of Chief Minister, NWFP. The honorable Minister for Information, please.

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ Sir, on behalf of Chief Minister, NWFP, میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 190 ملین، 780 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "داخلہ وقبائلی امور وشہری دفاع" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 190,780,000 only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment.

نکتہ اعتراض

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

Mr. Speaker: for the year ending 30th June, 2008 in respect of Home & Tribal Affairs Department".

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! کورم پورا ہے؟

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب! پچھلے اجلاس میں یہ بات آئی تھی کہ پارلیمانی لیڈر نے فیصلہ کیا ہے کہ کورم کی نشاندہی نہیں ہوگی اور دوبارہ میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں پارلیمانی لیڈر نہیں ہوں اور فیصلہ سے تعلق نہیں ہے کیونکہ آئینی ڈیمانڈز ہو رہے ہیں۔

محترمہ نعیم اختر: ایک سابقہ پارلیمانی لیڈر سے اس کے۔۔۔۔۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میرے خیال میں یہ غلط بات ہے کیونکہ ڈیمانڈز ہو رہی ہیں، پورا Financial matter ہےاوراس میں کورم پورانہ ہو۔ گورنمنٹ کااجلاس ہے، سر۔

محترمہ نعیم اختر: پالیمانی لیڈرز نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! نکتہ ان کا آئینی ہے،اس میں کچھ نہیں ہو سکتا۔بس آپ Count کر لیں۔ اگر کورم پورانہیں ہے توٹھیک ہے۔اگر 31 ہیں تو پھر پوراہے۔اگر 31 نہیں ہیں تو پورانہیں ہے،دومنٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): جناب سپیکر صاحب! زہ Request کومہ چې ملګری راروان دی پہ لارہ باندې یو خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ Request کی بات نہیں ہے، یہ آئینی ہے اور۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: آئینی خبرہ دہ جی، بالکل تسلیموؤ مونږہ دا خبرہ ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټول Proceeding illegal دے۔ زہ دا خبرہ ۔۔۔۔

وزیر تعلیم: بالکل جی، ټهیک خبرہ دہ۔۔۔

جناب سپیکر: چې Point out کړے ئے نہ وے ، بیا صحیح وہ۔۔۔۔

وزیر تعلیم: کہ Point ئے raise کړے وے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چې Point out کړے ئے نہ وے منسٹر صاحب، نو بیا ټهیک خبرہ وہ۔ Point out ئے کړہ لکہ۔۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: جی، جی،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او اوس خو مطلب دا دے ، د هغې سرہ څہ کیږی نہ او چې Point out کړې ئے نہ وے ، بیا صحیح وہ۔ میرے خیال میں اب آپ آپس میں فیصلہ کرلیں۔ اگر آپ کی مصروفیات ہیں تو یہ بجٹ ہم جولائی،اگست میں پھر پاس کریں گے،جون کے مہینے میں نہیں۔جون کے مہینے میں ٹریژری بنچز جو ہیں،وہ اپنا جو اسی سے زیادہ ضروری کام ہے،اس کو نمٹالیں پھر ان شاءاللہ جولائی،اگست

میں ہم پاس کرلیں گے، ایسی کوئی بات نہیں ہے یا یہ میں اپوزیشن والوں سے Request کروں گا، اگر وہ Agree کریں گے تو میرے خیال میں آئین میں Provision ہے، کچھ دنوں کے لئے وہ Approval دے دیں گے۔ پھر جب آپ لوگ فارغ ہو جائیں تو پھر میرے خیال میں یہ بہتر طریقہ ہوگا۔ جی!

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر! باقاعدہ بتایا گیا تھا انہیں کہ یہ جی آپ نے اجلاس میں پہنچنا ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے بھی سب کو تقریباً ہاسٹل کے کمروں میں ہم نے تو کہا تھا، ہم اس دن موجود تھے تو میں ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس کو Strategy کہتے ہیں کہ اگر اپوزیشن والے نہ ہوتے تو آپ اپنا کام نکال سکتے ہیں، اسلئے تو میں ساڑھے نو بجے بیٹھ گیا ہوں لیکن وہ لاتوں کے بھوت باتوں سے تو نہیں مانتے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! غالباً دومنٹ پورے ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اجلاس کو پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے Due to incomplete quorum۔

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 08-2007 پر بحث ورائے شماری

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 190,780,000 only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Home & Tribal Affairs Department".

Cut motions on Demand No. 8. Mr. Pir Muhammad Khan has withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan is not present, it lapses. Mr. Ikramullah Shahid. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8.

شہزادہ محمد گستاسب خان: سر! میں چھ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 600/- only. Mr. Attiq-ur-Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her cut motion

on Demand No. 8. Absent, it lapses. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8. Absent, it lapses. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8. Not present, it lapses. Mr. Anwar kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8.

Mr. Anwar Kamal: I withdraw, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Saeed Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion. Absent, it lapses. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8. Absent, it lapses. Mr. Taj-ul-Amin Jabal, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 8.

Mr. Taj-ul-Amin: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA to please move his cut motion on Demand No. 8.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No.8.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر میں 10 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 10 only. Mr. Jamshed Khan, MPA to please move his cut motion on Demand No. 8.

Mr. Jamshed Khan: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Shahzada Muhammad Gustasip Khan.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Sir, I withdraw it.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! اس میں Page 467 پہ Amount ہم سے طلب کی گئی ہے۔ یہ سر، 'Secret Service Expenditure' میں ایک کروڑ، پانچ لاکھ پچھلے سال کے لئے اور اس سال بھی یہی ہیں۔ 'Internal Security duty' یہ سر، پچھلے سال تقریباً ایک کروڑ تھے، اس بار تقریباً ڈیڑھ کروڑ یہ مانگ رہے ہیں اور اس طریقے سے 'Lump sum at the disposal of Finance Department' یہ پچھلے سال تقریباً پچاس لاکھ تھے لیکن اس بار یہ اس میں دو کروڑ مانگ رہے ہیں۔ اس میں سر، یہ جو 'Secret Service' کے متعلق ہے اور Internal Security سر، اگر ہم دیکھیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے تو فاٹا سیکرٹریٹ علیحدہ ہو گیا ہے، ابھی جو پولیس ہے، اس کی جو اپنی

سپیشل برانچ وغیرہ ہے، وہ پولیس والے طلب کرتے ہیں تو ہوم ڈیپارٹمنٹ سر، یہ اتنی Amount مانگ کے اور جو مطلب ہے خود کش دھماکے ہو رہے ہیں، امن وامان کی صورتحال ہے، اس سے تو ہم یہی اندازہ لگا رہے ہیں کہ ان کی Disposal پر کوئی ایجنسی ہے ہی نہیں، نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہم فاٹا سائڈ پہ لگا رہے ہیں کیونکہ فاٹا گورنر سیکرٹریٹ کے ساتھ آرہا ہے تو سر، یہ Amount جو ہے، یہ کس مد میں یہ خرچ کر رہے ہیں؟ اس کے متعلق ہمیں بتائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر فار انفارمیشن، جناب آصف اقبال داودزئی صاحب۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سر! پہلے تو میں مشکور ہوں آنریبل ممبرز اور اپوزیشن لیڈر کا کہ انہوں نے اپنا وہ Withdraw کیا ہے۔ سر! د هوم ډیپارټمنټ رول حقیقت دا دے چې د فاټا سیکرټریټ د بیلیدو نه پس لږ شانتې Change شوې هم دے خو هغې نه پس په دې ملک کښې پولیس آرډر 2002 د لاندې هم څه Responsibility بیا په Provinces کښې د هغوی د Look after هغه ذمه واری د هوم ډیپارټمنټ په ذمه ده د خوشنګه د آزاد Prosecution چې کوم پولیس آرډر 2002 کښې ذکر دے، د هغې مطابق د هغې ټول Management هم د هوم ډیپارټمنټ په اختیار کښې دې۔ دې نه علاوه چې کوم پولیس آرډر 2002 کښې پراونشل پبلک سیفټی کمیشن و پولیس کمپلینټ او کوم ډسټرکټ پبلک سیفټی کمیشنز دی، د هغوی ټول انتظام و انصرام هم د هوم ډیپارټمنټ په ذمه واری دی۔ دے نه علاوه دیر لیویز، د هغوی منیجمنټ او چې کوم د کالا ډهاکه د پاره زمونږ د سی۔ایم صاحب Special package دے، د هغوی د پاره د ایډمنسټریټر او بیا چې کوم لیویز هغوی هلته کښې د امن و امان د پاره او د پوست یعنی د افیون کاشت د تلف کولو د پاره ورکړی دی، د هغوی منیجمنټ هم او بیا د سول ډیفنس یو اهم ذمه داری زمونږه دې ډیپارټمنټ سره ده۔ 2005 کښې چې کومه زلزله راغلې وه، په هغې کښې چې کوم زمونږه هغه Weak point ښکاره شول نو هغه لحاظ سره د Civil Defence strengthen کول او بیا چې کوم زمونږه Provincial Disaster Management Council چې هغه چیف منسټر صاحب Head کوی، بیا دغه رنګ د Provincial Disaster Management Authority قائم کول او بیا District Disaster Management

Authority قائم کول، دې ټولو د پاره دا فنډز ضروری دی د دې ډیپارټمنټ سره نو دې وجې نه دا څومره کوم مد کښې چې ما یاد کړل نو دا فنډونه مونږ دیکښې مختص کړی دی چې مستقبل کښې دا محکمه چې Strengthen کړو Civil Defence side باندې، Disaster Management side باندې چې کوم ضروریات دی، هغه مونږ ترې پوره کړو چې بیا بهتر طریقې سره مونږه حالات Cover کولې شو۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرا تو Specific سوال تھا۔ سول ڈیفنس کا اگر ہم دیکھیں تو وہ صرف Provincial level پر ہے اور اس میں صرف تنخواہیں ہی مجھے دکھائی دے رہی ہیں یا اگر کچھ Allowances ہیں۔ اسکے علاوہ سر جو منسٹر صاحب نے بات کی ہے دیر لیویز کی تو اس کی بھی علیحدہ علیحدہ اپنے Head wise ہیں۔ ان کا Specific سر، 'Secret Service' اور 'Internal security'، تو مجھے صرف یہ بتادیں کہ اس مد میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کیا کررہا ہے؟ کیونکہ پولیس اس کے زیر اثر رہی نہیں، ایم ائی وغیرہ، وہ تو آرمی کا Set up ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ جو سپیشل برانچ ہے، وہ پولیس والے مانگیں گے تو یہ 'Secret Service' اور اس مد میں وہ کارکردگی کیا دکھا رہے ہیں؟ اور دوسرا یہ کہ انہوں نے کوئی پرائیویٹ بندے Hire کئے ہیں اور اگر وہ Hire کئے ہیں تو ان کا Out put کیا ہے؟ اس کے متعلق، سر۔

وزیر اطلاعات: سر! چونکہ یہ Concern ہے Internal security سے اور ہمارے ساتھ Tribal Area جو ہے، وہ Border کرتا ہے تو Definitely جو Settled Area سے کوئی بھی ایسا Issue ہوتا ہے جو ایک Concern ہوتا ہے With the Tribal Area تو اس لحاظ سے Department کے پاس کچھ ایسے Opportunity یا فنڈز ہونے چاہیئں جو Safe recovery کے لئے اگر کوئی Kidnapping ہے یا دوسری کسی Matter کو اگر Address کرنا ہے تو اس کے لئے اس قسم کا فنڈ ہونا بہت ضروری سمجھتے ہیں، جو ہوتا ہے تو اسلئے یہ فنڈز اس Head میں Show کیا گیا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! مطلب ہے کہ اگر ہے تو اس کی Out put کیا ہے؟ مطلب ہے کہ اگر یہ Own کرتے ہیں Tribal Areas کو، پہلے تو یہ کہتے ہیں گورنر سیکرٹریٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ Insist کرتے ہیں تو پھر مجھے راستہ بتادیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، میں سر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے ان کے بھی نوٹس میں نہ ہو۔ مطب ہے کم از کم ان سے پوچھیں تو سہی کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ اب اگر سر، یہ ہے کہ واقعی یہ فاٹا ہے تو پھر گورنر سیکرٹریٹ والا تو پھر ویسے ہی ڈرامہ ہوا۔ نہیں مطلب ہے کہ اگر ہے تو ہمیں بتائیں کونسی ایجنسی ہے جو Secret Service۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ ایف آر کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں تو یہ کہوں گا کہ اگر منسٹر صاحب کے پاس اس کا Specific answer نہیں ہے کیونکہ وہ Relevant نہیں ہیں، اس ان کا قصور نہیں ہیں تو یا تو سر، یہ ہے کہ اس کو Defer کر دیں اور اگر نہیں ہے تو پھر Voting کر دیں۔

جناب سپیکر: اچھا، Withdraw نہیں کرتے آپ؟

وزیر اطلاعات: سر! یہ ڈیپارٹمنٹ کے DDs کو Dispose off کرنے کے لئے Specially چونکہ Concern ہے Law and Order سے تو بعض Matters ہوتے ہیں جو کہ Publicly وہ نہیں ہو سکتے تو اس کے لئے Secret جو Management کرنی پڑتی ہے، Representation کرنی پڑتی ہے تو اس کے لئے فنڈز کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے اور میں Request کروں گا اپنے برادر سے کہ وہ اپنا وہ جو ہے، وہ Withdraw کر لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اگر مجھے Specific answer مل جائے تو پھر تو بالکل ٹھیک ہے کیونکہ مجھے پتہ نہیں ہے کہ ان کے پاس کونسی ایجنسی ہے؟ اگر Privately کرتے ہیں تو اس پہ چیک کونسا ہے؟ ابھی سر، ڈیفنس کے متعلق جب فیڈرل لیول پہ بات ہوتی ہے تو ہم یہی کہتے ہیں کہ Defence Budget Discuss ہی نہیں ہوتا اور ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ کن کن مدوں میں پیسے ہوتے ہیں؟ اسی طریقے سے سر،

اگر ہمیں اپنے بجٹ کا پتہ نہ ہو پھر ہم ڈیفنس پہ کیسے تنقید کرتے ہیں؟ تو یا سر، اگر یہ مجھے Specific بتادیں، میری کوئی ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ذاتیات نہیں ہیں یا Specific بتادیں، اگر وہ Defer کرنا چاہتے ہیں اور اگر نہیں ہے تو پھر ووٹنگ کرادیں، سر۔

جناب سپیکر: اچھا Now the۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: سر! چونکہ Home Department is mainly concerned with the law and order of the Province تو کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو Publicly وہ نہیں ہو سکتی تو اسلئے یہ Fund جو ہے، Secret مد میں Show کیا جاتا ہے جو کہ آگے فرائض کی انجام دہی میں ضروری ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر! یہ تو پبلک نہیں ہے، یہ تو اسمبلی ہے۔ اسمبلی میں تو ہمیں بتائیں گے کہ یہ پیسے کس طرف چل رہے ہیں؟ اگر Privately واقعی کوئی ایسا ادارہ ہے جس کو یہ دیکھتے ہیں پھر تو یہ ٹھیک ہے۔ اگر ہمیں یہ بتادیں کہ کوئی پرائیویٹ بندے ہم Hire کرتے ہیں، منسٹر صاحب Floor of the House own کرلیں کیونکہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سر، اپنی Responsibility تو own نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ پولیس علیحدہ ہے اور فاٹا سیکرٹریٹ علیحدہ ہے، ابھی جو ہم ہیں، صرف پوسٹ ماسٹر کی حیثیت سے ہیں۔ اگر یہ Own کرتے ہیں کہ واقعی ان کا کوئی رول ہے لاء اینڈ آرڈر میں، پھر تو بالکل ٹھیک ہے، ہمیں وہ ایجنسی کا بتادیں کہ واقعی ان کے پاس کوئی Executing Agency ہے۔

Mr. Speaker: Now I put the cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated.)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The cut motion is hereby defeated. Now the question is that the Demand may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 9. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 9 on behalf of Chief Minister, NWFP.

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں On behalf of وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 321 ملین، 304 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادائیگی کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیل خانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 321,304,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Prisons.

Cut motions on Demand No. 9. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn. Mr. Abdul Akbar khan, MPA, is absent, it lapses. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Not present, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: I withdraw, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mst. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 9.

Mst: Nighat Yasmin Orakzai: Sir, I withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Attiq-ur-Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9. Lapsed. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9. Lapsed. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his hut motion on Demand No. 9.

Mr. Anwar Kamal: I withdraw, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Saeed Gul, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9. Lapsed. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9.

Syed Murid Kazim Shah: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 9.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motion on Demand No. 9, therefore, the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 10. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 10, on behalf of Chief Minister.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ سر! میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 5 بلین، 141 ملین، 126 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 5,141,126,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008 in respect of Police".

Cut motions on Demand No. 10. Mr. Pir Muhammad Khan, has withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan. Lapsed. Mr. Muhammad Arshad Khan. Lapsed. Mr. Ikramullah Shahid. Lapsed. Mr. Alamzeb Khan Umarzai. Lapsed. Engineer Muhammad Tariq Khattak. Lapsed. Mr. Saeed Gul, MPA. Lapsed. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں 900 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 900/- only. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Lapsed. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Lapsed. Syed Zahir Ali Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Lapsed. Mr. Attiq-ur-Rehman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Lapsed. Mr Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10.

Mr. Anwar Kamal Khan: I move a cut of Rs. 150.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 150/- only. Mr Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10. Lapsed. Mst. Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 10.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 100/- only. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10.

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں چالیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the grant may be reduced by Rs. 40/- only. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10.

Mr. Jamshed Khan: I withdraw, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rs. 10/- only. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: Thank you, Sir. سر! میں Generalized سی بات کروں گا کہ Police Department is the most important Department جو ہماری Security اور جو ہمارے امن وامان ان کی صورتحال کو Deal کرتا ہے اور سر، پہلے جب بھی بجٹ ہوا، کٹ موشنز آتی رہیں تو جب بھی منسٹرز نے جوابات دیئے، آج کی اسمبلی میں نہیں، اس سے پہلے بھی جتنی اسمبلیاں آتی رہیں تو ہمیشہ فقدان یہ بتایا گیا کہ ٹرانسپورٹ کی کمی ہے، Equipment کی کمی ہے، تھانوں میں سٹاف پورا نہیں ہے، بہت ساری ایسی باتیں ہیں جن وجوہات کی بنا پر Law and Order situation پوری طرح Control میں نہیں ہوتی۔ آج اللہ کا فضل ہے کہ پہلے کی نسبت Equipment بھی ہے اور بہت سارے اقدامات حکومت نے ایسے کئے ہیں کہ کافی ساری جو کمیاں تھیں، وہ دور ہو چکی ہیں اور ہمیشہ اسمبلی فراخدلی سے پولیس کے محکمے کو Grants دیتی رہی ہے۔ اب پولیس کے پاس کوئی ایسا ٹھوس جواز نہیں رہتا

کہ وہ کہے کہ اب Situation کیوں خراب ہے؟ Legislation بھی یہ ہاؤس جیسے محکموں سے آتی ہے اور جو وہ تجاویز اور تدابیر اختیار کرنے کا کہتے ہیں تو اسمبلی کبھی کسی موقع پر کوئی رکاوٹ اس میں نہیں ڈالتی، اسمبلی ہمیشہ Public interest میں ٹھیک Legislation کرتی ہے۔ اب Implementation تو محکمے کا کام ہے۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ دو باتیں ہیں، ایک Crime preventionاور اگر کرائم ہو جائے تو پھر اس پہ Action، تو زیادہ Stressجو ہونا چاہیئے، وہ Crime prevention پہ ہونا چاہیئے، پہلے سے اس کی تدابیر ایسی اختیار کرنی چاہئے اور Implementation of Law، قانون کی Implementation جب نہیں ہوگی، Law differ کرے گا ایک آدمی کو دیکھ کے اگر ایک بڑا آدمی جرم کرتا ہے، اس کا انسداد نہیں ہوتا اور ایک غریب بیچارہ پکڑا جاتا ہے، تو اس طرح سے جب قانون کی Implementation میں فرق آتا ہے تو سر، لوگ Encourage ہوتے ہیں، لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ آج جو یہ باتیں چل رہی ہیں، میں تھوڑا سا اس پہ ٹائم لونگا، سر۔ آج کہا جا رہا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اگر آپ ٹائم لیں گے اس پہ، جتنا بھی آپ چاہیں تو آخر میں پھر ٹائم نہیں رہے گا۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان:</u> سر! ہم نے آپ سے پہلے یہ Understanding کی ہے کہ ہم Vital importance کے محکموں پہ بحث تھوڑی بہت کریں گے اور جو محکمے اتنے Importance کے نہیں ہیں، Important تو سارے محکمے ہیں لیکن یہ زیادہ Important ہے، تو اس پہ ہم سر، Withdraw کرتے جا رہے ہیں۔ سر! آج ایک دوسرے کو ہم مورد الزام ٹھہراتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ کیوں لیتے ہیں؟ What is the reason? یہ بھی ایک محکمہ ہے، اس کا بھی ایک کام ہے، اسلئے لیا جا رہا ہے سر، آپ ہسٹری دیکھیں کرائم کی اور ہسٹری دیکھیں ان چیزوں کی، تو جہاں پہ ناانصافی ہوتی ہے، جہاں پہ ٹھیک قانون کی Implementation نہیں ہوتی، وہاں پر لوگ تنگ آکر، جہاں پہ انصاف مہیا نہ ہو تو لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور یہ میں نہیں کہوں گا کہ ہمارے ہاں قانون میں کچھ خرابی ہے۔ جب ہم دوسری طرف نظر ڈالتے ہیں، اسلام آباد کی طرف بھی دیکھتے ہیں تو وہاں پہ بھی ہمیں قانون شکنی نظر آتی ہے۔ یہ over all ایک Situation ہے، Over

all ایک Trend ہے جو شروع ہوا ہے۔ جب بھی ہم اخبارات صبح اٹھا کے دیکھتے ہیں ___ سر، وہ بند ہو گیا ہے ٹیلیفون۔

جناب سپیکر: نہیں، بند ہو گیا لیکن وجہ کیا ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ پولیس کاروائی نہیں کرنی اس میں۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: یہ Confirm کر لیں کہ جس کا موبائل فون بجا تھا، وہ لے لیا گیا یا نہیں؟ گیلری سے آواز آ رہی ہے۔ لے لیں اس سے جس کسی کا بھی ہو۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں یہ بتا رہا تھا کہ اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ بروقت کوئی اقدامات ایسے نہیں کرتا، مثال کے طور پر پولیس دیکھتی ہے، گاڑی بھری ہوئی جا رہی ہے کسی آدمی کے ساتھ اسلحے کی، کلاشنکوف کی سزا ہے، اگر غیر قانونی پکڑی جائے تو چودہ سال قید اسکی سزا ہے لیکن دن دیہاڑے لوگ کلاشنکوف لے کے پھیر رہے ہیں اور پولیس اگر نظر چرا لیتی ہے اور نہیں دیکھتی تو کیسے آپ کرائم کنٹرول کریں گے؟ کیسے اس پہ کوئی وہ ہو گا؟ تو یہ چیزیں ہیں جو Ignore کی جا رہی ہیں، Over look کی جا رہی ہیں اور قانون شکنی بند ہوئی ہے؟ تو میں یہ گزارش کروں گا سر، کہ آج ہم کہہ رہے ہیں کہ فلاں فلاں ڈسٹرکٹ میں لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تو اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ اس پہ ہمیں غور کرنا ہو گا۔ جب ہمارے ادارے انصاف مہیا نہیں کر سکیں گے تو لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا شروع کر دیتے ہیں اور یہ یہاں ہی نہیں ہو رہا، یہ باتیں ہر اس سوسائٹی میں جنم لیتی ہیں جہاں پہ قانون کو Ignore کیا جاتا ہو اور جہاں پہ قانون کی Implementation میں فرق کیا جاتا ہو۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ وہ تدابیر جو Necessary تدابیر ہیں قانون شکنی کو روکنے کی، جب تک پولیس انکو نہیں اپناتی تو میرے خیال میں پولیس اپنے کام کرنے میں ناکام ہو گی اور جب پولیس ناکام ہو جائے تو پھر Law & order situation بگڑ جاتی ہے۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ Crime prevention پہ پولیس زور دے اور یہ چیف منسٹر صاحب کا محکمہ ہے، یہ اس بات کو یقینی بنائے کہ قانون پہ عملدرآمد ہو رہا ہے اور یہ کمیاں تو Historically نہیں ہیں تھانوں

میں، یہ کمیاں تو اس محکمے میں ہمیشہ سے رہی ہیں لیکن پہلے کی نسبت آج پولیس کے پاس بہت کچھ ہے اور ان کے پاس وہ جواز نہیں ہے کہ اگر وہ کہے کہ فلانی کمی ہے اور فلاں وجہ سے یہ کام نہیں ہو سکتا ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: انور کمال خان۔

جناب انور کمال: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ یہ پولیس کا محکمہ ذرا Important سا محکمہ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ باقی محکموں کے حوالے سے ہم نے اپنی جو کٹوتی کی تحریکیں تھیں، وہ واپس لے لی ہیں اور جیسے لیڈر آف دی اپوزیشن نے خود اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمیں اس چیز کا احساس بھی ہے کہ ہماری پولیس کے آفسران، ملک سعد شہید، ڈی آئی جی عابد علی شہید، خان رازق شہید، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جان پہ کھیل کر لوگوں کو اور ہمیں تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ فرنٹئیر پولیس کی آپ جتنی بھی تعریف کریں، وہ کم ہے (تالیاں) آپ اگر اس کا موازنہ پنجاب کے حوالے سے کرلیں یا کسی اور کے حوالے سے کرلیں، پھر اس وقت ہمیں اپنی پولیس کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے ہماری خدمت کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! میں یہاں پہ اپنی کچھ Suggestions اس لئے پیش کروں گا کہ چیف منسٹر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں پہ ہماری ایک ذمہ داری ایک شہری کے حوالے سے ہے، حکومت کی اپنی ایک Responsibility ہے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ Responsibility محض ہم تنقید برائے تنقید کی بناء پر حکومت پہ نہیں ڈالتے ہیں اور یہ ضرور کہیں گے کہ اس میں شک بھی نہیں ہے کہ اس وقت چیف منسٹر صاحب نے کافی حد تک اپنی کوششوں سے پولیس کی تعداد اور ان کی نفری میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہوا ہے اور اس صوبے میں اس وقت میرے خیال میں پولیس کی نفری کی کوئی کمی نہیں ہوگی اور مزید بھی ان کے لئے جو فنڈز وغیرہ مہیا کیے جا رہے ہیں لیکن آپ دوسری طرف دیکھیں کہ وہ Criminals، وہ لوگ جو جرائم پیشہ لوگ ہیں، جو کہ جرموں میں Involve ہیں، ان کے پاس کتنے ہیوی ہتھیار اور کتنے Heavy weapons ہیں، خدا نہ کرے لیکن یہ ہمیں تلخ تجربے ہو رہے ہیں کہ انڈس ہائی وے پہ کلاشنکوفوں اور راکٹ لانچرز اور انٹی ائیر کرافٹ گنز سے مسلح لوگ آندھی کی طرح آکر اور ان سڑکوں پہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور پلک جھپک میں وہاں سے کسی کو اٹھا کے لے جاتے ہیں اور پھر اسی سلسلے میں

Ransom کہ بونگہ جسے ہم کہتے ہیں، وہ ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ جناب سپیکر! اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جب ایڈمنسٹریشن یا حکومت پبلک کو یا عوام کو یا علاقے کے لوگوں کو اپنے ساتھ Associate نہیں کرتے، ان کو Involve نہیں کرتے تو یہ چیزیں، یہ قباحتیں ضرور رہیں گی۔ حکومت چاہے جتنی بھی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن جب تک آپ لوکلز کو اپنے ساتھ Involve نہیں کریں گے، جب آپ انکو اعتماد میں نہیں لیں گے، وہ ایک سلسلہ تھا جو کہ ہمارا جرگہ سسٹم تھا، وہ جرگہ سسٹم کیا تھا؟ پولیس بذات خود، اب ایک شہر میں یا ایک سٹی میں یا ایک تھانے میں آپ پولیس کی نفری لے لیں تو کیا ہوگا؟ وہاں پہ دس، بارہ، تیرہ، چودہ، پندرہ، بیس لوگ ہوں گے۔ پندرہ، بیس لوگ، آپ ایک تھانہ اور ان کے حلقے کو دیکھیں تو وہ پندرہ، بیس لوگ اس چیز کو نہیں سنبھال سکتے۔ اسلئے بنیادی چیز جو ہے اور جو نقصانات ہمیں ہو رہے ہیں، وہ یہ ہو رہے ہیں کہ اب پبلک کو Involve کرنا ہم نے یکسر چھوڑ دیا ہے۔ اگر پبلک کو آپ اعتماد میں لیں، اسلئے کہ علاقے میں چند لوگ جرائم پیشہ لوگ ہونگے لیکن تقریباً کوئی پچانوے، ننانوے فیصد تو وہ لوگ ہونگے جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ آرام سے اور عزت کی زندگی وہاں پہ گزار سکیں اور مشکلات آج کل یہ ہیں جو سلسلہ ہمارا یہ پالیسی Oriented کرائمز کا ہے، جو کچھ بھی افغانستان میں یا وزیرستان میں ہو رہا ہے، اس کے اثرات اب ہمارے صوبوں اور ہمارے سیٹلڈ ایریا پر بھی پڑ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! آپکو شاید معلوم ہو یا نہ ہو، جو حالات اس وقت ہمارے جنوبی اضلاع میں بنے ہوئے ہیں، وہ ہم مجبوراً، مجبوراً، ورنہ ہم سمجھتے ہیں یہ ہمارا کام نہیں ہے، یہ حکومت کا کام ہے لیکن مجبوراً وہاں پہ جرگے ہو رہے ہیں اور مروت قوم کا یا کسی اور قوم کا یہ دوسرا جرگہ ہے اور ایک دن جب ہم جرگے کے لئے جا رہے تھے تو ہمارے ایس۔پی صاحب ٹیلیفون پہ ٹیلیفون کر رہے تھے کہ جی یہ تو لوگ وہاں پہ جرگے میں آ رہے ہیں، وہ اعلانات کر رہے ہیں کہ آپ کلاشنکوف لیکر مت آئیں، تو میں نے کہا جی یہ پٹھانوں کا ایک کلچر ہے، ہمیں پتہ ہے، ہم قانون ہاتھ میں نہیں لیتے ہیں لیکن آج یہ ہماری مجبوری ہے کہ جب ہم جرگے میں جائیں گے تو جرگے میں تو ہم اسلحہ لیکر جائیں گے ورنہ ایک Responsible آدمی غیر ذمہ دارانہ بات نہیں کر سکتا لیکن جب انکو ہم نے یہ بتایا کہ آپ ان لوگوں پر کیوں آنکھیں بند کرتے ہیں جو کہ مسلح ہو کر اس علاقے میں آتے ہیں، ہم تو نہ روڈ بند کرتے ہیں، نہ راستہ بند کرتے ہیں، نہ کسی لوٹتے ہیں لیکن ایک اصولی فیصلے ہم کرتے ہیں اور اسی فیصلے کی

بدولت جناب سپیکر، آج میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ لکی مروت میں جتنے بھی اغواء ہوئے ہیں، اسی جرگہ کی بدولت پانچ لوگوں کو بغیر کسی Ransom کے، بغیر کسی پیسوں کے، بغیر کسی تاوان کے، ان لوگوں کو ہم نے واپس کرالیا۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں کہ جب آپ پبلک کو Involve کرتے ہیں اور جناب والا، شاید چیف منسٹر صاحب کو پتہ بھی ہوگا کہ پچھلے دنوں وزیرستان کے طالبان کی یہ خواہش تھی کہ ہم مروت قومی جرگہ کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں، ہم نے ان کو Invite کیا کہ آپ آئیں لیکن راستے میں ان کے لئے مشکلات تھیں، میں خود بشمول اس جرگہ کے، ہم آزاد منڈی گئے اور وہاں پہ ہم ان کے ساتھ بیٹھے اور انہوں نے برملا یہ کہا کہ طالبان کبھی بھی یہ کام نہیں کرتے اور جناب والا، ہمیں آج بھی ان لوگوں پہ اعتماد ہے اور ہم تو بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس ملک کی، اپنے دین کی اور اپنے مذہب کی جتنی بھی خدمت کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی ہم ان کی تعریف کریں، کم ہے۔ لیکن آج مشکلات جو ہمارے لئے پیش آرہی ہیں مرکز کی طرف سے، وہ یہ مشکلات ہیں، وہی لوگ جو کل کے مجاہد تھے اور جن لوگوں کو افغانستان میں روس کے خلاف استعمال کیا جارہا تھا، آج وہ لوگ جناب والا، یکسر کیسے مرکز کیوجہ سے دہشت گرد بن گئے؟ تو ہم ان کی خدمات کو، ان کی قربانی کو سراہتے ہیں اور ان لوگوں نے برملا ہمیں کہا کہ یہ لوگ جو آپ کے علاقے میں یہ کاروائیاں کرتے ہیں، طالبان نہیں ہیں، بلکہ یہ آپ کے Local criminals ہیں، وہ لوگ ہیں جرائم پیشہ لوگ جو کہ اکٹھے ہوئے ہیں اور وہ طالبان کی آڑ میں سب کچھ کررہے ہیں۔ جناب سپیکر! میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو چکا ہے۔ ہمارے مروت علاقے میں ایسے علاقے بھی ہیں، جہاں پہ انہوں نے ان ملزمان کی نشاندہی بھی کی ہوئی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں اور ان کے گھر سے وہ لوگ زبردستی فرار ہوکے آئے ہیں۔ جناب سپیکر! یہ پچھلے دنوں ہمارے قومی جرگے کا ایک فیصلہ تھا کہ سب سے انہوں نے یہ استدعا کی کہ ہم بجائے اسکے کہ کسی اور کے Tribe پہ یا کسی اور قوم کی متعلق کیچڑ اچالیں تو سب سے پہلے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم مروت قوم کے ان لوگوں کے خلاف لشکر کشی کریں یا ان لوگوں کی خلاف براہ راست کوئی اقدام کریں اسلئے کہ چور خود ہمارے گھر میں موجود ہیں، وہ چند ایک عناصر ہیں لیکن جناب والا، وہاں جتنے بھی مروت قومی جرگے میں ہمارے Elders بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے یہی کہا کہ سب سے پہلا کام ہمارا یہی ہوگا کہ ہم ان لوگوں کی

نشاندہی کریں گے تو ہم اپنے وزیر اعلیٰ کو یہ بتائیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو سیٹلڈ ایریا میں رہتے ہیں لہذا ان لوگوں کے خلاف حکومت کاروائی کرے۔ اگر ان حکومتوں کو ہمارے لوگوں کی یا مین پاؤر کی ضرورت ہوتی ہے، آپ ہمیں بتائیں کہ آپ کو کتنے لوگوں کی ضرورت ہے؟ انشااللہ اگر پانچ سو لوگ آپ کو چاہیئیں تو ہم پانچ ہزار لوگ دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک منٹ میں ان لوگوں کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم اپنی Responsibility سمجھتے ہیں۔ چیف منسٹر صاحب سے یہی استدعا ہے کہ ایک ایسا سسٹم رائج کریں، آپ خود بھی ان علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان چیزوں کے ساتھ آپ کا واسطہ بھی ہے، ہم چند جرائم پیشہ لوگوں کی وجہ سے نہ تمام وزیرستان کو یہ الزام لگا سکتے ہیں اور نہ تمام ایجنسیوں پہ یہ الزام لگا سکتے ہیں، چند جرائم پیشہ لوگوں کی وجہ سے ہمیں یہ مشکلات بنی ہوئی ہیں، لہذا میری اپنی خواہش یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب وہی جرگہ سسٹم یا اپنے لوکل کو Involve کرنا ہو، جس کو آپ امن کمیٹیاں کہتے ہیں، ہم ان کو پشتو میں جرگہ کہتے تھے، وہی سسٹم جو ہے، وہ ابھی بھی، اس کے لئے کوئی قانون سازی کی ضرورت نہیں ہے، کوئی Finances کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ اپنے بڑوں کو، اپنے علاقے کے مشران کو اعتماد میں لیکر اور ان سے کروائیں گے، تو حکومت کا کام خود اپنی جگہ پہ آسان ہو گا اور یہ مشکلات ہمیں درپیش ہیں، اسلئے کہ آئے دن وہاں سے اغواء کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں اور اس کی وجہ سے لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ تو ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ قانون ہاتھ میں لیں۔ جناب سپیکر! یہ تنقید نہیں ہے لیکن ہم جو سمجھتے ہیں کہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے، میں نے تو ابتدا میں کہا ہے کہ اتنی بڑی رقم جب آپ انکو دیتے ہیں، انور کمال شاید ان مجبوریوں کو سمجھتے ہوں گے لیکن عام آدمی ان چیزوں کو نہیں سمجھتا، جب اسکو آپ صرف سیکورٹی مہیا نہیں کر سکتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ صبح گھر سے نکلے، شام کو واللہ اعلم میری اولاد، میرے بچے، میرے بیٹے گھر کو صحیح سلامت آ بھی سکیں گے تو ان کی انگلیاں یا حکومت پر اٹھتی ہیں یا اس محکمے کے خلاف اٹھتی ہیں لہذا جناب والا، جو بھی یہ کٹوتی ہے، میں تقریر کرنا اور ان کو اپنے چند آراء سے اور مشوروں سے ضرور آگاہ کرتا اور باقی جناب والا، میں یہ کٹوتی کی تحریک Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرا نام لیتے ہوئے پتہ نہیں موڈ آپ کا خراب ہو گیا تھا لیکن سر، آپ کے لئے خوشخبری یہ ہے کہ چونکہ اس محکمے پہ مجھے بہت زیادہ بات کرنی ہے تو میں اپنی تمام جتنی بھی باقی ساری

کٹوتیاں ہیں، وہ ساری Withdraw کرتی ہوں اور اس پہ میں تھوڑا سا ٹائم لونگی کیونکہ آج خوش قسمتی سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب موجود ہیں اور یہ محکمہ ان کا ہے اور میں ان کے توسط سے، کیونکہ ہم تو ایک ایم۔پی۔اے ہیں، جہاں پہ ہماری رسائی نہیں ہے، وہاں پہ وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھتے ہیں تو انکے توسط سے، آج شہزادہ گستاسپ صاحب نے اور انور کمال خان مروت صاحب نے جو باتیں کی ہیں، بے شک یہ بالکل Relevant اس صوبے کی جو باتیں تھیں اور یہ اس نظام کا جو بھی انھوں نے موازنہ پیش کیا، میں ان تمام چیزوں میں نہیں جاؤنگی لیکن جناب سپیکر صاحب، کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ یہ جو سارا نظام ہے، اسکا جو دار و مدار ہے، امن و امان کا مسئلہ جو ہے، وہ پولیس کی ساتھ ڈائریکٹ ہے اور سر، پولیس جو ہے، وہ بھی عام ہماری طرح ایک انسان ہیں، ان کو اگر Equipments دے دیے جائیں، انکو سارا نظام آپ دے دیں لیکن جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ایک چھوٹی سی مثال یہ پیش کرونگی کہ شیطان نے ایک دن اپنے تمام شاگردوں کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ آج تمہارا امتحان ہے اور آپ مجھے یہ بتائیں کہ ان میں کونسا ایک شاگرد ہے، جو بہتر مجھے جواب دیگا؟

جناب سپیکر: کوئی غیر حاضر تو نہیں تھا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) نہیں سر، موجود تھے، سر، موجود تھے۔ سر! اس نے کہا کہ انسان کو مفلوج کرنے کا کیا نظام ہے؟ کسی نے شراب کہا، کسی نے جھوٹ کہا، اس کا ایک جو شاگرد تھا، اس نے اس سے جب پوچھا تو اسکا رنگ زرد ہو گیا۔ اسکو اس نے لاتیں ماریں کہ تم کو میں نے اتنے سال تربیت دی، اور تم آج مجھے ایک سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: سپیکر صاحب! زمونږه دا ورور ډیر زیات مه تنگوئ جی۔

جناب سپیکر: خوک جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو سر، اس نے کہا کہ انسان کی تباہی کا صحیح فارمولا یہ ہے کہ عہدوں پر نا اہل افراد کو تعینات کر دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! آج جو ہمارے موجودہ آئی جی پی ہیں، میں انکو تو کریڈیٹ دیتی ہوں اور انکی تعریف کرتی ہوں لیکن پولیس کا جو سارا نظام تباہ ہوا ہے، وہ ہمارے سابقہ آئی جی پی نے خراب کیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! اگر آپکو یاد ہو تو لیاقت علی ہمارے ایک ایس۔ایس۔پی تھے، میرے

خیال میں اگر آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں، یہ آپکے صوبے کی بات ہو رہی ہے اور میرا خیال ہے یہ ایک Message جائیگا کہ جب آپ لوگ اس میں یعنی وہ لوگ یہ کہیں گے کہ ایک عورت تواپنے صوبے کے افسران کے لئے بات کر رہی ہے لیکن مرد اس کی تقریر میں Interruption کر کے اس کو Confuse کرنا چاہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آج جو کچھ ہو رہا ہے، میں جناب اکرم خان درانی صاحب سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں، میں زیادہ بات بھی نہیں کرونگی، سر، آج ایک سو تیس انسپکڑوں کی اے۔ سی۔ آر جو ہے، وہ خراب ہو چکی ہے اور وہ در بدر پھیر رہے ہیں، کبھی آئی جی پی کے پاس جارہے ہیں اور ان کی چار سال کی اے۔ سی۔ آر جو ہے، وہ ایک دن میں لکھی جاتی ہے۔ سر! یہ کہاں کا قانون ہے؟ اگر ایک بچہ امتحان میں اول آتا ہے اور اس کو شاباش نہ دی جائے تو وہ دوسرے سال تو کام کرنا ہی چھوڑ دیگا۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج جو پولیس میں بے چینی ہے، آج جو پولیس افسران جو ہیں، وہ اگر Interest نہیں لیتے ہیں، اگر آج جو پولیس افسران ہیں سر، یہ ان کی ترقیاں ہیں اور میں آپکو یہ بھی بتادوں جناب سپیکر صاحب، کہ مرکز میں ہمارے ایم۔ این۔ ایز، ہمارے سینیٹرز، چاہے وہ میری پارٹی کے ہیں، چاہے وہ آپ کی پارٹی کے ہیں، چاہے وہ کسی پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہیں، سر، انکو چاہیے کہ وہ مرکز میں اس بات کو اٹھائیں کہ آج کے بعد پانچ سال تک آپ کی پولیس کی محکمے میں کوئی شخص جو ہے، وہ بیس سے آگے کے گریڈ میں نہیں جاسکتا۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے لئے میں چونکہ میں زیادہ وقت آپکا نہیں لونگی، میں آپکو ایک لسٹ بھجوا رہی ہوں اور اس میں دیکھ لیں کہ کتنے سینیئر افسران ہیں کہ کوئی او۔ ایس۔ ڈی ہے اور کسی کو اس کا عہدہ نہیں دیا جارہا۔ میں جناب اکرام خان درانی صاحب سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ اس صوبے کے امن وامان کے سلسلے میں، کیونکہ امن و امان تب ہی قائم ہوتا ہے، جب ایک آدمی جو ہے، وہ Satisfied ہوتا ہے۔ جب وہ کام کر رہا ہوتا ہے، اسکو Satisfaction ملتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! جب تک یہ تمام مسائل جو پولیس کی ساتھ وابستہ ہیں، انکو اگر آپ نے Mentally طور پر Satisfy نہ کیا، انکو انکا حق نہ دیا تو میرے خیال میں یہ امن و امان ہم انکو Equipments دے دیں، ہم انکو کچھ بھی کر دیں لیکن یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکے گا۔ یہ لسٹ میں آپکو بھجوا رہی ہوں، اس میں آپ دیکھ لیں کہ کتنے ہی لوگ ہیں اور میں چیف منسٹر صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ جن کی اے۔ سی۔ آر رکے ہوئے ہیں، ان کے لئے کچھ کریں اور ان افسران کے

لئے مرکز میں بات اٹھائیں کیونکہ مشرف صاحب کے ساتھ ان کے قریبی تعلقات بھی ہیں، یہ بیٹھتے بھی ہیں ان کے ساتھ ڈسکس بھی کرتے ہیں۔ ہم تو صرف جاتے ہیں اور ہیلو ہائے کر کے آجاتے ہیں لیکن چیف منسٹر صاحب کا تو ان کے ساتھ بڑے گہرے تعلقات ہیں تو یہ انکو اپنے صوبے کے بارے میں بتائیں کہ ہمارے افسران جو ہیں، وہ کس قسم کی Situation سے گزر رہے ہیں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تو آپ Withdraw کرتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی بالکل، میں نے اسلئے یہ بات کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، نہیں باتیں تو آپ نے اپنی کٹ موشن کی مخالفت میں کیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بات میں نے مخالفت میں نہیں کی، سر۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر! انور کمال خان اور شہزادہ گستاسپ نے جو باتیں کیں، میں پہلے تو ان کی تائید کرتا ہوں جی اور صرف یہ بات ہے کہ سی۔ایم صاحب جو بیٹھے ہیں تو یہ ایک بہت اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے انور کمال نے جرگہ سسٹم کا، اگر پولیس اور عوام کے نمائندوں میں آپس میں یکجہتی ہوگی تو یقینی بات ہے، انشاءاللہ اس میں ہم کامیاب ہوں گے کیونکہ اب تو پولیس یہ نہیں کہہ سکتی، یہ بات تو شہزادہ صاحب نے کہی، بہت اچھی بات کہی ہے کہ اب تو ان کی نفری بھی بڑھادی گئی ہے، انکو تمام وہ چیز جو ان کو ضرورت تھی، سامان بھی مہیا کر دیا گیا ہے، ہر Facility ان کو پہنچ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اب امن نہ ہو؟ تو یہ ضروری بات ہے کہ پولیس پر ہر ایک کی اب انگلی اٹھے گی۔ اب دیکھیں جی، اب تھوڑی سی آپ نے، ڈی۔آئی خان کے جو حالات تھے، بہت برے حالات میں پھنس چکے تھے اور وہاں کوئی آدمی یہ محسوس نہیں کر رہا تھا کہ وہ آج گھر سے باہر نکل رہا ہے اور واپس آئے گا بھی کہ نہیں؟ لیکن یہ جرگہ بننا اور پولیس نے جو بہترین وہاں کارکردگی کی، اس سے آج کم از کم کچھ سکون مل گیا ہے۔ اگر مزید اس میں پولیس اپنی ذمہ داری پوری کریگی تو میں سمجھتا ہوں، یہ یقینی بات ہے، انشاءاللہ ہمارا صوبہ جو ہوگا، ہر صوبے سے امن میں اچھا ہوگا۔ حالانکہ ہم اس پہ پہلے فخر کر رہے تھے کہ ہمارا صوبہ بہت اچھا ہے لیکن حالات ایسے موڑ پہ آگئے کہ ہم خود ڈر رہے تھے، ہمارا صوبہ ٹاپ پہ جا رہا تھا کرائمز میں لیکن اب اللہ کی مہربانی سے پھر یہ جرگہ سسٹم

جب سے شروع ہوا اور یہ جو تعاون ایک دوسرے کے ساتھ شروع ہوا تو اب چونکہ سی۔ایم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں اگر مزید یہ کوشش کریں تو میرے خیال میں ہمارے صوبے میں امن قائم ہوگا اور دونوں فریق جو بھی کر رہے ہیں، اگر ان کے ساتھ انکو بٹھا دیا جائے اور انکے مسائل حل کر دیے جائیں تو میرے خیال میں یہ چیز ختم ہو جائیگی۔ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: .Withdrawn اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر! پچھلے بجٹ میں غالباً میرا ایک ووٹ تھا جو پولیس کے خلاف تھا اور وہ اس وجہ سے تھا کہ میرا ان کے ساتھ جو اپنے ضلع کے حالات تھے، ان کے ساتھ کچھ ایسے معاملات تھے کہ جس کو میں سمجھتا تھا کہ ان کا کردار وہ نہیں رہا جو ہونا چاہیئے تھا لیکن اس کے بعد جو واقعات ہوئے، ملک سعد جیسے شہادت انہوں نے پائی، خان رازق جیسے پائے اور اس کے علاوہ کتنے اے۔ایس۔آئز اور کانسٹیبلز اور جن کے شاید ہم نام بھی نہیں جانتے لیکن انہوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دیں اور پولیس کے نام پہ جو سیاہ دھبہ لگا ہوا تھا میرے خیال میں اپنی شہادت سے انہوں نے اس چیز کو دھو لیا۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ پولیس یا ہم جو اپوزیشن تنقید کرتی ہے یا کٹ موشن پیش کرتی ہے، وہ صرف مخالفت برائے مخالفت نہیں ہوتی ہے، ہم اپنی فورسز کو Demoralize نہیں کرنا چاہتے لیکن جہاں ہم سمجھیں گے کہ یہ اپنے راستے سے ہٹ رہے ہیں تو یقیناً ہم اس کی نشاندہی کریں گے۔ سر! جیسے اپوزیشن کے دیگر رہنماؤں نے اس پر اظہار خیال کیا، میرے خیال میں یہ جو راستہ ہے، یہ National unity کا ہے، ہم اپنی فورس کو مضبوط کریں کیونکہ اگر یہ Demoralize ہو گئے تو یہ طالبان ہیں یا ان کے نام پر دیگر افراد ہیں جو اس قسم کی کارروائیوں میں ملوث ہیں، یہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے کہ وہ پھر ان فورسز کا مقابلہ کر سکیں گے لیکن سر، اس میں کچھ Confusion آتی ہے جو میں نے اس کو دیکھا ہے۔ایک تو یہ ہے سر، کہ پراونشل لیول سے جب اس قسم کے بیانات آتے ہیں کہ اس میں ایجنسیاں ملوث ہیں تو جو غریب ایس ایچ او ہوتا ہے تو اس کی پھر اتنی بساط میں نہیں ہوتا کہ وہ ایجنسیوں کا مقابلہ کر سکے۔اگر وہ کسی پر ہاتھ ڈالنا چاہتا بھی ہے تو پھر کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو کیوں مرتبہ شہادت پر فائز کروں کیونکہ جس کے ساتھ اوپر کے لیول پر بات ہو تو وہ میرے کنٹرول میں تو آنے والا نہیں ہے تو میں چاہتا ہوں سر، کہ اپنے ان بیاناتوں میں کچھ

Coordination لائیں۔ اس قسم کے بیانات نہ دیں کہ جس کی وجہ سے ہماری جو فورس ہے، وہ مزید Demoralize ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ جیسے انور کمال خان نے کہا کہ ان کے پاس جو Weaponry ہے، وہ اس لیول کی نہیں ہے کہ جس کے ساتھ وہ اس قسم کے واقعات کا تدارک کر سکیں۔ ایسے چیک پوسٹیں بھی ہیں سر، ڈی آئی خان اور ٹانک میں جو کہ پہلے آباد تھیں اور جب ان حملے ہوئے، ان پر راکٹ اور میزائل چھوڑے گئے تو باامر مجبوری انہوں نے ان کو ویران کر دیا کیونکہ کلاشنکوف سر، راکٹ کا مقابلہ تو نہیں کر سکتی اور راکٹ وہ راکٹ جس کا یہ پتہ نہیں ہے کہ کہاں سے آیا اور کہاں لگا؟ سر! اس میں یہ بھی ہے کہ جو پولیس ہے، اس کے ساتھ ایف۔ سی بھی Depute کی گئی ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں ہے لیکن اس کو پابند کیا گیا ہے کہ آپ ایکشن اس وقت لیں گے جب آپ کو پولیس کہے گی، مطلب ہے آپ ایک اسسٹنٹ ہیں لیکن ایکشن آپ نہیں لے سکتے تو سارا دارو مدار جو ہے سر، وہ پولیس پر ہی ہے، پولیس کی فورس پر ہے اور اگر یہ Demoralize ہو گئی تو یہ کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ جیسے کٹ موشن کے بغیر ہم اس ایشو کو Highlight نہیں کر سکتے تھے۔ میرا مقصد بھی یہی تھا کہ اس کو Highlight کیا جائے کہ جو انہوں نے قربانیاں دی ہیں، ہم ان کو بھی سلام پیش کرتے ہیں اور بعض اوقات ایسے بھی آئے ہیں کہ آرمی اور ملٹری انٹیلی جنس سے زیادہ پولیس کے اداروں نے کام کیا ہے، انہوں نے ان جگہوں کی نشاندہی کی ہے جہاں پر آرمی کو شاید پتہ بھی نہ ہو کیونکہ پنجاب کا ایک سپاہی فوجی آتا ہے اور وہ میرے ڈی آئی خان میں ڈیوٹی کرتا ہے، اس کو Environment کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ یہ محکمہ پولیس ہی ہے جس کو پتہ ہے کہ یہ جو ہیں، یہ صحیح لوگ ہیں اور یہ جو ہیں، یہ غلط ہیں۔ جو بھی واقعہ ہو تو یہ پولیس کی Investigation پر Depend کرتا ہے اور جیسے پچھلے دنوں میں میں اخبار میں پڑھ رہا تھا کہ Investigation کی جانب حکومت نے توجہ بھی دی ہے، اس کے لئے کچھ Allocation بھی کی ہے تو میں سمجھتا ہوں سر، کہ اس فورس کو ہم نے Demoralize ہونے سے بچانا ہے۔ ساتھ ہی میری یہ گزارش ہو گی کہ اپنے دوست بھی ہوتے ہیں مطلب ہے اس کے لئے جو Basic qualification ہے سپاہی کی، وہ دسویں ہے، مطلب ہے اس کے لئے کوئی ہمیں ڈگری کی Requirement نہیں ہوتی لیکن سر، اس میں اپنے بندے تو ہونے چاہیئں لیکن میرے خیال میں یہ بھی ہونا چاہیے کہ اس میں میرٹ کو Ensure کرنا چاہیئے۔ میرا

مقصد ان پہ اس لیول پر تنقید کرنا نہیں ہے لیکن میں چاہوں گا کہ جو اگلی بھرتی ہو رہی ہے، اس کے متعلق لوگوں کو یہ نظر آئے کہ اگر جہاں پر سیاسی مجبوریوں کے تحت بھی اگر بندے بھرتی ہوں لیکن اس کے باوجود میرٹ پر بھی اس میں لوگ ہونے چاہیئں۔ اس کے ساتھ میں Withdraw کرتا ہوں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 11. The honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of Minister for Law and Parliamentary Affairs, NWFP, to please move his Demand No. 11.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، سپیکر سر۔ سپیکر صاحب! میں وزیر برائے صنعت، حرفت، تجارت، فنی تعلیم و قانون اور پارلیمانی امور کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 564 ملین، 617 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ تیس جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.564,617,000/- only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Administration of Justice.

Cut motions on Demand No. 11. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, withdrawn. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, withdrawn. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 11.

یہ تو ظفر اعظم کا ہے۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! Withdraw میں نے کر لیا۔

جناب سپیکر: یہ تو ظفر اعظم کا ہے تو Withdraw کر لیں، Withdraw۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں نے Withdraw کر دیا۔ ظفر اعظم یہاں موجود ہوں یا نہ ہوں، وہ میرے دوست ہیں بلکہ ان کے کسی بھی محکمے میں میں۔۔۔۔۔

(نعرہائے تحسین)

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion. Absent, it lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 11.

Mr. Anwar Kamal: Sir, I move a cut of hundred rupees.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 11. Absent, it lapses.. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 11.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, please.

جناب انور کمال: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں خالی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 11. Absent, it lapses.

جی یہ رہ گیا تھا۔ جی انور کمال خان۔

جناب انور کمال: اصلی پیرے خو هغه دے کنه چې کوم Withdraw کوی۔ جناب سپیکر! مونږه نوره چونکه Administration of Justice حوالے سره ده خو ما دا د دوئ ډیمانډ چې کوم کتل نو په هغې‌کښې ما اکثر اوکتل چې یره دوئ Anti Terrorist Courts په پیښور کښې، مردان کښې، په ایبټ آباد کښې، په بنوں کښې، په لکی کښې، په ډی آئی خان کښې، دا ټول او کافی حده پورې دوئ د Creation of Anti Terrorist Courts د پاره کافی پیسې ایښې دی۔ جناب سپیکر صاحب! چې کوم مقصد د پاره دا پیسے ورکړې کیږی، حقیقت خبره داده چې مونږه خو د دې عدالتونوں نه، خبره لږه بده غوندې هم ده خو دوئ خپل ساکھ پخپله باندې کم کړے دے ځکه چې زمونږ ډیرې تلخې تجربې کیږی لګیا دی د دې عدالتونو نه چې Anti Terrorist Courts خو مونږه ورته

جوړوؤ او بنیادی طور باندې دا کورټس مونږ دې د پاره جوړوؤ چې دې معاشرې ته د دې هغه خلقو ته چې یره ثوک د دې Victimize کیږی او هغوی ته مشکلات او نقصانات پرې باندې جوړیږی، هغوی د پاره مونږه کم ازکم دا دی چې Anti Terrorist Courts کښې د هغوی د پاره یو سپیډی ټرائیل وی اوکم ازکم دے خلقو ته به یو انصاف مهیا شی خو مونږه ګورو جناب والا، چې تر ننه پورې زمونږ دې Anti Terrorist Courts کښې چې دا څه لګیا دی په دې صوبه کښې، یو کیس هم داسې نیشته دې چې هغه په Anti Terrorist Courts کښې پروت وی او یا چرته هغه د بل چا د پاره څه د سبق سبب اوګرځی۔ مونږه خو دلته ګورو صاحبه، چې عدالتونو کښې که چرته دوئ ډبل بنچ هم جوړوی نو دوئ به نور چا ته څه انصاف ورکړی چې په ډبل بنچ جوړولو باندې هم د دوئ یو نیم کال او دوه کاله لګی نو بیا تاسو نوره د هغې نه خپله اندازه اولګوئ چې په داسې صورت کښې دے محکمې ته دا دومره پیسې او خطیر رقم ورکول او بیا د خلقو دا توقع چې یره دوئ به خلقو ته انصاف مهیا کړی نو زهٔ وایمه چې دا خو به زمونږ د پاره د اختر ورځ وی چې کله زمونږه عدالتونه د دې جوګه شی چې هغوی خلقو ته بغیر د څه ججهک کم ازکم دا انصاف مهیا کولې شی جناب۔ ما دا شې ځکه ضروری ګڼړو او باقی جناب سپیکر، دا کومه کټوتی چې مونږه پیش کړې ده، هغه زهٔ Withdraw کوم۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, please.

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور:</u> سر! اس میں میں کچھ Highlight کرنا چاہتا تھا۔ یہ سر، Charged expenditure سے متعلق ہے جس پر ہم ووٹنگ تو نہیں کر سکتے لیکن Discuss کر سکتے ہیں۔ سر! اس میں Page 3 پر 'Lump sum at the disposal of Finance Department subject to availability of resource' میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ پچھلے سال تھا جس میں تقریباً کوئی ایک ک ڑ، بیس لاکھ، ایک کروڑ، تیئس لاکھ کے قریب Spending ہوئی ہے، اگلے سال کے لئے ڈیڑھ کروڑ۔ اس کے Charged expenditure کو اگر ہم Constitution کے حوالے سے دیکھیں تو یہ جو Provincial Consolidated Fund ہوتا ہے، اسی سے یہ آتا ہے اور اس میں سر،

میں آپ کی توجہ چاہوں گا، یہ جو ہمارے آئین کا آرٹیکل 118 ہے، اس میں سر، "All revenues received by the Provincial Government, all loans raised by that Government, and all moneys received by it in repayment of any loan, shall form part of a consolidated fund". یعنی جو مطلب ہے اس کا Source of income ہے سر، وہ ایسا نہیں ہے کہ Just speculation پہ ہے۔ Consolidated fund میں وہی Amount ہوتی ہے، آپ کے Loans ہوں، وہ بھی آپ کو پتہ ہوتا ہے، آپ کی Repayment ہو، وہ بھی آپ کو پتہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وہ Revenues جو آپ کی Actual receipts ہوتی ہیں، اس پہ ہی Base ہوتا ہے۔ سر! Consolidated fund سے جیسے Charged expenditure کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر، ججز آف دی ہائیکورٹ، یہ آرٹیکل 121 میں جو اس کی تشریح کی گئی ہے کہ ججز آف دی ہائیکورٹ، ان کی تنخواہیں وغیرہ، سپیکر اور ڈپٹی سپیکر، اس کے علاوہ Administrative expenses بھی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ Any other amount specified by the act of the Provincial Assembly. سر، اگر ہم 121(d) میں دیکھیں "Any sum required to satisfy any judgment, decree or award against the Province by any court or tribunal" یعنی وہ Amount جو اگر ہائیکورٹ یا ٹریبونل آپ کے خلاف فیصلہ دے گا تو اس کی بھی جو Payment ہو گی، یہ Charged expenditure میں آئے گا اور Consolidated fund سے نکلے گا۔ اگر سر، Judiciary کے ساتھ حال یہ ہو کہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ جس کا مطلب ہے یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ کن کن مدوں میں کروڑوں روپے دے رہا ہے اور Judiciary کے ساتھ یہ ہو کہ Lump sum at the disposal of Finance Department subject to availability of resources, یعنی اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس Resources ہونگے تو Charged expenditure میں وہ ڈیڑھ کروڑ رکھیں گے۔ اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس Resources نہیں ہوں گے تو مطلب ہے وہ نہیں دیں گے۔ ڈیڑھ کروڑ کوئی اتنی Amount نہیں ہے لیکن اگر کسی کا فیصلہ ہے اور اس کے خلاف Adverse judgment آجاتی ہے اور گورنمنٹ کا یہ حال ہو کہ وہ کہے گی کہ اگر ہمارے پاس پیسے ہوں گے تو آپ کو

دیں گے، تو میرے خیال میں یہ عدلیہ کے ساتھ تعاون نہیں ہے اور بہتر ہو گا کہ، مقصد میرا اس چیز کو Highlight کرنا تھا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اس کا پابند بنایا جائے کہ باقی تو سر، آپ کی Speculation ہوتی ہے لیکن اگر Charged expenditure کے ساتھ یہ حال ہو کہ Subject to availability of resources ہو تو میرے خیال میں یہ کوئی Effective management نہیں ہے اور اس سے عدلیہ میرے خیال میں کمزور ہو گی اور Strengthen نہیں ہو گی۔ اسی کے ساتھ سر، میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 11, therefore, the question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 12. The honourable Minister for Education, NWFP, to please move his Demand No. 12. The honourable Minister for Education, NWFP, please.

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1,802,493000 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 1,802,493,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Education.

Cut motions on Demand No. 12. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn. Mr. Javed Khan Mohmand, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب جاوید خان مومند: شکریہ۔ جناب سپیکر! زہ د دس کروړ روپو کټوتی موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten crore only. Mr. Ikramullah Shahid, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.
Mr. Ikramullah Khan Shahid: Withdrawn, Sir.
Mr. Speaker: Withdrawn. Nasreen Khattak, MPA. Absent, it lapses... Engineer Muhammad Tariq Khattak, MPA. Absent, it lapses... Shahzada Muhammad Gustasip, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sikandar Hayat Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Absent, it lapses... Mr. Attiqur Rehman Khan, MPA. Absent, it lapses... Mr. Saeed Gul, MPA. Absent, it lapses... Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! تین سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred only. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب انور کمال: صاحبه! زهٔ Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn?
Mr. Anwar Kamal: Yes Sir, withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب بشیر احمد بلور: زهٔ د 111 روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and eleven only. Haji Qalandar Khan Lodhi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب قلندر خان لودھی: سر! میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Absent, it lapses.. Mr. Alamzeb Umarzai, MPA, to please move his

cut motion on Demand No. 12. Absent, it lapses.. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب ارشد خان: جناب سپیکر! زۀ پینتالیس منټ کښېنې د ایم۔پی۔اے هاسټل نه دلته را اورسیدم۔ داسې ټریفک دغه دې او بلا کسان زمونږ ایم ۔پی ۔اے هاسټل کښېنې لا اوس هم دغه دی۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ناز: جناب سپیکر صاحب! مشرف صاحب راځی۔۔۔۔۔۔۔

جناب ارشد خان: د ټریفک په وجه داسې ټولې لارې ټریفک والا بند کړی دی۔

محترمہ شگفتہ ناز: زمونږ منسټران هم اوس ایم۔پی۔ایز هم په لار کښېنې ولاړ دی ډیر څه گهنټه اوشوه، د حیات آباد نه چې څوک راځی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب ارشد خان: نو تاسو راله د هغې سزا راکوی؟

محترمہ شگفتہ ناز: نو دے وجې نه قوری مسئله هم دا ده۔

جناب سپیکر: جی Withdraw شو؟

جناب ارشد خان: او جی، دا واپس کړئ جی، په دې مونږ خبرې کول غواړو۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

Syed Murid Kazim Shah: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mst. Farrah Aqil Shah, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12. Absent, it lapses.. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! محکمے کے بارے میں میرے خدشات ہیں لیکن منسٹر صاحب کی قدر کرتے ہوئے میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA. Lapsed. Mst. Ghazala Habib, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12.

محترمہ غزالہ حبیب: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No.12.

جناب جمشید خان: کټ موشن مے وو جی خو Withdraw کومه، د کالج وعده ئے را سره کړې ده جی۔ پروس کال ئے هم کړې وه، سږکال ئے هم کړې ده نو زهٔ ئے Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! ټهیک ده؟ پروسکنئ وعده ده، پروسکنئ، او کنه۔ مهربانی۔

Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 12. Lapsed. Mr. Wajih uz Zaman, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12. Lapsed. Javed Khan Mohmand.

جناب جاوید خان مہمند: شکریه، جناب سپیکر۔ زهٔ خو خصوصاً د ایم ۔ایم ۔اے په حکومت کښې چې کوم تعلیم زمونږه ترقی کړې ده او د هغې کومه صله زمونږه حکومت ته ملاؤ شوې ده بلکه زمونږ منسټر صاحب چې څومره خدمات دی، په دیکښې هیڅ شک نیشته دے خو د هغې اصل وجه دا وه چې د دوئ کوم ملګرے وو، امجد شاهد صاحب، الله تعالیٰ د هغه ته صحت ورکړی، نو As a Secretary هغوی ډیر محنت کار کولو، ډیر محنت سره او پوره لګن سره ئے کار کولو۔ دا اوس چې کوم سیکرټری صاحب زمونږ ایجوکیشن ته راغلې دے نو د ے د ایم۔ایم۔اے په هغه ټولې کارکردګئ باندې اوبه آړوی لګیا دې ځکه چې په بجټ کښې مونږ ته سکول ملاؤ شی نو هغه پرې هلته کښینی ،په خپله مرضئ باندبلکه هغه سکول هغه خلقو ته ورکوی۔ د دې نه علاوه که زمونږ د ټیچر الاؤنس کښې څومره تکلیف دے ، ټولو صوبو کښې استاذانو ته خپل الاؤنس ملاؤ شو او په صوبه سرحد کښې نه ورکیږی نو د هغې اصل وجه صرف زمونږ دا متعلقه سیکرټری دے چې هغه پکښې رکاوټ جوړ دې۔ ورسره نور که زمونږ دا ټیکسټ بک اوګورو جی، لکه زمونږه محترم جناب وزیر اعلیٰ صاحب چې څومره خدمت اوکړو د ایجوکیشن محکمې او د کے۔جی نه واخله تر میټرکه پورې کتابونه مفت ورکړل خو د هغې کتابونو کوالټی دومره تهرډ کلاس ده چې

هغه کاغذ څوک سوچ نه شی کولې چې دے باندې به څوک سبق وائی۔ که معمولی غوندې څاڅکې پرې پریوځی نو کتاب ټول شلیږی۔ د دې اصل وجه زمونږه دا بیوروکریسی ده جی۔ که غلا کیږی نو بیوروکریسی ئے کوی، بد نام زمونږه حکومت وی۔ نو زۀ وایم چې دے حکومت که کم از کم اصلاح اوشی او د خپل سیکرټری اصلاح دا اوکړی چې د ایجوکیشن نه دا سیکرټری لرې کړی او سم سیکرټری ورله ورکړی نو زمونږه ان شاء الله د دې ایم۔ایم۔اے حکومت نوره کارکردگی به هم ښه شی او په ایجوکیشن کښې به ډیر ښه ښه اصلاحات اوشی۔ شکریه جی۔

Mr. Speaker: Shahzada Muhammad Gustasip Khan! Withdrawn?

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، میں تھوڑی سی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: توذائقہ کیوں خراب کرتے ہو منہ کا؟بس شرافت سے واپس لے لو۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! آج بڑا اچھا موقع ہے کہ پیر محمد خان اور عبدالاکبر خان کہیں خاص میٹنگ پہ گئے ہوئے ہیں تو اسلئے ہمیں موقع مل گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس کی آپ فکر نہ کریں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اچھا جی، بس ٹھیک ہے کیونکہ آپ میرے خیال میں فکر کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چھٹی لی ہے انہوں نے اور وہ رخصت پہ ہیں۔

جناب انور کمال: یہ جناب والا، ان کی کمی پوری کر رہے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: Sir, Education no doubt is a very important Department اور اس میں میں منسٹر صاحب کی محنت کا معترف ہوں کہ یہ اس میں کافی کوشش کر رہے ہیں لیکن سر There is always room for improvement۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو یہ ساری Situation جاوید مومند نے بھی کہہ دی اور آپ بھی کہہ رہے ہیں، یہ تو منسٹر صاحب Face کر رہے ہیں، شریف بندہ ہے تو واپس کر لیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، میں ان کی شرافت سے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! شریف تو سارے ہیں، آپ کیسے رولنگ ان کے بارے میں دے سکتے ہیں کہ یہ شریف ہیں؟

جناب انور کمال: یہ منسٹر شریف بندہ ہے نا،اس کا کہہ رہا ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ بھی شریف ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ سارے منسٹرز بڑے شریف ہیں۔ (قہقہے) یہ کوئی کم شریف نہیں ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے اللہ کے فضل و کرم سے کوئی غلط بات ہو بھی نہیں سکتی۔ (قہقہے) اچھا سر، میں یہاں پہ یہ گزارش کروں گا کہ ایجوکیشن کو اگر دیکھیں تو "علم حاصل کرو، چاہے اس کے لئے آپ کو چین کیوں نہ جانا پڑے"، ہمارے مذہب میں بھی علم حاصل کرنے پہ بڑا زور دیا گیا ہے اور نبی کریم ﷺ کا اپنا یہ کہنا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا اور پھر آج حکومت جو ہے، وہ بھی اللہ کے فضل و کرم سے اس بات پہ یقین رکھتی ہو گی مجھے امید ہے کہ جو انہوں نے کہا ہے، وہ ان کی پہلی ترجیح ہونی چاہئے لیکن سر، میں یہاں یہ گزارش کروں گا کہ ہم سب ان سکولوں میں پڑھے ہیں، ہم سب اس زمانے میں پڑھے ہیں جبکہ یہ سکول Fully equipped بھی نہیں تھے اور وہاں پہ بہت ساری کمیاں تھیں۔

جناب سپیکر: ایمان سے بتائیں آپ نے اس سکول میں پڑھا ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یرہ جی میں پڑھا ہوں۔ میں اپنے گاؤں کے سکول میں بھی پڑھا ہوں۔ اس کے بعد میں لارنس کالج مری گیا ہوں لیکن پہلے میں اپنے گاؤں کے سکول میں پڑھا ہوں اور سر، جو بچے آج بھی پڑھ رہے ہیں، یہ بھی ہمارے بچے ہیں اور ہمیں ان کا سوچنا ہے۔ میں سر، یہاں یہ گزارش کروں گا کہ کیا تبدیلی لائے ہم؟ اس زمانے میں جب ٹاٹ کے لئے بھی سکول حیران تھے، ٹاٹ بھی میسر نہیں تھی، جہاں پہ بلیک بورڈ کے لئے چاک بھی میسر نہیں تھے، جہاں پہ بچوں کو میلوں میل چل کر جانا پڑتا تھا اور تعلیم حاصل کرنی پڑتی تھی۔ اب میں اگر مثال دوں تو ایک ہائی سکول تھا پورے ہمارے اپر پکھل ایریا میں، اسی طرح اور بھی صوبے میں علاقوں کا یہی حال تھا لیکن تعلیم کا معیار، اس وقت کا جو Matriculate تھا، آج میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا اس وقت کا Matriculate اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ میں یہ کہوں گا کہ وہ لوگ اسمبلیوں میں بھی رہے، وہ لوگ وزارتوں میں بھی رہے اور اس وقت جنہوں نے تعلیم دی یا لی، انہوں نے معیاری

افسر یہاں پہ بھیجے، انہوں نے معیاری سیاستدان آگے بھیجے جنہوں نے نیشنل پالیسیز بنائیں، جنہوں نے کام کیا اور اس وقت کا معیار تعلیم میں سمجھتا ہوں As a student جو ہم نے دیکھا That was much better than today. آج سہولیات بھی ہیں، بے تحاشا فنڈنگ بھی ہو رہی ہے، یہ نہیں کہ اس وقت کی میں یہ بات کر رہا ہوں Over the period of time یہ بات ہے لیکن آج بھی ہمارا نظام کہ دنیا کہاں سے کہاں چلی گئی اور ہم آج بھی اسی مغلیہ دور کے نظام تعلیم میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہی ہمارا تختی اور وہ والا سسٹم ہے۔ ہم کوئی خاص Improvement اس میں نہیں لا سکے۔ ٹھیک ہے، نئے سکول بن رہے ہیں، حکومت اس پہ Stress کر رہی ہے، زور دے رہی ہے لیکن ان سکولوں میں ہو کیا رہا ہے؟ میں نے بجٹ تقریر میں بھی یہ ذکر کیا تھا کہ جب تک ہم اپنی بنیادی پالیسی نہیں بدلیں گے تعلیم سے متعلق، تب تک پوری طرح سے ہم Literacy provide نہیں کر سکیں گے لوگوں کو۔ آج جو ہم یہ ٹارگٹس دیکھ رہے ہیں یا جو ہمیں بتایا جا رہا ہے، میں نے یہاں پہ کہا تھا کہ بنیادی پالیسی کیا ہو گی کہ بعض ایسی وجوہات ہیں کہ جن کے تحت Humanly possible نہیں ہے سکولوں کو Attend کرنا اور سکولوں میں پڑھانے والوں کو جا کر پڑھانا کیونکہ میلوں میل راستے کچھ بس پہ طے ہوتے ہیں اور کچھ آگے پیدل چل کے طے ہوتے ہیں۔ جب تک ان ساری چیزوں پہ نظر رکھ کر کوئی پالیسی ترتیب نہیں دی جائے گی تو ہم تعلیمی میدان میں آگے نہیں نکل سکیں گے۔ میری یہ گزارش ہو گی سر، ایک تو اس وقت جبکہ ہم بھی حکومت میں تھے، یہ اچھی بات رائج ہوئی کہ میرٹ پہ اساتذہ کرام بھرتی کئے جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بات تھی لیکن سر، اگر میرٹ پہ بھرتی کر کے بھی وہ کام کرنے کی پوزیشن ہی میں نہیں ہیں، پڑھانے کی پوزیشن میں ہی نہیں ہیں، They have to travel miles and miles on foot or in car تو وہ پڑھا نہیں سکتے ہیں، سکولوں میں Residential quarters نہیں ہیں۔ سکولوں میں یہ ہماری خواتین ٹیچرز جو جاتی ہیں، میں یقین سے آپ کو یہ کہتا ہوں، میں کسی کی مخالف بات نہیں کرتا، ان کے لئے یہ Possible ہی نہیں ہے کہ وہ جا کر دور دراز علاقوں میں پڑھائیں جب تک کہ ان کے لئے کوئی مناسب انتظام نہ ہو گا۔ تو میں یہ نہیں کہتا، Minister education is a very active Minister یہ خود ذاتی دلچسپی لیتے ہیں، کوشش کر رہے ہیں، ان کی کاوشیں ہیں، ضرور Improvements آئی ہیں

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب تک بنیادی پالیسی میں تبدیلیاں علاقوں کی Suitability کے لحاظ سے نہیں آئیں گی تو یہ کمیاں رہیں گی۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ تعلیم کا محکمہ جو کہ ایک اہم محکمہ ہے اور اس میں میں سمجھتی ہوں کہ منسٹر صاحب جو دلچسپی لے رہے ہیں تو اس کے تو سب جب معترف ہیں لیکن میں ان کی معترف اسلئے نہیں ہوں کہ جب بھی میں نے ان کو کال کیا ہے، پانچ سال گزرنے کے باوجود انہوں نے مجھے آج تک کال بیک کر کے یہ نہیں پوچھا کہ تمہارا کوئی مسئلہ ہے یا ان غریب عوام کے کسی مسئلے کے لئے تم نے مجھ سے بات کرنی ہو گی۔ آج تک جناب سپیکر صاحب، انہوں نے اس کال کا جواب نہیں دیا کہ جو کہ انٹر نیشنل فرم، انہوں نے مجھے Approach کیا کہ جناب منسٹر صاحب سے ہماری Appointment بنا دیں اور ان کے پی۔ایس کو میں نے بار بار کہا کہ یہ ایک انٹر نیشنل فرم کا ایک ایگزیکٹیو آفیسر ان سے ملنا چاہتا ہے تو یا یہ ان سے خود بات کر لیں اور یا یہ پھر میرے Through ان سے Appointment اگر یہ چاہتے ہیں تو لیکن آج تک اس کا مجھے پتہ نہیں چلا کہ انہوں نے ان سے بات کی بھی ہے یا نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتی ہوں کہ جیسے شہزادہ محمد گستاسپ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ فیمیل ٹیچرز جو ہیں سر، اس دور میں جتنی زیادتیاں ان کے ساتھ ہو رہی ہیں کہ ان کو دور دراز کے علاقوں میں تعینات کیا گیا ہے اور جب ایک عورت جو گھر کا کام کاج بھی کرے گی، اپنے بچوں کو بھی پالے گی اور پھر اس کے بعد وہ تین اور چار بسیں بدل کر جائے گی سکول تک اور پھر سکول سے واپس گھر آئے گی تو آپ مجھے بتائیں کہ دوسرے دن اس کے پاس کیا ہوگا پڑھانے کے لئے بچوں کو، ان کو دینے کے لئے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے؟ جناب سپیکر صاحب! میں اک چھوٹی سی مثال دوں گی کہ اسی گورنمنٹ میں منسٹر صاحب، ان کو میں بار بار آپ کے توسط سے اسلئے مخاطب کر رہی ہوں تاکہ یہ کسی بات کا انکار نہ کر سکیں اور یہ نہ کہیں کہ میں کوئی جھوٹ یا کسی اور سلسلے میں بات کر رہی ہوں، ایک مس ناہید ہیں جو کہ گورنمنٹ کالج، انہوں نے تین کالجز کو Stable کیا ہے، اسٹیبلشمنٹ میں انہوں نے اس کو ایک طریقے سے ایک معیار پہ لے کر آئیں لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہی کے علاقے کے ایک ایم۔پی

۔اے کے انہوں نے جب کوئی چار یا پانچ لوگ بھرتی نہ کئے کلاس فور میں توانہوں نے ان کو بار بار دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور انہوں نے ان کو بے جا طور پر Under pressure کرنا شروع کر دیا۔ آج وہ اگر بچوں کو تعلیم نہیں دے پائیں گی تو وہ صرف اور صرف منسٹر صاحب کے اس بے جا دباؤ کی وجہ سے تعلیم نہیں دے پائیں گی۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے یہ بتایا جائے کہ جب گورنمنٹ نے اتنا اچھا سسٹم کر دیا ہے اور کیا ہے، کیا ہو گا لیکن مجھے بتائیں کہ نجی سکول جو ہیں، ان کی بار بار تعداد اتنی بڑھتی کیوں چلی جا رہی ہے؟ اگر ہماری گورنمنٹ کی تعلیم اتنی ہی اچھی ہے تو پھر ہر گلی میں، ہر کوچے میں، ہر جگہ پہ نجی سکولوں کو رجسٹریشن کیوں دی جا رہی ہے؟ ان لوگوں کو کیوں سکول کھولنے کی اجازت دی جا رہی ہے؟ اور وہ لوگ غریب عوام کے، غریب ماں باپ کے بچوں کی فیسیں جو ہیں، وہ بے دریغ ان سے لے رہے ہیں اور میری پہلے بھی اس ہاؤس میں اسی فلور پہ ایک بات آئی تھی اور آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے منسٹر صاحب سے ریکوئسٹ کی ہے اور آج جناب وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں تو میں ان کے نالج میں بھی یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ جیسے پنجاب نے کیا، اب ہم ہر بات میں یہ کہتے ہیں کہ پنجاب میں یہ ہو گیا، سندھ میں یہ ہو گیا اور بلوچستان میں یہ ہو گیا لیکن جب اپنے صوبے کی بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ صوبائی معاملات ہیں۔ تو میں آپ کے توسط سے ایک دفعہ پھر وہ بات دہرانا چاہتی ہوں کہ پنجاب نے یہ ایک پالیسی اختیار کی ہے، جو وزیر تعلیم نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے کہ اگر کسی نجی سکول نے بھی تین مہینے کی یکمشت فیسیں ان سے لی یا ان سے بسوں کا کرایہ لیا تو اس کی رجسٹریشن ختم ہو جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے اس فلور پہ یہ اس کی یقین دہانی کروائیں کہ اگر یہ ایسا نوٹیفکیشن ایشو کرتے ہیں تو میں اس کو Withdraw کروں گی Otherwise پھر میں اس پہ ووٹنگ کرواؤں گی، چاہے میرا ایک ووٹ ہی کیوں نہ ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر احمد بلور صاحب!

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ وزیر صاحب ډیر ښه سړی دې خو سپیکر صاحب، زمونږ دا فرض جوړیږی چې مونږ دې اسمبلی کښې د عوامو د هغه خبره او کړو۔ تاسو دا زمونږ "پڑھا لکھا پنجاب" او "پڑھا لکھا صوبہ سرحد"، دا عرض کوم سپیکر صاحب، چې دا په لکھونه روپئ په دې اشتهاراتو او لګیدلې او دا د ورلډ بینک او د Aided پروګرامونو پیسې دی چې هغه راځی او

دلته خرچ کیږی۔ سپیکر صاحب! تاسو په دې سوچ اوکړئ چې یو کلاس کښې پنځوس کسان وی، هلته یو ماسټر صاحب ولاړ وی، هغه ماسټر به هغه ماشومانو ته څه سبق اوښائی او بیا ګرمئ کښې زما خپله حلقه پیښور ستی، دا پیښور د دې صوبه زړه دے او بیا ستی چې ده، هغه د پیښور زړه دے ، هلته زما حلقه کښې جی هغه ټاټونه نشته او چرته چې هغه بجلی نشته نو هلته ما څو ځله منسټر صاحب ته لیکل ورکړل، هغه پرې آرډر هم کړے دے خو هلته میټر نه لګی۔سپیکر صاحب! زما حلقه کښې، ښار کښې دننه حلقه کښې زما سرې څه اووائی؟ ډیر شکر دے صوابئ کښې کالج دے، ډیر شکر دے په بنوں کښې کالج دې، ډیر ښه کالجونه دی خو زما حلقه کښې اوسه پورې نه د جینکو ډګری کالج شته، نه د هلکانو ډګری کالج شته، په پیښور کښې۔ سپیکر صاحب! تاسو لږ په دې سوچ اوکړئ چې زمونږه د استاذ صاحب تنخواه څومره ده؟ زما د استاد دومره تنخواه ده چې هغه د پرائیویټ سکولونو، د ایچی سن او فضل حق کالج د سوپیر تنخواه هومره تنخواه ده نو زما استاد به زما ماشوم ته څنګه سبق ښائی؟ او بیا داسې تاسو اوګورئ چې دا بیا Competition امتحان چې راځی سی۔ایس۔ایس او پی۔سی۔ایس نو هغې کښې وائی چې جی میرټ، په مقابلے امتحان دے نو یو ماشوم بچے چې هغه سرکاری سکول نه سبق وائی چې د هغه د استاذ تنخواه چې ده، هغه د فضل حق کالج د سوپیر هومره تنخواه ده، هغه به په Competition کښې څنګه کامیابیږی؟ نو که داسې حالات جوړ دی، زهٔ دا وایمه چې دا طریقه Change کول غواړی چې یو د کلرک ځوئے ستاسو توجه غواړم۔

جناب سپیکر: توجه مے ده۔

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! د روس به په افغانستان کښې جهاز راغې، بم به ئے اوغورځوؤ نو که په مقبره به پریوتو او که په سیند به پریوتو، بیا به لاړو نو نګهت صاحبه د کښینی دلته، جواب به ئے کیږی نو بم ئے اوغورځوؤ او لاړه۔

(قہقہے)

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا ریکوئسټ دے چې د تعلیم پورا نظام بدلول غواړی۔ میرټ چې دے، هغه میرټ خو به زۀ او منم چې د غریب سړی ځوئے هم د دې فضل حق کالج هومره سټینډرډ کالج کښې سبق اووائی او بیا د مقابلې امتحان کښې کښینی، بیا فیل شی نو بیا حق ئے دې۔ زما ماشوم چې دې غریب، هغه ټاټ باندې ناست دے، هغه ته بجلی نیشته، هغه ته استاذ په پنځوس هلکانو باندې یو استاذ دے او د هغه تنخواه د سویپر هومره ده او بل چې دې، هغه په فضل حق کالج کښې دې، هغه ته ائرکنډیشن هم لګیدلې دے، هر څه شته چې هغه Competition کښې کښینی نو هغه به خواه مخواه فیل کیږی۔ نو مطلب دا شو چې د کلرک بچے چې دے، هغه به ټول عمر کلرک وی او د خان بچے به ټول عمر ډاکټر، انجنیئر او لوئے سړے جوړیږی، ولې چې د هغه وسائل شته۔ نو دے د پاره زۀ دا وایمه چې داسې یوه طریقه پکار ده، داسې یوه پالیسی پکار ده چې د غریب سړی ماشوم حق لری دې پاکستان کښې، دې صوبه کښې چې هغه ته هم هغه شانتې Facilities ملاؤ شی کوم چې په پرائیویټ سکولونو کښې ملاویږی۔ نو سپیکر صاحب، زۀ به دا اووایم چې زمونږ بد قسمتی دا ده چې زمونږ، تاسو په دې سوچ اوکړئ چې زما حلقه کښې ډګری کالج نشته، زما حلقه کښې جینکو ډګری کالج نشته، د هلکانو ډګری کالج نشته، څو ځله مے ریکوسټ کړے دے چې ما ته یو ډګری کالج راکړئ زما حلقه کښې، اوس نه نه، زۀ پخپله وزیر پاتې شوې یم خو یو وزیر اعلیٰ صاحب هم دومره طوره نه ده کړې چې مونږ ته یو کالج به ئے راکړے وی یا د جینکو یا د هلکانو۔ نو زۀ دا ریکوئسټ کوم خپل وزیر صاحب ته چې مهربانی اوکړئ، حکومت د داسې پالیسیانې جوړ کړی چې د غریب بچې چې هم Competition کښې کښینی نو هغه د هم نمبرې واخلی او بیا هغه ځائیونو کښې چې چرته ټاټونه نشته، چرته بجلی نشته نو مهربانی د اوکړی هلته د ټاټ او بجلئ بندوبست اوکړی۔ او دریم دا عرض کوم چې د استاذانو سټینډرډ چې دے، هغه د لږ هائی کړے شی۔ د استاذ تنخواه چې کمه وی نو هغه به خپل ماشومانو بچو د پاره فکر کوی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! راوړې دې کټ موشن د او خبرې د معیار اوچتولو کوې۔

جناب بشیر احمد بلور: زۀ خو دا عرض کوم چې معیار اوچت کړی، دا نور اخراجات د کم کړی۔ دا ایډورټائزمنټونه د کم کړی او په دې د تنخواه ګانې زیاتې کړی۔

جناب سپیکر: حاجی قلندر خان لودھی صاحب!

جناب قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آنریبل منسٹر کا رویہ اتنا اچھا رہا ہے میرے ساتھ ساڑھے چار سال میں، میں ان پر یہ کٹ موشن نہیں لانا چاہتا تھا لیکن چونکہ چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس میں ایک مڈل سکول جو اپ گریڈ ہوتا ہے پرائمری سے، اس پہ اس وقت میں پچاس لاکھ روپیہ لگتا ہے۔ میرے حلقے میں انہوں نے 2003-04 میں مجھے سکول دیے، وہ اپ گریڈ ہوئے، اس کو ابھی تک سٹاف نہیں ملا اور یہ سب میرے دوستوں نے گلہ کیا ہے فنانس والوں پر تو میرا گلہ ڈائریکٹوریٹ پر ہے کہ وہاں سے ہی میرا کیس ابھی تک Forward نہیں کیا گیا اور اس پر Observation بار بار لاتے ہیں "Your are again directed to clarify the following points for proper examination of the competent authority". اس میں یہ لکھا ہوا ہے، سمجھ بھی نہیں آتی، Building Completion certificate مانگ رہے ہیں اور اس کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ یہاں ایس۔ای۔ٹی Exist کر رہی ہے تو اس میں جو میرا سکول اپ گریڈ ہوا Already ہے، وہ گورنمنٹ پرائمری سکول ٹنن اپ گریڈ ہوا ہے لیکن وہ اس کو لکھ رہے ہیں جی جی ایس مڈل سکول ٹنن، اب اپ گریڈ ہوا ہے، پہلے اس میں ایس۔ای۔ٹی تھی چونکہ وہ کمیونٹی کا ماڈل سکول تھا، اس میں ہے۔ ایک تو وہ کہتے ہیں کہ جو کمیونٹی کا سکول اپ گریڈ کیا جاتا ہے تو اس کو ہم سٹاف نہیں دے سکتے، ایک میرا یہ پوائنٹ ہے اور اس پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور دوسرا وہ اپنی غلطی یہ کہتے ہیں کہ وہ اس کو جی جی ایس مڈل ٹنن لکھتے ہیں جبکہ وہ Already یہ لکھتے ہیں کہ "In this regard, it is clarified that the previous SET post sanctioned for the Community Model Primary School Tunun, district Abbottabad, in the past which is being upgraded to the Middle status. This is a separate Institution and the building for Government classes has been constructed at a distance of one kilometer. Secondly, the Middle

School can not be managed without SET post which is unavoidable. Hence it is requested that the fresh SET post for Middle School Tunun may please be sanctioned”. تو یہ ہے جی وہ میں مانتا ہوں کہ پرائمری سکول مجھے چیف منسٹر صاحب نے دیا، اس کو اپ گریڈ کیا، اس پر پچاس لاکھ روپیہ لگ گیا۔ میں مانگ رہا ہوں کہ وہاں چونکہ کمیونٹی کا وہ سکول تھا، یہ ایک کلو میٹر دور جگہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں بن گیا تو اس کے لئے فریش ایس۔ای۔ٹی مجھے دی جائے اور یہ تین سال سے بلڈنگ بنی ہوئی ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے Already پرائمری سکول میں ایس۔ای۔ٹی دی ہوئی ہے، تو یہ عجیب مسئلہ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کمیونٹی کے سکول کو آپ اپ گریڈ نہیں کر سکتے، اگر اس میں ایسی کوئی بات تھی تو اس پر پچاس لاکھ روپیہ کیوں خرچ کیا گیا؟ محکمہ اس وقت Stress کرتا کہ میں اس کو اپ گریڈ نہ کرتا، میں کوئی دوسری جگہ سکول دے دیتا۔ تو یہاں یہ پیسے بھی لگ گئے اور مجھے اس کی پوسٹ نہیں مل رہی۔ تو میں نے اس کو Highlight کرنا تھا اور میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

<u>الحاجیہ غزالہ حبیب:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! حکومت کی طرف سے محکمہ تعلیم کے لئے بہت بڑا بجٹ مختص کیا جاتا ہے جو کہ میں سمجھتی ہوں کہ ایک بہت اچھا قدم ہے لیکن ہمیں محکمے کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے وہ Out come نظر نہیں آتا ہے جو کہ ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ دیہی علاقوں میں Specially پسماندہ علاقوں میں سٹاف کی انتہائی کمی ہے اور ٹیچرز کی حاضری بہت کم ہے جیسا کہ شہزادہ گستاسپ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ٹیچرز کو Facilitate کیا جائے اور Specially female teachers کے لئے Residential quarters تعمیر کئے جائیں۔ جناب سپیکر ! میں اپنے حلقے 57 کے حوالے سے بات کرونگی جو کہ ایک Notified backward area ہے اور تعلیمی میدان میں انتہائی پیچھے ہے۔ میرے حلقے میں سٹاف کی بہت کمی ہے اور ٹیچرز کی حاضری انتہائی کم ہے اور ٹیچرز گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے سٹوڈنٹس کا Drop out rate بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ زلزلے کے بعد میرے حلقے میں تقریباً پینتیس سکولوں کو غیر ضروری طور پر Demolish کیا گیا اور بچوں سے Available facility بھی لے لی گئی۔ نہ تو کوئی Proper planning کی گئی اور نہ ہی ابھی تک Relaxation کے لئے کوئی قدم اٹھایا گیا

ہے اور ابھی بھی EDO کی طرف سے Demolishing kit کے ٹینڈر لگے ہوئے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ بچے جو ابھی دو سال سے Suffer کر رہے ہیں اور شدید موسموں میں ٹینٹوں میں ان کے لئے کوئی قدم اٹھایا جاتا۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، یہاں میں کئی بار پہلے بھی مطالبہ کر چکی ہوں کہ میرے حلقے میں دربند جو کہ دو حلقوں کالاڈھاکہ اور اپر تناول کے سنگم پر واقع ہے اور یہاں پر ڈگری کالج کا مطالبہ کافی عرصے سے چلا آرہا ہے، یہاں میں نے بھی چار سال میں کئی بار اس کا مطالبہ کیا ہے لیکن یقین دہانی کے باوجود ابھی تک کوئی بھی قدم نہیں اٹھایا گیا تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ مجھے منسٹر صاحب یقین دہانی کرائیں کہ عوام کی سہولت اور ضرورت کو مدنظر رکھ کر اس پر کام کیا جائے گا۔ یہاں دربند ٹاون شپ میں اراضی بھی موجود ہے اور بلڈنگ بھی، تو اس پر قدم اٹھایا جائے۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Education.

جناب فضل علی(وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه اول خو سپیکر صاحب، زۂ د هغه آنریبل ممبرانو انتهائی مشکور یمه چې هغوی-----

جناب محمد ارشد خان: پوائنټ آف آرډر دې جی۔ ما خو یو دغه کړې دے، په دې باندې مو نوم داخل کړې دے، مونږ پرې خبرې اونکړې۔

وزیر تعلیم: ستا کټ موشن چې راغې، هغه خو تا دا اووئیل چې په لارې باندې وے۔

(قہقہے)

جناب ارشدخان: په ایجوکیشن باندې زۂ یو څو خبرې کومه۔ تاسو خو هغه ته اووئیل، هغه خو Wind up کوی، خبرې ختموی۔

جناب سپیکر: جی!

وزیر تعلیم: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زۂ ډیره شکریه ادا کوم د آنریبل ممبرانو چې هغوی خپل کټ موشنې واپس کړئ او چا چې په دې باندې خبره اوکړله، د

هغوی هم مشکور یمه او زما کوشش به دا وی چې زهٔ ایوان مطمئن کړمه. بجټ دوران کښې چې کوم Speeches شوی دی او کوم آنریبل ممبرانو په مختلف ایشوز باندې خبرې کړې دی، هغه ټول تجاویز ما د ځان سره Note کړې دی. ما سره اوس هم د هغې Notes موجود دی. جناب سپیکر! زهٔ یو څو منټه غواړمه چې لږ تفصل سره په دې باندې خبره اوکړمه که ما ته اجازت وی.

جناب سپیکر: جی.

وزیر تعلیم: چونکه تعلیم ظاهره خبره ده، ډیر اهم دې او د قومونو عروج او ترقی او زوال د تعلیم سره وابسته دی. مونږه چې په کومو حالاتو کښې دلته کښې زمه داریٔ اوچتې کړی او د تعلیم کوم صورتحال وو په صوبه سرحد کښې، د هغې تمام ریکارډ سپیکر صاحب، اوس هم په آرکائیو (Archives) کښې موجود دې چې محکمه تعلیم په دې پوزیشن کښې وه چې دا بالکل Collapse کیدو والا وه.........

جناب محمد ارشد خان: دوئ خو دا خبره ختموی. ما نه خپل کټ موشن واپس کړې دے او نه پرې د خبرو موقع تاسو راکړله چې زهٔ پرې خبره اوکړم.

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: تا واپس کړې دے پخپله.

جناب محمد ارشد خان: ولې جی، زما خو ډیر څیزونه دی، ډیرې خبرې پاتې دی په دې باندے.

جناب سپیکر: تا پیش کړے نه دے.

جناب محمد ارشد خان : نه جی تاسو راته اجازت را نکړو. زما دا دے نمبر په دې لسټ کښې شته.

جناب سپیکر: نه جی ما تاسو ته اجازت درکړلو، تاسو مطلب دا دې چې کټ موشن....

جناب محمد ارشد خان: نه جی تاسو نوم نه دې اغستې زما. ما واپس کړې نه دے.

محترمہ نگہت یاسمین خان: لیکن جناب سپیکر....

جناب سپیکر: بیا د هغې علاج شته۔

جناب محمد ارشد خان: بیا د هغوی د خبرو نه پس به ما ته خبرو ته وار راکوئ؟ بیا به ثنگه وار راکوئ؟ زۀ خو پرې نه پوهیږمه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی : جناب سپیکر صاحب! میں نے بھی کٹ موشن واپس نہیں لی۔ میں نے کہا اگر میرا ایک ووٹ بھی ہوگا اگر یہ باتیں کریں گے تب بھی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ واپس نہیں لی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: ما له لږ وار راکړئ چې زۀ په دې باندې خبرې اوکړمه۔ بیا که دوئ د هغې څه جواب راکوی، د هغې جواب به هم راکړی پکښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! تاسو کښېنئ چې دوئ له موقع ورکړو۔ جی، ړومبے دا خپل کټ موشن پیش خو کړه کنه۔

جناب محمد ارشد خان: مهربانی جی، زۀ په دې خبره کوم۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه۔

جناب محمد ارشد خان: ما جی یو د دې، ستاسو د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، نه۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: بیا هغه خبره کوله۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 12.

آوازیں: پیش کړه، پیش کړه۔

جناب محمد ارشد خان: دا څه وائی؟

ایک آواز: کټ موشن پیش کړه۔

جناب محمد ارشد خان: دا خو جی ما وړاندے کړے دے، د پنځوس روپو دغه وو او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیش کړے د دې؟ ښه جی وایه۔

جناب محمدارشدخان: ما پرې د خبرې کولو اجازت غوښتو۔

جناب سپیکر: خه جی وایه، وایه۔

جناب محمد ارشد خان: مهربانی۔ تاسو جی یو خو د معیار خبره ټولو اوکړله، د تعلیم معیار په څه وجه باندې هغه ځائے ته نه رسی؟ که تعلیم ډیر هم زیات شی خو د هغې یوه وجه خو دا ده چې درے واړو صوبو کښې زمونږه الاؤنسز د ټیچرز د پاره شته، زمونږ په صوبه کښې تر اوسه پورے د ټیچرز الاؤنسز نیشته، زیاتی پیسے ورله نه ورکوئ۔ ستاسو کلو کښې چې کوم خلق سبق ښائی خاصکر د جینکو سبق چې کوم دغه ته ښائی، هغې خلقو له د سره استاذانے تیاریږی نه چې هلته لاړے شی۔ هغوی بهر ناستے وی، د هغوی هلته کښې حاضری لګی او هغه ځائے ته تلو ته تیار نه وی ځکه چې هغې ته ډیره پیاده لاره وی۔ دغه شان جی دا یوه بله مسئله ده۔ په دې دغه کښې جی مونږ سره اکثر تاسو هغه ټول کتابونه چې کوم په ایجوکیشن باندې دوئ ګرانټس ورکړی دی، په هغې کښې د هر ځائے، د دویشتو ضلعو د پاره د کالجونو د پاره پیسے شته، صرف د چارسدے د پاره نشته او یو پته نه ده چې کومه ضلع ده، یو ضلع بله پاتے کیږی چې د هغې د پاره د کالجونو د پاره نه ده، نوے کالج جوړولو د پاره څه پیسے شته او نه په زړو کښې د Repair د پاره څه شته حالانکه بار بار مو دا دغه ورکړی دی نو مونږه وایو چې دې چارسدې سره ولې خصوصی زیاتے کیږی؟ بل د چارسدې آبادی تقریباً باره لاکھ کسانو ده او دوه پکښې د هلکانو کالجونه دی او یو پکښې د جینکو کالج دې۔ د دې مقابله کښې صوابئ کښې نهه لکه آبادی ده، په هغې کښې آته د جینکو کالجونه دی او لس زما خیال دې د هلکانو کالجونه دی۔ ښه جی د دې باجود تاسو ته بله دغه ده، تاسو ته مو منتونه کول، په هغې وخت کښې چیف منسټر له په دغه باندې لاړو د اسلامیه کالج د یو برانچ کھلاؤلو د پاره چې 1913ء کښې هغه ځائے کښې تقریباً دیارلس سوه جریبه

زمکه د هغه ځائے خلقو ورکړې ده، د چارسدې خلقو ورکړې ده، پيښور کښې چې کومه زمکه ده، هغه هم د چارسدې خلقو ورکړې ده، زمونږ د پاره يو برانچ نه وو۔ چيف منسټر راغلو، په هغې کښې ئے سنګ بنياد کيښودلو، Foundation stone تر اوسه پورې شته او هغه کالج په صوابئ کښې جوړيږی۔ مونږه دا نه وايو، په دې خفه نه يو، زۀ وايمه چې په هره ضلع کښې د د دې يو برانچ جوړ شی، دا ښه معياری کالج دې، ډير تاريخی کالج دې خو ولې چارسدې مونږه څه بد کړی دی چې تاسو مونږ ته ئے ولې نه جوړوئ؟ مونږ د هغې تپوس کوؤ جی۔ دغه شان د خپلو هر يو، زمونږه درے زره جينکئ هر کال په اربن ايريا کښې چې اربن ايريا زما ده، خاص هغه چارسده ون دے، په هغې کښې تقريباً درے زره جينکئ د مډل سکولونو د نيش په وجه باندې د تعليم نه پاتے کيږی۔ هلته کښې خلق هسې ځائے نه ورکوی، اربن ايريا ده، په هغې کښې په زرګونو روپو باندې مرله زمکه کيږی نو د هغې د پاره تاسو قانون پاس کړئ۔ ما چيف منسټر صاحب ته مخکښې اوويل، هغوی اوويل چې دا حالت زمونږ په بنوں کښې هم دے۔ د بنوں د پاره پيسې چې کله کهلاؤ شولې نو يوازې د بنوں د پاره کهلاؤ شوې او د ډی آئی خان د پاره کهلاؤ شوې، هلته کښې تاسو څومره سکولونه چې جوړوئ، پبلک سکولونه په دغه ځايونو کښې جوړ شی حالانکه تاسو ته دا ښکاری چې زمونږه معيار به په دې طريقه باندې ښه شی، په پبلک سکولونو باندې به ښه شی نو دغه خو زمونږه دوه يا درے پرسنته آبادی په پبلک سکولونو کښې سبق وائی۔ که تاسو دې ته سوچ اوکړئ، که تاسو حقيقت کښې د دې قام د تعليم معيار ښه کول غواړئ نو دغه سرکاری سکولونه چې دی، د دې معيار ښه کړئ۔ زما خيال دے پچانوے فيصدی خلق زمونږه په هغې سکولونو کښې سبق وائی۔ د هغې معيار ورځ تر ورځه ښکته کيږی۔ د هغې کتابونه تاسو نه ګورئ چې په ديکښې تعليم څه کوی؟ د هغې د پاره که زيات سکولونه جوړ شو نو چې تعليمی معيار خراب وی نو د هغې سکولونو فائده څه شوه؟ نو زما په دغه څيزونو باندې او خاصکر په دې الاؤنسز باندې چې دا په ټولو صوبو کښې استاذانو ته ټيچنګ الاؤنس ملاويږی، زمونږ په صوبه کښې ولې نه ملاويږی؟ چې دا نه ملاويږی نو زۀ خپل کټ موشن واپس نه اخلم۔

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

وزیر تعلیم: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زه مشکور یمه د ټولو ممبرانو چې چا کټ موشنې واپس کړې او چا خبره اوکړه په هغې باندې۔ زهٔ به مختصر انداز کښې دا خبره اوکړم سپیکر صاحب، چې مونږه کله تعلیمی نظام باندې سروے اوکړله ابتداء کښې، زمونږه د ډائریکټوریټ چې کوم حال وو نو هغه هم دې ممبرانو صاحبانو ته معلوم دے، لاندې په یو تهه خانه کښې وو او ډیرو مشکلاتو سر مخامخ وو، زه حیران دې ته یمه سپیکر صاحب، چې د 1996ء نه د استاذانو بهرتئ نه وې شوې، د 1996ء نه یو استاذ هم نه دے بهرتی شوے جی۔ د سکولونو حالت داسې وو چې په مډل سکولونو کښې، په هائی سکولونو کښې یو یو، دوه دوه استاذان به وو۔ د هیډ ماسټرانو پروموشنې، د استاذانو پروموشنې رکاؤ وې۔ په داسې حالاتو کښې محکمه تعلیم مونږه سنبهال کړه او د هغې د پاره یو لائحه عمل، یو طریقه کار جوړ کړو جی۔ د وئم یو لوئے چې کوم زمونږ د صوبې مشکلات وو په تعلیم کښې، هغه دا وو چې زمونږه تقریباً پندره، سوله لاکھ بچی د تعلیمی ادارو نه بهر وو۔ د هغې د پاره هم مونږه یو طریقه کار وضع کړو چې دا بچی به مونږه په کوم انداز باندې سکولونو ته راولو۔ زمونږه ډیر د دې صوبې په زرګونو باندې ما شومان سپیکر صاحب، فټ پاتونو باندې بوټ پالش به ئے کولو، پټو ته به تلل پلارانو سره او بیا د هغې نه بعد به بعضې داسې وو چې هغه کراچئ کښې، په پنډئ کښې، په یو ځائے بل ځائے کښې به وو۔ مونږه چې د هغې جائزه واغستله، د هغې یو بنیادی وجه زمونږه د صوبې غربت دې لکه په هغې باندې هغه ممبرانو زمونږه خبره اوکړله۔ د ټولو نه اول مونږه د میټرک پورې تعلیم مفت کړو۔ بیا د هغې نه بعد تر لسمه پورې یو یو کال مونږه اضافه کوله پرائمری پورې بیا د جینکو د پاره لسمه پورې او بیا سږکال د ولسم پورې مونږه تمامې صوبې ته، د دې صوبې تقریباً چالیس لاکھ هلکانو او جینکو ته مونږه د پچاس کروړ روپو مفت کتابونه ورکوؤ۔

(تالیاں) مونږ ته د دې څوک مثال د اوښائی په سابقه دورونو کښې که چرته زمونږ د ما شومانو او د بچو د پاره دا سوچ چا کړے وی چې مونږه دا ماشومان سکولونو او تعلیمی ادارو ته راولو۔ سپیکر صاحب! زه به تاسو ته پوره لیول د هر

یو سطحے اوښایمه د پرائمری او د مډل او د ټولو چې څومره اضافه شوې ده، دا یو ریکارډ اضافه ده د ټول ملک په سطح باندې او زه به دا او وایمه چې پکار دی چې زمونږه آنریبل ممبران د دې نه خبر وی چې د تعلیم معیار څه دې؟ ارشد خان هم په هغې باندې خبره اوکړله او زمونږه شهزاده صاحب هم په هغې باندې تفصیلی خبره اوکړله۔ د عالمی ادارو چې کومه سروے ده جی، په هغې باندې دا اعتماد کیدې شی چې دا غیر جانبدار به وی۔ د ورلډ بینک دا سروے ده چې معیار لحاظ سره، انرولمنټ لحاظ سره صوبه سرحد نن په تمام پاکستان کښې په ټاپ باندې دے۔ د دې سره جی د KFW دا رپورټ دے چې صوبه سرحد تعلیمی لحاظ سره په ټول پاکستان کښې په ټاپ باندې دے۔ د پاکستان د سینیټ سټینډنګ کمیټئ دا رپورټ دے چې صوبه سرحد تعلیمی معیار او انرولمنټ لحاظ سره په ټول پاکستان کښې په ټاپ باندې دے۔ *(تالیاں)* نن هغه شپاړس لکهه بچی سپیکر صاحب، چې په مختلف ځایونو کښې به ئے ښځلې ټولولې او ګندګئ به ناست وو، هغه بچی مونږه د هغې ځایونو نه راپاڅول او د هغوی په لاس کښې مونږ کتاب او قلم ورکړو او نن زه به تاسو ته پوره فګر اوښایم چې نن څه آټه لاکهه پورې بچی تقریباً تعلیمی ادارو ته راغلی دی۔ د دې سره سره زمونږه د استاذانو ډیر انتهائی کمې وو، لکه اوس هم دا خبره اوشوه، غزاله حبیب صاحبې اوکړه او نورو اوکړه چې د استاذانو سټاف کمې دے ډیر زیات۔ یو خو د ډسټرکټ په سطح باندې ریکروټمنټ دے جی، دوئم چې کله د پبلک سروس کمیشن نه راځی نو په هغې باندې ظاهره خبره ده، وخت لګی۔ هغه مشکلاتو سره هم مونږ مخامخ وو۔ د هغې د پاره هم یوه طریقه مونږه جوړه کړه چې کومه هغه لنډه لار به وی چې مونږه بچو ته کم از کم په سکول کښې استاذ ورکړو۔ د هغې د پاره سپیکر صاحب، مونږه داسې اوکړل چې په ډسټرکټ کښې په مختلف کیټیګریز کښې مونږه استاذان بهرتی کړل۔ پرائمری ټیچرز مو نور ورکړل، پوسټونه مو سیوا ورکړل، سینکشنډ پوسټونه مو ورکړل چې کوم سینکشنډ پوسټونه وو او په هغې باندې استاذان نه وو، په هغې باندې مو بهرتی شروع کړلې نو زۀ به تاسو ته د تمام پاکستان، د څلورو واړو صوبو یو موازنه اوکړم جی۔ دا خبره په ریکارډ باندې ده چې د ټولو نه لویه صوبه زمونږه صوبه

پنجاب دے ، وسائل هم هغوی سره زیات دی۔ د پنجاب او د سرحد په تعلیم کښې دا یو دوه فقره ډیره واضح ده چې پنجاب د تعلیم د پاره "پڑھا لکھا پنجاب"، زمونږه بشیر بلور صاحب خبره اوکړه مونږ خو چرته 'پڑھا لکھا سرحد' د پاره اشتهار نه دے ورکړے جی۔ زما خیال دے دا د دوئ په نالج کښې به وی۔ "پڑھا لکھا پنجاب" راځی "پڑھا لکھا سندھ" راځی، مونږه اشتهار ځکه نه دے ورکړے چې مونږه کله د هغې معلومات اوکړل، د تیس سیکنډ په اشتهار باندې ایک لاکھ روپئ خرچې راتله جی، هغې ایک لاکھ روپو باندې په زرګونو بچو ته مونږه کتابونه ورکولې شو، د هغوی تعلیم فری کولې شو، کمره ورته جوړولې شو، مونږه هغه شې نه دے کړے جی چې مونږه په اشتهار بازئ باندې او په دې باندې یو پیسه مونږه نه ده خرچ کړے نو زه به تاسو ته دا موازنه اوکړمه چې په پنجاب کښې، په دومره لویه صوبه کښې صرف ستره هزار استاذان بهرتی شوی دی، په بلوچستان کښې د نو او د دس تر مینځه دی او په صوبه سندھ کښې یو استاذ نه میل بهرتی شوے دے او نه فیمل بهرتی شوې ده، د صوبه سندھ وزیر تعلیم حمیده کهوڑو ټولو دنیا اوریدلې وه، په میډیا باندې راغلې وه چې په صوبه سندھ کښې ستره سو بیس سکولونه بند پراته دی، یو استاذ هغوی نه دے بهرتی کړې او مونږه په صوبه سرحد کښې جناب سپیکر صاحب، پینځه ځلویښت زره استاذان په میریټ باندې بهرتی کړی دی۔ *(تالیاں)* د دې مثال د مونږ ته څوک اوښائی، پینځه ځلویښت زره استاذان، او بیا چیلنج ورکوؤ چې کوم ځائې هم د میرټ خلاف ورزی شوی وی، مونږه د هغې ذمه هم اخلو او د هغې انکوائری هم کوؤ۔ زه به د دې خبرې هم وضاحت اوکړمه چې کوم ځائے په ډسټرکټ کښې زمونږه څومره بهرتئ شوی دی، په هغې باندې مونږه یو خپله ډیپارټمنټل انکوائری مقرر کړې ده۔ د هغې نه بعد که چرته هم څه داسې غلطی شوی وی چې د هغې مونږ ته نشاندهی اوشی۔ د دې سره سره جناب سپیکر صاحب، د استاذانو د پاره پروموشنې، ټیچرز ټریننګ او د ای ایم آئی ایس او جی آئی ایس مونږ سره پوره نقشه د ټولو صوبې پرته ده جی، دا جیوګرافیکل انفارمیشن د بل چا سره په پاکستان کښې نشته دے ، په وړومبی ځل باندې مونږه په صوبه سرحد کښې کړی

دی۔ هر سړي راتلې شی او هغه په کمپیوټر باندې کتې شی چې یره زما د سکول څه پوزیشن دے ، په دیکښې استاذان څومره دی، کمرې پکښې څومره دی، مشکلات پکښې څه دی؟ د ټولې صوبې مونږه په دې باندې سروې کړې ده۔ مونږه په فیمل ایجوکیشن باندې خصوصی توجه ورکړې ده۔ هغه بله ورځ شهزاده صاحب په بجټ سپیچ کښې هم په دې باندې خبره کړې وه چې بیک ورډ ایریا کښې مونږ د هغې د پاره رولز Relax کړل۔ که هلته مډل پاس جینئ هم ملاویږی زمونږه په کالا ډهاکه کښې، بټګرام ، کوهستان کښې نو هم ئے بهرتی کوؤ خو چې فیمیل ایجوکیشن مونږه پروموټ کړؤ، د هغې ډیر ښه اثرات دی جی او مونږه فیمل ټیچرانو د پاره لکه زمونږه آنریبل ممبرانو دا خبره اوکړه چې هغوی تلې نه شی سکولونو ته، ایک هزار روپئ الاؤنس ورله مونږه پروسکال نه مقرر کړے دے او دا فیمل ټیچرانو ته خاصکر په بیک ورډ ایریا کښې ورکوؤ۔ د جینکو د تعلیم عام کولو د پاره په دغه اووه اضلاعو کښې جناب سپیکر صاحب، مونږه د شپږم نه تر لسمه پورې دوه سوه روپې فیس هم جینکو ته ورکوؤ او د هغې ډیر ښه مثبت اثرات دی۔ دوه سوه روپئ وظیفه ورته ورکوؤ چې دوئ ته کتاب هم مفت وی، سکول هم ورته جوړ وی، استاذ او استاذه هم ورته موجود وی او دوه سوه روپئ ورسره وظیفه هم ورکوؤ۔ دغه شان مونږه خواتین یونیورسټئ قیام په دې صوبه سرحد کښې او یو لوئے ، زه حیران یم چې د دې تناسب څه نسبت به راځی چې په پاکستان صوبه سرحد کښې په چهپن سال کښې خو د اټهانوې کالجونه وی او مونږه په څلور کالو کښې، پینځه کاله چې پوره کیږی، اټهتر کالجونه به مونږ په صوبه سرحد کښې پوره کړو۔ د دې سره سره سپیکر صاحب، زمونږه په دې باندې هم نظر دے چې زمونږه امتحانی سسټم څومره خراب دے۔ د خلقو په هغې باندې اعتماد هم نشته دے۔ په هغې باندې مونږه باقاعده کار شروع کړے دے ، یو لائحه عمل مو ورله جوړ کړے دے۔ اوس زمونږه سوچ دا دے ، دا رائے مونږه مرکز ته ورکړې ده چې پکار دا نه دی چې هلکان د رټه لګوی او ګوټه د کوی ځکه چې دے سره تعلیم او د ریسرچ هغه ماده په ماشومانو کښې نه پیدا کیږی نو مونږ ورته سفارشات اولیږل چې امتحانی سسټم او نصاب بدلول پکار دی۔ نصاب باندې چې کتاب د نصاب نه جوړیږی، بیا امتحان هم د

نصاب نه وی او د هغې د پاره استاذانو له مونږه ټریننگ شروع کړو، په سالم صوبه سرحد کښې مو ټریننگ شروع کړو چې په څه طریقه باندې به د نصاب نه پرچې راځی؟ بیا امتحانی سسټم ټهیک کول، نظام ټهیک کول، چرته هم چې پیپر آوټ شی لکه زمونږه فزکس، په دې باندې مو خبره کړې وه په بجټ سپیچ کښې نو باقاعده په هغې باندې په ړومبی ځل باندې هغه کسان هم گرفتار شول جی او مونږه په هغې باندې انسپکشن ټیم هم د وزیر اعلیٰ صاحب مقرر کړے دے چې څنگه د هغې رپورټ راشی، هغه به ټولې دنیا ته مخامخ کیږی. په دیکښې هیڅ قسم رعایت مونږه د چا سره نه کوؤ چې زمونږه امتحانی سسټم او نظام برابر شی او دا ټهیک شی. د دې سره سره جی زهٔ به تاسو ته هغه فگر اووایمه چې اوس مونږه څومره اضافه کړې ده په دې څو کالو کښې، پرائمری لیول باندې چې کومه زمونږه اضافه شوې ده، د سکولونو اضافه چې کومه شوے ده، نو دا څه تقریباً پانچ فیصد ده، د مډل سکولونو سینتیس فیصد ده، د هائی سکولونو انچاس فیصد ده، د هائر سیکنډری سکولونو چهتیس فیصد اضافه، دا په دې څلور پینځه کاله کښې شوے ده جی. د دې سره سره چې کوم په انرولمنټ کښې اضافه شوې ده جی، ستائیس فیصد په پرائمری سطح باندې شوې ده او د مډل په سطح باندې اکتیس فیصد شوې ده، د هائی سکولونو په سطح باندې چوبیس فیصد شوې ده، د هائر سیکنډری سکولونو په سطح باندې چوالیس فیصد اضافه شوې ده. نو دا ستائیس فیصد اضافه لکه ما تاسو ته فگرز ذکر کړلو چې تقریباً اته لکهه ماشومان تعلیمی ادارو ته راغلی دی. ډیره خبره زمونږه ممبرانو صاحبانو په دې باندې اوکړله چې د معیار خبره ده او ورسره د استاذانو د حاضرئ خبره ده، د هغې مختلف وجوهات دی جناب سپیکر صاحب. یو خو دا دے چې مخکښې دورونو کښې چې کوم استاذان په سفارش بهرتی شوی دی یا کوم خلق په پیسو باندې بهرتی شوی دی نو ما یو ځل د هغې یو مثال هم پیش کړے وو دلته په اسمبلئ کښې او ډیر تفصیل سره مې په هغې باندې خبره کړې وه، یو بنیادی وجه ئے دا ده چې هغه خلقو کښې هغه قابلیت نیشته دے چې کوم پکار دے جی. دوئمه وجه په هغې کښې دا ده چې زمونږ په سکولونو کښې انتهائی کمې وو لکه عبدالاکبر خان اوس نیشته، هغوی د ټاټونو او د فرنیچر خبره کړې

وه، زمونږه په سکولونو کښې، دا بجټ چې کوم مونږ مختص کړو سره د دې نه جی سپیکر صاحب، که چرې مونږه موازنه اوکړو نو مونږه د 2001ا او 2002 په مقابله کښې 08-2007 کښې سات سو چورانوے فیصد اضافه کړې ده په بجټ کښې، سات سو چورانوے فیصد۔ (تالیاں) دا اضافه نه پنجاب کړے ده، نه سندھ کړې ده، نه بلې صوبې کړې ده خو د هغې باوجود مونږه مشکلاتو سره مخامخ یو۔ څه تقریباً تیس هزار لګ بهګ سکولونه دی مونږ سره۔ په هغې کښې مونږ سره د فرنیچر کمې دے، د هغې د پاره مخصوص پیسې وی، په هغې کښې د سائنس Equipment کمې دے، په هغې کښې د استاذانو، اوس مونږ 140 Ratio باندې ټولې صوبې ته استاذان ورکوؤ جی۔ چې ټوله صوبه کښې 140 Ratio باندې استاذان وی، د هغوی د پاره کمرې وی نو د دې د پاره مونږه دا اوکړل چې د ټولې صوبې سروے مو اوکړله جی چې که مونږه دے ټولو سکولونو ته استاذان هم ورکوؤ، کمرې هم ورکوؤ، د سائنس سامان هم ورکوؤ نو مونږ له جی په هغې کښې نوے ارب روپئ پکار دی په صوبه سرحد کښې د تعلیم د پاره که دا ټول سسټم او نظام مونږه ټهیک کوؤ۔ تیر کال مونږ ایک هزار سکولونو ته فرنیچرے ورکړلې، تیس ہزار سکولونه دی جی زمونږه۔ نو مشکلاتو سره مونږه په دغه ځائے کښې مخامخ یو۔ د دې سره سره زمونږ آنریبل ممبرانو چې کومو اوس خبرې اوکړې، جاوید خان مومند صاحب چې خبره اوکړه نو اول خو به زه دا ریکوئسټ اوکړمه چې جاوید چې خپل کټ موشن کوم راوړے دے، دا ئے لږ غیر پارلیمانی طریقه باندې جی راوړے دے نو پکار دا دی چې دا د د اسمبلی د کارروائی نه حذف شی ځکه چې دوئ لیکلی دی چې "*محکمے کا سیکرٹری ایک نااہل اور ایڈمنسٹریشن چلانے سے اور منتخب اور غیر منتخب میں فرق نہ کرنے والے، اساتذہ کیساتھ بد سلوکی اور ان کے مسائل میں غفلت کرنے والے شخص کی وجہ سے محکمہ کی کارکردگی انتہائی ناگفتہ بہ ہے*"، دا لږ نامناسبه خبره ده جی۔ بنیادی خبره دا ده، جاوید صاحب دلته ناست دے، زمونږه ډیر ښه معزز ممبر دے، زهٔ د ټولو ممبرانو احترام کومه، د جاوید صاحب هم ډیر احترام کومه، د دوئ د سکول مسئله وه جی۔ په هغې کښې بنیادی خبره دا وه چې تقریباً څه دیرش مرلې ځائے وو او د هغې دیرشو مرلو

انتقال نه دے شوے۔ بیا د هغې اپ گریډیشن شوے دے مډل ته، زمونږ د دور نه مخکښې دا شوی دی، د هغې انتقال هم نه دے شوے۔ په هغې کښې هغه خلقو خپل دوه دوه کسان هم بهرتی کړی دی۔ بیا د هغې هائی ته اپ گریډیشن وو جی، نو هغه سیکرټری تر څو پورې چې ما ته معلومات دی جی، دا خبره ورته اوکړه چې ته کم از کم د دې انتقال دے قانونی طریقه باندې اوکړه ځکه جی دا اوس چې څومره سکولونه بند دی، مونږه د دې سروے هم اوکړه په ټوله صوبه کښې، سات سو بیس سکولونه بند دی، په هغې کښې څه سل خواو شا اوس پاتې دی، نور مونږه ټول کهلاؤ کړل۔ د جاوید صاحب په حلقه کښې هم دیارلس که څوارلس کاله بعد یو سکول ما کهلاؤ کړے وو چې هغې کښې صرف د سینکشنډ پوسټونو کمې وو جی۔ نو اوس په هغې کښې بعضې داسې دی چې هغه په سیاسی بنیادونو باندې جوړ شوی دی۔ یو دلته کښې سکول جوړ شوے دے، دلته هم سکول دے نو یو چالو دے او بل بند دے، د چا انتقال نه دے شوے، د چا سینکشنډ پوسټونه نشته لکه قلندر لودهی صاحب په هغې باندې خبره اوکړه نو هغه صرف دا چې اوس محکمه دا کوی جی چې یو خو Feasibility گوری لکه د کالجونو په حواله باندې هم دغه خبره ده، زۀ به ایوان ته د دې خبرې وضاحت اوکړم چې Feasibility وی۔ دوئمه خبره دا ده چې انتقال جی لازمی دے ځکه جی چې بیا خلق راشی په هغې باندې قبضه اوکړی، د هغې نه خپله دیره جوړه کړی او خپله خانقاه د هغې نه جوړه کړی نو زه اوس ده ته دا هم ریکوئسټ کومه چې څه خبره وی، په دې باندې به مونږه کښینو او دا خبره به حل کړو، څه داسې خبره نه ده۔ پاتې شو د ټیچنگ الاؤنس هغوی خبره اوکړه نو ټیچنگ الاؤنس هیڅ چرته نه دے ورکړے شوے جی۔ ټیچنگ الاؤنس، وزیر اعظم صاحب اعلان کړے وو او هغه صرف په اسلام آباد کښې ټیچنگ الاؤنس ورکړے دے۔ دا بلوچستان اعلان کړے دے، لا تر اوسه پورې ئے ورکړے نه دے جی۔ نه پنجاب کړے دے جی، نه سندھ کړے دے او نه صوبه سرحد کړے دے۔ مونږ د هغې د پاره دا قدم اوچت کړے دے چې کابینه کښې مو پرې فیصله کړے ده چیف منسټر، وزیر اعظم صاحب سره خبره کړې ده چې هغې باندې یو ارب روپئ خرچې راځی جی او هغه خو ظاهره خبره ده چې زمونږ د وس نه بهر ده نو مونږ ورته وئیلی دی چې دا یو

ارب روپئ خرچې چې کم ده، دا تاسو کم از کم مونږ ته راکړئ چې وزیر اعظم صاحب کوم اعلان کړے دے۔ پاتې شوه د کاغذ خبره نو کاغذ او د دې څیزونو به زۀ وضاحت اوکړم په ایوان کښې چې سپیکر صاحب، مونږ 68 گرام کاغذ اخلو او د هغې خپل یو طریقه کار دے د سائز او د هر څیز او په هغې باندې ډیر سخت چیک او د هغې خپله کمیټی ده جی۔ ما ته چیف منسټر د سندھ، ارباب غلام رحیم صاحب یو شپه ټیلفون اوکړلو اووئیل ئے چې ته ما ته لږ تفصلات راکړه چې تاسو کاغذ کوم کوم سائز والا اغستې دے او د چا نه مو اغستې دے او په څه نرخ مو اغستې دے ؟ نو مونږه سپیکر صاحب، هغه کاغذ چې ټول ما ورته هر څه ورکړل او د هغې سائز او د هغې هر شې نو مونږ په چالیس هزار کښې هغه کاغذ اغستو نو ما ته ئے وئیل چې مونږ له ئے خو په اړتالیس هزار کښې راکړو "*ہمیں تو ٹرکہ لگا دیا*" دا د هغه الفاظ وو نو مونږه په دې څیزونو باندې بالکل Compromise نه کوؤ داسې چې څه هم وی نو زمونږ په نوټس کښې راوستل پکار دی، په هغې باندې زه فوری طور باندې ایکشن اخلمه که داسې څه خبره وی۔ د دې سره سره جی زمونږه نگہت صاحبې چې کومه خبره اوکړه نو ظاهره خبره ده چې زمونږ خو مصروفیت ډیر زیات وی۔ محکمه هم داسې ده چې چوبیس گهنټے پکښې مونږه مصروف یو، چوبیس گهنټے په مونږه پریشر وی، کیدې شی چې ما د کال جواب نه وی ورکړې یا ما ته اطلاع نه وی ملاؤ شوې یا هیر شوی وی، دا ممکن ده۔ د ناہید پرنسپلې چې تر څومره حده پورې خبره ده، دا یو پرسنل خبره ده څوک چې، زما خپل مزاج سپیکر صاحب، دا دے که هر څوک چې وی چې هغه حکومت سره Co-operation نه کوی او د حکومت حکم، د سیکر ټری، د منسټر نه منی چې کوم جائز حکم وی ځکه ناجائز خو مونږه نه چا ته وئیلې شو او نه په هغې باندې، نو هغه افسر زۀ نه پریږدمه، که هغه افسر وی، که پرنسپل وی، که استاذ وی، که هر څوک چې وی۔ څه سات سو د پاسه څه کسان دی، اوس ما سره دلته کښې تعداد نیشته چې هغوی له مونږه سزا ورکړې ده، څه Terminate شوی دی، د چا نه Explanation call شوے دے او د چا څه، نو زمونږه کوشش بیا داسې وی چې هغه خلق چې کوم دے د مالگې اوبو ته اولیږو چې کوم خلق د حکومت سره Co-operation نه کوی جی۔ نو دے سره سره نجی

سکولونه چې کوم دی، په هغې باندې مونږه خبره اوکړۀ باقاعده او زما خیال دے څه د سټاف خبره اوکړه قلندر لودهی صاحب نو سټاف د فنانس مسئله به وی، دوئ د ما ته د دې خبرې پوره پروف راکړی نو فنانس سره به زۀ پخپله باندې د دې د پاره خبره اوکړمه۔ نور چې د چارسدې د پاره د اسلامیه کالج دا خبره اوشوه نو دا ارشد خان صاحب دلته ناست دے، د ده زما خیال دے هغه خبره به ئے یاده نه وی یا کوم بیان نه ئے دغه واغستو او په اسمبلئ کښې ئے داسې خبره اوکړه۔ په دې خبره باندې فیصله داسې شوې وه چې د چارسدې خلقو یو قربانی کړې ده او اسلامیه کالج له ئے زمکه ورکړې ده نو مونږه وایو چې د هغې د قربانئ لحاظ پکار دے او په دې یو فیصله اوشوه چې د دې د پاره یو ټرسټ پکار دے چې د اسلامیه کالج شاخ هلته جوړ کړۀ ځکه خپل فنډ مونږ سره دومره نیشته جی، نه کالجز سره شته او نه اسلامیه کالج سره دومره فنډ شته چې په هغې باندې هلته شاخ جوړ شی، په هغې فیصله اوشوه چې د دې د پاره به ټرسټ جوړیږی او دا چې کوم ټرسټ دے د اسلامیه کالج، د هغې نه به په دې باندې فنډ لګوۀ۔ بیا د هغې د پاره زمکه هم مختص شوه، چیف منسټر صاحب د هغې افتتاح هم اوکړه۔ هغه وخت چې کوم پرنسپل وو، هغه هم بدل شولو د اسلامیه کالج بیا د اسلامیه کالج بورډ جی د هغې نه انکار اوکړو چې مونږ سره دومره فنډ نیشته چې مونږه هلته کالج جوړ کړو، په دې باندې خو صرف اسلامیه کالج مونږه چلوۀ او ظاهره خبره ده چې مشکلات هغوی ته هم وو جی۔ په صوابئ کښې چې دوئ کوم یادوی، په صوابئ کښې سابق چیف سیکرټری صاحب زمونږه، صاحبزاده امتیاز خپل یو ټرسټ جوړ کړے دے، د هغې ټرسټ په بنیاد باندې درې کروړه روپئ ورسره زمونږه صوبائی حکومت تعاون کړے دے او د هغې ټرسټ په بنیاد باندې هغه لګیا دی او هلته د اسلامیه کالج یو شاخ جوړوی نو که چرے ارشد خان صاحب داسې یو ټرسټ جوړولې شی او دے مونږ سره دا تعاون کولې شی نو مونږ ورته نن تیار یو چې د اسلامیه کالج شاخ په چارسده کښې نه، په هره ضلع کښې هغه مونږه جوړ کړو جی۔ زۀ اوس ممبرانو ته ریکوئسټ کومه چې هغوی خپلې کټ موشنې واپس کړی او مونږ به انشاء اللّٰه تعاون هم کوۀ۔

جناب سپیکر: جاوید خان مومند صاحب۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر! د منسټر صاحب د خبرو خو ما مخکښې هم تائید اوکړو چې د منسټر صاحب ډیرې ښې خدمات دی په ایجوکیشن کښې او ډیرې منډې تړړې او تګ و دو دے، په هغې کښې هیڅ شک نشته دے خو تر ډیرې پورې چې ده د دې دیرشو مرلو خبره اوکړه نو دا سیکرټری ته ما خپل هغه فرد نمبر راوړلو، څلور کناله ئے مډل سکول ته ورکړے وو، څلور کناله ئے هائی سکول ته هم ورکولو ته تیار وو یعنی چرته رولز نیشته چې په اته کناله کښې هائی سکول جوړ کړی۔ ما سیکرټری صاحب ته اووئیل چې ته کلئیر نوټفیکیشن اوکړه، په دې پیښور کښې ګیاره سکولونه جوړیږی۔ که ګیاره سکولونو د پاره ستا چهبیس کنال پکار وی نو زه دے تیار یم او که ته صرف ما سره دا ذاتیات کوے چې یره ته به ما له چهبیس کنال زمکه راکوے نو که ته د چا نه خیرات غواړے نو دا خو د سپریم کورټ کلئیر کټ آرډر دے چې تاسو به مفت زمکه د چا نه نه اخلئ۔ بیا خو پکار ده چې ته نوټیفکیشن اوکړه چې دا زمکه په پیسو واخلئ نو زهٔ دا خبره کومه چې هغه ما سره کومه بدتمیزی کړې ده، په هغې باندې مونږه تحریک استحقاق هم راوړے دے جی۔ زهٔ د دې منسټر صاحب تائید کومه چې یره زمونږ داسې خبره نه ده خو بحرحال دا د ایډمنسټریشن د نه چلولو یو زریعه ده چې ایم پی اے ورشی او هغه سره دا خبره کوی او زما مشرانو ته ئے وئیل چې ایم پی اے، مم پی اے ترینه سائډ ته کړئ، زهٔ ورسره ناست یمه او هغه دا خبره کوی چې ایم پی اے ترینه سائډ ته کړئ، زهٔ سکول جوړوم۔ ما ورته وئیل چې تا له چا سکول درکړے دے؟ سکول خو ما ته وزیر اعلیٰ صاحب په بجټ کښې راکړے دے او هر ایم پی اے ته ئے ورکړے دے۔ که د بل ایم پی اے د پاره دا رولز نه وی نو ماسره ته دا ذاتیات مه کوه۔ نو هغه ذاتیات ما سره کول، د هغې په بنیاد باندې مونږه راغلی یو جناب خو منسټر صاحب چې کومه خبره کوی نو په دې بنیاد باندې زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

وزیر تعلیم: زهٔ دا ذمه داری اخلمه، انتقال د مونږ ته راکړی جاوید مهمند صاحب۔

جناب سپیکر: ھغه With draw کړ لو۔جی! شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر، منسٹر صاحب نے اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس مختصر کریں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: مطمئن کیا، میں صرف ایک۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بالکل ٹائم نہیں ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! جاوید مہمند نے تھوڑا ٹائم لیا، تھوڑا سا میں لیتا ہوں۔ سر! انہوں نے جو کہا ہے کہ Backward areas کے لئے ہم نے وہ کیا ہے، کالا ڈھاکہ، بٹگرام اور کوہستان، میں یہاں یہ ان کے نوٹس میں لاؤنگا کہ ہر علاقے میں There are mountainous areas جہاں پر نہیں جاسکتیں ٹیچرز، وہاں آپ انہیں بھی اپنی پالیسی میں شامل کریں اور دوسرا یہ سر، کہ یہ جو چار کنال جگہ رکھی ہوئی ہے کہ کوئی Donate کرے، آج کل سر، علاقوں میں چار کنال جگہ کوئی نہیں دے سکتا خاصکر یہ Affected areas میں، یہ جو Earth quake affected areas ہیں تو جتنا پیسہ اور حکومت لگا رہی ہے تو چار کنال جگہ خرید کر یہ سکول کیوں نہیں بناتے، کیوں محروم رکھتے ہیں بچوں کو؟

جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں یا نہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی With-drawn نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی سر، میں ایک بات کرونگی کہ منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ میری مصروفیات تھیں جس کی وجہ سے میں بات نہیں کر پایا تو میں بڑے ادب سے آپ کی وساطت سے ان سے یہ درخواست کرونگی کہ ایک Elected MPA کے لئے اگر ان کے پاس وقت نہیں تھا ان کو کال بیک کرنے کا، اس کا مسئلہ سننے کا تو یہ اتنے دو کروڑ عوام کے مسائل جو ہیں تو وہ کیسے سنیں گے؟ اس کے ساتھ ہی میں Withdraw کرتی ہوں تاکہ یہ بات ریکارڈ پر آجائے۔ میں نے Withdraw کر لیا۔

جناب سپیکر: جی، Withdrawn. جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ما خو یو ریکوئسټ کړے وو چې زما حلقه کښې نه د جینکو کالج شته دے ډګری او نه د هلکانو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک آواز: سائنس سپیرئر کالج خو شته جی۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: هغه جی ډګری کالج نه دے جی۔

وزیر تعلیم: ور به کړو ورله۔

جناب بشیر احمد بلور: او بل زما دا ریکوئسټ دے چې زما حلقه کښې ټاټونه نیشته او د بجلئ انتظام نیشته، دا د لږه مهربانی اوکړی او د رئمه دا دے چې دا سټینډرډ د دومره هائی کړی چې مونږه د فضل حق کالج او د نورو کالجونو په رنګ زمونږ بچی هم د هغوی مقابله کولې شی۔ زهٔ خپل کټ موشن Withdraw کومه۔

جناب سپیکر: جی with drawn۔جی حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی.withdrawn.جی ارشد خان صاحب۔ غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: سر! میں۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب۔

جناب محمد ارشد خان: دا دوئ ته یاد دی، د دوئ په دفتر کښې فیصله شوې وه او دوئ وئیل چې د پیسو کمې وو او اسلامیه کالج، ما ورته اووئیل چې زهٔ به خپل سالانه فنډ ټول په دیکښې ور کړمه۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔

جناب سپیکر: ارشد خان۔

جناب محمد ارشد خان: ایم این اے صاحب زمونږه ناست وو، هغه اووئیل چې شل لکهه روپئ به زه هم ور کړمه۔ مونږه د غه ټرسټ جوړ کړے دے که دوئ اوس هم دا وعده اوکړه چې دوئ د دا ټرسټ جوړ کړی، په هغې کښې زمونږ ټول ایم این ایز او ایم پی ایز د چارسدې دی۔ د غه ټرسټ مونږه جوړ کړے دے که تاسو وعده کوئ که د اسلامیه کالج د پاره اوس هم څه کوئ په چارسده کښې نو زهٔ بالکل خپل دا دغه واپس اخلم۔

وزیر تعلیم: دا په چالیس پچاس لاکھ باندې نه کیږی او نه د ایم پی اے په فنډ باندې کیږی، ټرسټ خو ډیرې پیسې غواړی جی۔ ټرسټ د دوئ جوړ کړی چې څه طریقه کار دے ، بیا به مونږه په هغې باندې خبره اوکړو جی۔

جناب سپیکر: جی، Withdrawn. جی غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: سر، میں نے دربند ڈگری کالج کی بات کی ہے، میرے حلقے کی چھ یونین کونسلوں اور کالا ڈھاکہ کے لئے بھی یہ ہیڈ کوارٹر کی حیثیت رکھتا ہے تو اس کے لئے یہ Kindly یقین دہانی کر دیں، پھر میں Withdraw کرونگی۔

جناب سپیکر: زرگل خان! آپ بیٹھ جائیں، تشریف رکھیں، آپ کی کٹ موشن نہیں ہے۔ جی!

وزیر تعلیم: چې Feasible وی نو ان شاء اللہ اوبه ئے کړو۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: چار سالوں سے یہی بات ہو رہی ہے۔ پہلے بھی یہی کہا گیا تھا کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: نہیں یقین دہانی کرائیں، میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو اس کے سوا وہ اور کیا کچھ کہہ سکتے ہیں؟

الحاجیہ غزالہ حبیب: اچھا جی، Withdrawn, Sir.۔

Mr. Speaker. Withdrawn. Since all the Honourable Members have with-drawn their cut motions on Demand No. 12, therefore, the question before the House is that Demand No. 12, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted.

وزیر تعلیم: زهٔ شکریه ادا کومه د ټول ایوان۔

جناب شاد محمد خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاد محمد خان: ډیر خشک اوغږیدو، دا خو گوره دولس بجې دی، د ټولو سترگې سرے دی، لږ غوندې مهربانی اوکړه۔

(قہقہے، تالیاں)

جناب سپیکر: نہیں، میرے خیال میں یہ 54 Demands ہیں اور ابھی تک بارہ ہو گئے ہیں تو اگر میں Rule 48 پر آجاؤں اور فنانس بل بھی ہے۔۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! تین چار محکمے ہیں جن پر اب ہم بحث کریں گے، باقی سر، ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو ٹھیک ہے آپ Tea break میں Decide کر لیں اور پھر اس کے بعد۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اور سر، یہ Evening session بھی بے شک کر لیں آج کیونکہ آپ کو اگر نیند نہیں آئی ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اجلاس کو چائے کے وقفے کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر چائے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ The Honorable Minister for Health, NWFP to please move his Demand No. 13. Honorable Minister for Health.

Voices: Lapsed.

جناب انور کمال: دوئی جی Withdraw کڑے دے۔ دوئ ډیمانډ Withdraw کڑے دے جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! جب ہم موجود نہیں ہوتے تو ہمارا وہ Lapse ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال اس کا اعلان گمشدگی کرتے ہیں کہ جدھر کہیں بھی ہو تو مطلب ہے اس سے استدعا ہے آپ سے کچھ نہیں کہا جائے گا بس آپ آجائیں۔ The honourable Minister for Health. The Honorable Minister for Health, NWFP, to please move his Demand No.13.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ تین 3 بلین، 423 ملین، 632 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.3,423,632,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Health.

Cut motions on Demand No. 13. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, is absent, it lapses. Dr. Muhammad Salim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

ڈاکٹر محمد سلیم: زۀ د پانچ لاکھ روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lacs only. Mr. Ikramullah Khan Shahid, MPA. Absent, It lapses. Engineer Muhammad Tariq Khattak, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses.. Mst. Nasreen Khattak, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 13.

Mrs. Nasreen Khattak. Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker. The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

Mr. Shaukat Habib: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Attiqur Rehman, MPA. Absent, it lapses. Mr. Alamzeb Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

Mr. Anwar Kamal. Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker. Withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

جناب محمد ارشد خان: زۀ د سلو روپو د کټ موشن وړاندې کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani. Sir, I beg to move a cut of Rs. 100.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Syed Zahir Ali Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Syed Murid Kazim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں 45روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty five only. Mr. Amanat Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

Mr. Amanat Shah. Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Mst. Farrah Aqil Shah, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 13. Absent, it lapses. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

جناب جمشید خان: د پندرہ روپو کټ موشن پیش کوم جی۔

Mr. Speaker :The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifteen only.

کہ تاج الامین جبل صاحب ئے د جیبہ د رکړی نو بیا ؟

Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں ڈرتے ڈرتے دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mst. Ghazala Habib, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 13.

الحاجیہ غزالہ حبیب: جناب سپیکر! میں دس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Dr. Muhammad Salim, MPA, please.

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! دا د هیلتھ محکمه یوه ډیره اهمه محکمه ده۔ د دې تعلق د مظلوم عوام سره دې۔ مظلوم ورته ځکه وایم چې کوم سړې بیمار شی، صحت ئے خراب شی نو د هغه نه زیات مظلوم نه شی کیدې۔ د دې نه مخکښې هم ما په دې اسمبلئ کښې څو ځله وئیلې وو، زمونږ نورو محترمو ممبرانو صاحبانو هم وئیلې وو چې Decentralization پکار دې، مطلب دا چې بی ایچ یو، آر ایچ سی ز، ډسټرکټ هیډکوارټر هاسپټلز، دوئ ته مراعات ورکول پکار دی، صرف په ښکلې بلډنګ باندې نه کیږی۔ Instruments ورته پکار دی، ښه سپیشلسټ ډاکټران ورله پکار دی او په ګنړ تعداد کښې پکار دی نو پیښور کښې چې کوم هسپتالونه دی، دا غټ هسپتالونه، ایل۔آر۔ایچ دے، کے۔ټی۔ایچ دے، ایچ۔ایم۔سی ده، په دې باندې به لوډ کم شی جی او که نه داسې نه وی نو په دې هسپتالونو لوډ نه کمیږی۔ د دې واحد حل دا دے چې هلته Instruments هم ډیر ښه تعداد کښې ورشی، ښه ښه ډاکټران ورشی، اګرچه ډاکټران هلته شته خو بیا هم تعداد ئے کم دې۔ زما د خپل صوابئ هسپتال دا تجربه ده چې هلته په معمولی غوندې چاقو باندې څوک اولګی نو وائی چې "Referred to LRH" که هسې هم د چا دې سترګه کښې معمولی غوندې سوروالې راشی نو وائی "Referred to LRH" نو زۀ خو حیران دا یمه چې د هر کار د پاره ایل۔آر۔ایچ ته راځی، د معمولی معمولی مرضونو د پاره ایل۔ار۔ایچ ته راځی نو داهلته به مونږ څه کوؤ؟ پکار ده چې هلته مونږ د سی ټی سکین انتظام اوکړو، زه د ایم آر آئی خبره خو به ځکه نه کومه چې ایم آر آئی زمونږ سره دلته غټو هسپتالونو کښې نیشته دے، یو ایچ۔ایم۔سی کښې شته، کے۔ټی۔ایچ کښې اوس لګی او ایل۔آر۔ایچ کښې خو هډو څه انتظام نیشته۔ پرائیویټ سیکټر کښې چې کوم ایم آر آئی ده، د هغې چارجز دومره سیوا دی چې عام سړے هغه نه شی Afford کولې نو زۀ دا ریکویسټ کومه چې دے غټو هسپتالونو کښې د ایم آر آئی هم اولګی، سی ټی سکین نوے مشینان د دوئ ته ورکړے شی او ډسټرکټ هیډ کوارټر هاسپټل کښې چې کوم دی، هغې کښې هم د دې سی ټی سکین کم ازکم انتظام اوکړے شی چې کوم عام Investigation کیږی چې په هغې طریقه باندې ډاکټرانو ته په

آسانه باندې مرض معلومېږي. د دې نه علاوه زمونږ وزیر خزانه صاحب چې زمونږ ډېر زیات محترم دے ، هغه بله ورځ په خپل بجټ سپیچ کښې یوه خبره اوکړه چې دلته په پینځه زره او په اووه زره باندې انجکشن ملاوېږي، هغه د زړه بیمارئ کښې Streptokinase ورته وائی، وائی هغه مونږه فری خلقو ته ورکوؤ خو ګورے زهٔ دا خبره ښه په دعویٰ سره وایم چې هغه هیچ چا ته فری نه ملاوېږي. باقاعده ما خپله مریض بوتلې دے ، هغه وخت ئے ورته یکدم کړے دے ایمرجنسی کښې، سی سی یو کښې ئے ورته انجکشن لګولې ده د وارډ نه خو بیا ئے چټ کښې اولیکله چې دا بهر نه راوړئ. هغه ستن مونږ په پینځه زره، شپږ زره، اووه زره باندې باقاعده د بهر نه راوړے ده. د ایمرجنسی دا حال دے چې زهٔ خو یره دا نه وایمه، سرنج خو کیدے شی ملاوېږي Disposable چې په دوه، درے روپئ کېږي خو ایمرجنسی کښې هغه سهولت نیشته دے ، ټهیک ده کاغذونو کښې مونږ هر څه ورکړي دي خو په هغې چیک نیشته دے. زهٔ هیلتهـ منسټر ته وایم چې ګوره ښه نوجوان یے لکه زمونږ خو ګوره ګیره هم سپینه شوې ده، بریت مو سپین دی، ویښته مو سپین دی، د دوئ خو ګیره، بریت، هر څه ښه تور دی، ښه نوجوان دے ، ښه Energetic دے نو په دې وجه باندې دوئ له دا پکار دی چې میټینګونه د هم کوی خو دے هسپتال ته د داسې اچانک چکر لګوی. داسې نه چې ګنی د مخکښې نه هغوی خبر وی، دا ایډمنسټریشن ټول خبر شی، وائی وزیر صحت صاحب به راځی نو هغه خو ټول Alert وی کنه. داسې د شپے لس بجے ، یوولس بجے ، دولس بجې، بل ځائے ته نه ځی، د وارډونو خبره نه کوم خو په دې ایمرجنسی باندې د یوه چهاپه وهی نو پخپله به دوئ ته پته اولګی چې ایمرجنسی کښې خلق څه کوی؟ ګوره زهٔ ډاکټر یمه او بیا هم چې د ډاکټرانو لږ مخالفت کوم نو ښه کار نه دے خو نه پکار ده چې دیکښې مونږ، Improvement پکښې شته خو چې لږ زیات Improvement راولو. تاسو به اخبار کښې کتلې وی، یو درے څلور مخکښې په ایبټ آباد کښې یوه واقعه شوې ده. هلته یو سټوډنټ مړ دے ، دے کیری ډېبے وهلے دے نو د هلکانو خو خامخا جذبات وی، نوجوانان وی او جذبات ئے لږ تیز هم وی نو هغوی راوتی دی په سړک باندې، هړتال به ئے کوؤ او دا د هغوی حق هم وو چې د فائنل ائیر یو

سټوډنټ مړ شی نو هلکانو به دومره هم هړتال نه کوؤ؟ بیا پولیس لګیدلے دے، هغوی پسے هاسټلو ته تلې دی، هسپتال ته تلې دی، سی سی یو ته تلې دی، ډاکټران ئے هم ټکولې دی، نرس ئے هم وهلے دی او سټوډنټس خو ئے داسې کړی دی چې ډیر شے زخمی پراته دی۔ هغه سټوډنټس له چې چا وینه ورکوله نو هغه ئے هم ټکولې دی۔ نو آخر دا د کوم ځائے انصاف دے؟ او پولیس بیا هغه بله ورځ وائی چې یره مونږ ته پرنسپل صاحب دا لیکل راکړے دی چې تاسو دلته راشئ۔ اول خو که پرنسپل لیکل ورکړے وو نو غلطه ئے کړې ده او که دوئ لیکلے هم ورکړے وو نو پولیس به ورته وئیل چې بهئی مونږ هاسټلو ته دننه نه درځو۔ بیا ئے ورته بجلئ بنده کړې ده، اووبه ئے ورته بندے کړے دی او کالج ئے بند کړے دے نو د دې څه انکوائری پکار ده۔ یا د جوډیشل انکوائری اوشی او که دغه نه وی نو د دې نه علاوه د د هغه علاقے د ایم پی ایز د یوه کمیټی جوړه شی او دا تحقیقات د اوکړے شی۔ نو زهٔ آخری کښې هیلتھ منسټر ته چې یو ډیر نوجوان دے، ډیر کارونه ئے کړی دی، منډے ترړے ئے هم وهلے دی، محنت ئے هم کړے دے خو دا محنت د لږ سیوا کړی نو منسټر صاحب، زهٔ دا خپلے خبرې ختموم په دې شعر باندې چې

کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم   تو مجھ سے خفہ ہے تو زمانے کے لئے آ

د دې غریب عوام د پاره راوچت شه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب!------

<u>ڈاکٹر محمد سلیم</u>: دا خپل---------

<u>جناب سپیکر</u>: آپ نے Withdraw کیا؟

<u>ڈاکٹر محمد سلیم</u>: دا خبرې مے اوکړے، دا تجویزونه مے ورکړل خو زهٔ جی دا خپل کټ موشن Withdraw کومه۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn.

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: Thank you very much, Sir. سر! یہ بہت Important محکمہ ہے۔ ویسے تو ہم اپنے منسٹر صاحب کی کارکردگی سے مطمئن ہیں لیکن ان کے نوٹس میں لانے کی کچھ باتیں ہیں۔ سر! یہ بنیادی طور پر محکمہ Patients کا محکمہ ہے، بیماروں کا محکمہ ہے اور اس کے ساتھ باقی باتیں

Related ہیں۔ بیمار ہیں تو ڈاکٹرز ہیں۔ بیمار ہیں تو ہسپتال ہیں۔ بیمار ہیں تو عملہ ہے۔ جو فوکس ہے یا جو Important بات ہے، وہ یہ ہے کہ یہ بیماروں کا محکمہ ہے لیکن جب ہم Condition بیمار کا دیکھتے ہیں تو اس محکمے کی افادیت سے ذرا ہم پھر مایوس ہوتے ہیں کیونکہ وہ جو بیمار ہے جس کے لئے یہ محکمہ قائم کیا گیا ہے، اس کا پرسان حال نہیں ہے اور جو اس کے ساتھ Related باقی ڈاکٹرز ہیں، عملہ ہے، ہسپتال ہے، جب اس کو ہم دیکھتے ہیں تو وہ میرا خیال ہے Patients سے کہیں اچھے طریقے سے زندگی گزار رہے ہیں۔ سر! یہ تمام رقم مختص کی جاتی ہے کہ Patients کو آرام ہو، Patients کو سہولت ہو، Diagnoses ٹھیک ہوں، لیبارٹریز ٹھیک کام کریں، ہسپتالوں میں ان کی رہائش و قیام کا جو بندوبست ہے، وہ ٹھیک ہو لیکن سر، پہلے بھی میں نے ہیلتھ منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ لایا تھا کہ Unless and until you pay surprise visits to the Hospitals, آپ کبھی نہیں سمجھ سکیں گے اس محکمے کے کام کو۔ میں خود ہیلتھ منسٹر رہا ہوں اور اس وقت نہ اتنے فنڈز تھے اور نہ اتنے وسائل تھے، آج جس قدر وسائل ہیں، جس قدر فنڈز کی Availability ہے اور جس طرح سے اب ٹیکنالوجی آگے چلی ہے میں سمجھتا ہوں کہ Patients کو اتنا اچھے طریقے سے علاج معالجہ کی سہولت میسر آنی چاہیئے تھی لیکن آج جو ہم دیکھتے ہیں سر، میں خود، I happened to visit this Ayub Medical College Abbottabad وہاں پہ جب میں گیا، میرا بچہ بیمار تھا، میں گیا تو Temporarily ایک کمرے میں وہ جو وارڈ ہوتا ہے Reservatery or something like that تو آپ یقین مانیں، میں سمجھا کہ اگر میں بچے کو اس بستر پر اور اس وارڈ میں لٹاؤں گا تو وہ زیادہ بیمار ہو جائے گا اور میں نے کئی Patients دیکھے جو وہاں گئے اور مایوس واپس لوٹ گئے۔ یہ ایک ہسپتال کی بات میں نہیں کر رہا ہوں، Generally I have seen all these Hospitals as a Health Minister. میں نے جو کارکنان ہیں محکمے کے، جو Employees ہیں، ان کی کارکردگی دیکھی ہے، جب تک Strict vigilance نہیں ہوگی اور یہ surprise visits نہیں ہوں گے، جب تک ہر چیز کو خود دیکھا اور پرکھا نہیں جائے گا، آپ یقین مانیں، ان ہسپتالوں سے لوگوں کو ٹھیک علاج نہیں ملے گا۔ اس ضمن میں، میں یقیناً یہ کہوں گا کہ ہمیں Confidence ہے اپنے منسٹر پر، وہ کوشش کرتے ہیں، He is always well

prepared in the House لیکن ہم یہ کہیں گے کہ یہ جو پیریڈ تھوڑا رہتا ہے، اس میں چونکہ اب وہ پلاننگ منسٹر بھی ہیں، یہ پیریڈ جو تھوڑا رہتا ہے، جو فنڈز مختص جس کام کے لئے کئے جاتے ہیں، اس کو یقینی بنایا جائے کہ وہ اس چیز پر لگتے ہیں۔ Patients اگر بیمار ہوتے رہیں گے، ان کی حالت ابتر ہوتی رہے گی اور انہیں سہولت نہیں ملے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس محکمے کی کوئی افادیت نہیں ہے۔ کوشش ہے، زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن ہسپتالوں میں جو Patients کا پرسان حال نہیں ہے، جو Patients کو سہولیات وہ میسر نہیں ہیں، جن کے لئے یہ رقومات مختص کی جاتی ہیں تو میرے خیال میں اس محکمے کی کارکردگی سے ہم مطمئن نہیں ہو سکتے۔ تو میری یہی درخواست ہوگی کہ منسٹر صاحب ذرا اس طرف کہ اب جو محکموں کو فنڈز بھی انہوں نے مختص کروائے، ہسپتالوں کی بھی حالت بہتر بنانے کی انہوں نے کوشش کی، اب علاج معالجہ کی سہولت مہیا کرانے کو یہ یقینی بنائیں۔ تھینک یو، جناب۔

جناب سپیکر: تو کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مسٹر محمد ارشد خان صاحب، ایم پی اے۔

جناب محمد ارشد خان: ډاکټر صاحب ډیره په تفصیل کښې خبره اوکړه. د چارسدے په ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال کښې د ځلویښتو نه زیات ډاکټران دی او سرجن پکښې نیشته. سرجن که چرته را هم شی، دوه کاله مخکښې یو سرجن راغلے وو، ځان ئے پخپله بدل کړو او یقین اوکړئ چې معمولی دغه باندې چې څوک زخمی شی، د ګولئ او د دغه هغه زخمی خو لا غټه خبره ده، هغه د پاره ئے هم ایل۔آر۔ایچ ته دلته رالیږی. اکثر د هغه نه وینه دومره لاړه شی چې په لار کښې مړ شی. نو مونږه وایو چې د یو سرجن خو ډیر وخت نه زمونږ مطالبه ده چې د چارسدے هیډکوارټر هسپتال دے او هغې کښې یو سرجن هم نیشته. سرجن ځکه نه راځی چې هغه وائی دلته Instruments نیشته، وائی آپریشن تهیټر کښې زمونږه Instruments نیشته، زهٔ به په څه کار کوم؟ خه بیا د وینے د بدلولو، هغه مریض له د وینے ورکولو هغه ځائے نیشته. داسې جی د نورو هسپتالونو څه کوئ چې زمونږ دوه بی ایچ یو داسې دی چې په هغې کښې خلقو

ځاروی اودرولې دی او خپل د کور ځاروی ئے اودرولې دی پکښې او کتونه ئے پکښې اچولې دی او پخپله پکښې ناست وی۔ نو که دا وزیر صاحب زمونږ یو دوره اوکړه هلته او دا هر څه په خپلو سترګو باندې اووینی نو ډیره به ښه وی۔ نو دا خبرې مے کولې خالی، نور خپل کټ موشن Withdraw کوم۔

جناب سپیکر: .Withdrawn جی، مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جتنی اس کے لئے ڈیمانڈ کی گئی ہے، کوئی ساڑھے تین ارب روپے کی ڈیمانڈ ہے، اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس محکمہ کی کتنی زیادہ Importance ہے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ ریفارمز کی ضرورت ہے کیونکہ جیسے شہزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ مریضوں کا محکمہ ہے اور اس میں لوگ پریشان حال ہسپتالوں میں پہنچتے ہیں اور جب ان کو ریلیف نہیں ملتا یا ڈاکٹر نہیں ملتے یا صفائی کی حالت ناگفتہ بہہ ہو، جیسے کہ ہے تو اس سے افسوس ہوتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں سر، کہ منسٹر صاحب کے لئے کچھ Suggestions ہم نے رکھی ہیں۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے سکولوں کی حالت، ہمارے ہسپتالوں کی حالت، ڈسپنسریوں کی، بی آئی یو کی، آر ایچ سی کی بہتر ہو اور یہ ہماری، ہم سب کی Collective responsibility ہے لیکن حکومت کی اسلئے زیادہ ہے کہ ان کے ساتھ اختیار ہے اور ہمارے ساتھ صرف تجاویز ہیں۔ سر! ایبٹ آباد ڈی ایچ کیو ہاسپٹل کے بارے میں پچھلے سال بھی یہاں بات کی گئی کہ یہ Four hundred beds کا ہاسپٹل ہوگا اور کیبنٹ کا شاید اس پر Decision بھی موجود ہے لیکن ابھی تک اس کے اوپر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی بلڈنگ جو کہ ایک وقت میں ایک ٹیچنگ ہاسپٹل ہوا کرتی تھی، آج اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، بڑے بڑے وارڈز ویران پڑے ہیں اور ان کے پاس اس وقت نہ Proper عملہ ہے، نہ سارے Specialists ہیں اور یہ ایبٹ آباد کا واحد ہاسپٹل ہے۔ سر، یہ صرف ایبٹ آباد کا نہیں ہے، یہ اس پورے نارددرن ریجن کا ہاسپٹل ہے اور کشمیر کا ہاسپٹل ہے، بنا ہوا ایبٹ آباد میں ضرور ہے لیکن ایبٹ آباد کے لوگوں کا جو Confidence ہے شروع دن سے، وہ ڈی ایچ کیو کے اوپر ہے اور آج بھی اگر آپ وہاں کی O.P.D چیک کریں تو لوکل لوگ سارے ایبٹ آباد کے اس ہاسپٹل میں یا وومن اینڈ چلڈرن میں جاتے ہیں کیونکہ شہر کے قلب میں وہ واقع ہے لیکن ان کی حالت بہت بری ہے اور جو ان کا حق بنتا ہے، ان کو ان کا حق نہیں دیا

جارہا۔ایوب میڈیکل کمپلیکس کی جو بات ہے سر،اس کو تجربہ گاہ بنادیا گیا ہے۔اس میں آئے روز نئے چیف ایگزیکٹیواور نئے ایم ایس آتے ہیں اور کوئی بھی ابھی تک اس ہسپتال کا قبلہ درست نہیں کر سکا۔اتنا بڑا ہاسپٹل ہونے کے باوجود سر، میں آپ کو Invite کرتا ہوں، آپ کسی وقت گزرتے چلے جائیں، آپ کو خود افسوس ہوگا کہ اتنی عالی شان خوبصورت بلڈنگ اور اتنے فنڈز کے باوجود Loose administration کی وجہ سے وہاں پر آئے دن پرابلمز آتے ہیں اور یہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان کو خود بھی ریکویسٹ کی تھی کہ جتنی آپ اس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ محنت کرتے ہیں، ہمیں کوئی شک نہیں اس پر لیکن آپ Surprise visit ضرور رکھیں جیسے انھوں نے بھی کہا، ڈی ایچ کیو میں چلے جائیں، اے ایم سی میں چلے جائیں اور کسی بھی ہاسپٹل میں، آپ کو At the spot اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کمزوریاں سامنے نظر آئیں گی اور ان کو بڑی آسانی سے ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے۔اب وہاں لوگ تو موجود ہیں کام والے لیکن ایڈمنسٹریشن Loose ہونے کی وجہ سے وہ کام نہیں کرتے اور جس کی وجہ سے وہاں یہ پرابلمز آتی ہیں۔جناب والا! میں اس بجٹ کے حوالے سے ایک اور گزارش کروں گا، Once I visited this Fathmeed Foundation اور Really جو بھی اس فاطمید میں جائے، وہ رو کر وہاں سے باہر آتا ہے کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں، تھیلی سیمیا کے Patients ہیں اور وہ روز، ان کی پوری زندگی ایک عذاب سے گزر رہی ہے اور پورے خاندانوں کی زندگی عذاب سے گزر رہی ہے۔اس میں، میں دو تجاویز دینا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے ہیلتھ منسٹر صاحب کو، ایک تو فاطمید کا جواب دیں، 2 ملین رکھا ہے، بہت تھوڑا ہے اور وہ سارا Donation پر اور اس پر چلتا ہے اور نمبر 2، جب میں نے وہاں Visit کیا تو وہ گورنمنٹ کی طرف سے دیئے گئے بی ایچ یو کے اندر قائم ہے تو وہ یا تو ان کو مستقل دیدیا جائے یا چونکہ ان کو یہ ڈر ہے کہ ہم سے کسی وقت خالی کروالیا جائے گا اور یا کوئی پلاٹ دیدیا جائے ان کو جہاں پر اس کی تعمیر کی جاسکے اور دوسری بات سر، کہ تھیلی سیمیا کے مرض کو روکنے کے لئے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ سر! یہ جتنے بھی ہمارے ہاسپٹلز ہیں، ان میں اس کے ٹیسٹ کو Ensure کیا جائے کہ Minor thalassemia کئی لوگوں کے اندر ہو سکتا ہے، شادی سے پہلے یہ ٹیسٹ لازمی قرار دیدیا جائے کہ دو Minors کے درمیان شادی نہ ہو۔ جب دو Minors thalassemia carrier کے درمیان

Marriage ہوتی ہے سر، تو جو بچہ ہے، وہ تھیلی سیمیا کا Victim ہوتا ہے اور جو بچے دنیا میں آچکے ہیں، یہ تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کو Look after کریں لیکن ان کو روکا جاسکتا ہے، Legislation سے روکنا ہے یا کسی اور ریفارم سے لیکن اس کو روکنا چاہیے اور یہ ٹیسٹ کو Ensure کریں اپنے ہاسپٹل کے اندر کہ لوگ اس کا ٹیسٹ کرا سکیں۔ سر! یہاں پر پچھلے سال سرائے کا ذکر ہوا لیکن میں یہ گزارش کروں گا آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہ اے ایم سی میں اور ڈی ایچ کیو میں بھی ان سرایوں کا بندوبست کیا جائے اور یہ ایک بہت اچھی سکیم ہے لوگوں کے رہنے کی کیونکہ جو ساتھ لواحقین ہوتے ہیں، وہ برآمدوں میں پڑتے ہوتے ہیں یا باہر لاؤنج میں پڑے ہوتے ہیں تو اگر یہ ہو جائے ہمارے شہر میں بھی تو ہم شکر گزار رہیں گے اس کے لئے۔ دوسرا سر، اس دن بھی یہاں پیرامیڈیکس کی سروس سٹرکچر کی بات ہوئی تو یہ جب Approve ہوا ہے اور ہو چکا ہے اور اس طرح ڈاکٹرز کی بھی سروس سٹرکچر کی بات ہے تو اس کو لازماً عملی جامہ پہنایا جائے کیونکہ یہ ہاسپٹل کی اور ہیلتھ کی بات ہو رہی ہے اور یہی دو Key لوگ ہیں اس کے اندر، ڈاکٹرز ہیں یا پیرامیڈیکس ہیں، اگر دونوں مضطرب رہیں گے تو معاملات کبھی سٹرائیک پر آجاتے ہیں اور کبھی کسی اور طرف نکل جاتے ہیں چونکہ یہ جائز مسئلہ ہے اور اس فلور پر بھی بات ہوئی ہے اور گورنمنٹ بھی اس پر Agree ہے تو جو اس میں Red tapism کی وجہ سے Delay ہے، اس کو ختم کرنا چاہیئے تاکہ لوگ مطمئن ہو سکیں۔ .Thank very much, Sir

جناب سپیکر: سید مرید کاظم شاہ، ایم پی اے۔

سید مرید کاظم شاہ : جناب سپیکر صاحب! میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا کیونکہ باتیں تقریباً ہو چکی ہیں اور منسٹر صاحب کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقت بھی بہت کم ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: میں سر، ایک کوئسچن پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ دسمبر 2006 میں ہم نے ایک ایکٹ پاس کیا تھا، اسمبلی نے جی، جس میں کنٹریکٹ میڈیکل اساتذہ کو Permanent کیا گیا تھا۔ اس میں لیڈی ریڈنگ والے نے تو اس کو کر دیا، تمام کے آرڈرز کر دیئے جبکہ خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل اور خیبر کالج آف ڈینٹسٹری نے اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ دو جو چیف کالجز ہیں، کیا

یہ ہماریاسمبلی کے ماتحت نہیں آتے کہ انہوں نےاس پرایکشن نہیں لیااور ہماری اسمبلی کی بات نہیں مانی؟ صرف یہ میں پوچھناچاہتاہوں۔

جناب سپیکر: جمشید خان۔

جناب جمشید خان: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ستاسو په توسط سره به زهٔ د خپلے حلقے متعلق دا اوویمه جی چې په تیرو پینځو کالو کښې د صحت په مد کښې زما په حلقه کښې څه کار هم نه دے شوے۔ دے سگنی ساړھے تین ارب بجټ کښې هم خدائے خبر چې څه به پکښې کیږی که نه کیږی؟ جناب سپیکر! د تیرو پنځلسو کالو نه زما په حلقه کښې د صحت په مد کښې هیڅ هم، نه یو یونټ جوړ شوے دے، نه یوه ډسپنسری جوړه شوې ده، نه یو اپ گریډیشن شوے دے۔ جناب سپیکر! او اوس هم زما په حلقه کښې چې کوم د والی سوات د وختو یا د زړو حکومتونو د وختو سکیمونه دی، هغې کښې ناوگئی هسپتال دے، نگرئ آرایچ سی ده، طوطالئی هسپتال دے، باغ آر ایچ سی ده، د چروړئ، کوگا، ملکا، دا خالی پراته دی جی۔ د تیرو شپږو میاشتو نه دا خالی پراته دی جی۔ آخر د انصاف خبره ده جی، یو هسپتال شته، هغې کښې نور Facilities شته خو پیرامیډیکل سټاف هم په طوطالئی کښې جی آته کسان نیشته۔ که د ډاکټر تاسو انټرویو کوئ یا گران کار وی، پیرامیډیکل سټاف خو ستاسو د لاندے د اے۔ډی۔او اختیار هم دے، هغه هم پکښې راوستے شی۔ چې پیرا میډیکل سټاف هم پکښې نه وی، زهٔ تیره ورځے طوطالئی ته تلې وومه، هلته ایکسیډنټ اوشو، هغه غونډ کسان مو په گاډو کښې واچول او صوابئ ته مو یوړل۔ د غسے جی په ناوگئی کښې هم ایکسیډنټ اوشو، هغه کسان مونږ ډگر ته یوړل۔ زهٔ دا منمه جی چې زمونږه ډی۔ایچ۔کیو هسپتال کښې ټهیک ده، ډیر Facilities شته خو هغې کښې هم د ډاکټرانو کمے دے۔ د هغې ځائے نه چې مونږ پیښور ته بیا مریض راوړو، ډیر گران کار دے جی او منسټر صاحب زمونږه څو څو پیرے بونیر ته راغلے دے خو چرته ئے یو دا تکلیف نه دے کړے چې زما د یا د ناوگئی هسپتال یا د طوطالئی هسپتال یا بل هسپتال دوئ پخپله اوگوری چې دیکښې څه حالت دے؟ لکه دیکښې زهٔ به خپل کټ موشن واپس اخلمه جی خو چې دوئ ما ته دا

یقین دھانی راکړی چې یره ستا دے هسپتال کښې به اپ گریډیشن هم کوؤ او ستاف به ورته کم از کم په دې دس، پندره ورځو کښې پوره کوؤ۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میری گزارش بھی، جیسے مخدوم صاحب نے کہا کیونکہ ایک یادداشت آئی ہے چند ڈاکٹرز کی طرف سے کہ خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل اور کالج آف ڈینٹسٹری، اسمبلی کے احکامات کو Honour نہیں کررہے تو مہربانی کرکے منسٹر صاحب ذرا اس کی یادداشت کو Consider کریں۔ شکریہ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جناب سپیکر! صحت کا محکمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ ایک ایسا محکمہ ہے جس کا تعلق انسانی جانوں سے ہے۔ ہر ایک شخص کا اس سے واسطہ پڑتا ہے لیکن عوام سب سے زیادہ اس میں Suffer کرتے ہیں۔ جناب سپیکر آ میں اپنے حلقے کے حوالے سے بات کروں گی۔ میرے حلقے میں ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کے لئے ایک بھی ڈاکٹر کسی ہاسپٹل، کسی بی ایچ یو میں موجود نہیں ہے اور یہ انتہائی افسوسناک بات ہے کہ غریب لوگ رل کر رہ جاتے ہیں۔ میں نے آج سے تین سال پہلے یہاں سے ایک کوسچن Move کیا تھا، اس وقت بھی یہی حالت تھی اور بار بار کہنے کے باوجود ابھی تک یہی حالت ہے۔ اس کے علاوہ یہاں گورنمنٹ پالیسی کے تحت پی ایف۔57 میں انچاس ڈسپنسریاں تعمیر کی گئی تھیں اور میرے اسمبلی کوسچن نمبر 38 کو دوبارہ چیک کرکے سٹاف دینے کا کہا گیا تھا لیکن اس پر بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس پر Concrete قدم اٹھایا جائے۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 13.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زهٔ د ایک سو دس روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and ten only.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ زهٔ دا عرض کوم چې هسپتالونه خو تاسو ته هم پته ده، یوه خبره دا وی چې بکس باندې او کتابونو باندې ښکله

چې زمونږ جرنیل صاحب اووئیل چې خزانه ډکه ده خو غریب عوامو ته څه نه ملاویږی۔ دغه شان دلته به وائی چې یره په هسپتالونو باندې ډیرې پیسے اولګیدے خو لاس کښې د ډسپرین یو ګولئ هم غریب سړی ته نه ملاویږی او زمونږ بدقسمتی هم دا ده سپیکر صاحب، چې مریض لاړ شی، آپریشن تهیټر ته هغه ننباسی او بیا ورته دومره پړپړا ورکړی چې دا سامان راوړه۔ اوس هغه عاجز چې کوم تیماردار وی، هغوی سامان نه راوړی نو هغه مریض مړ کیږی او که راوړی نو هغوی سره پیسے نه وی او په منت او په زارو هغوی دا پیسے پورا کوی۔ نو سپیکر صاحب، زمونږ بدقسمتی دا ده چې مونږ کټ موشن پیش کوؤ، حق دا دے چې بهر ملکونو کښې خلق هیلته او ایجوکیشن له ډیر زیات Importance ورکوی خو مونږ همیشه خپل ایجوکیشن او هیلته ته هغه شان Importance نه ورکوؤ۔ سپیکر صاحب! مونږ سرائیونه جوړوؤ چې یره دا هسپتالونو سره سرائے جوړ کړو چې خلق راشی چې اوسیږی، زما خو دا خواست دے چې پکار ده چې په هر یو ډسټرکټ کښې مونږ دا هسپتال دومره اپ ګریډ کړو چې هلته خلق هم هغه ډسټرکټ کښې پاتے شی، ایل آر ایچ ته دومره خلق هډو رانشی او چې دا کوم پیسے مونږ په سرائیو باندې لګوؤ، دا پیسے هلته مونږ په اپ ګریډیشن باندې اولګوؤ۔ سپیکر صاحب! ډاکټران صاحبان نن سبا پورا دکانداران جوړ شوی دی۔ هر یو ډاکټر ځان له ایکسرے مشینونه لګولې دی، لیبارټری ئے ځان له ساتلې ده۔ مریض لاړ شی، هغه وخت نسخه اولیکلے شی چې دا ټیسټ، فلانکے ټیسټ، فلانکے ټیسټ، فلانکے ټیسټ نو غریب سړے، تاسو او ستاسو خدائے، یو درے زره یا څلور زره روپئ به میاشت تنخواه اخلی او غریب دے نو هغه به ډاکټر ته څنګه خپل ماشوم بوځی، هغه به خپل بچو له روټئ څنګه پیدا کوی، هغه به خپل د ګیس بل به څنګه ورکوی؟ سپیکر صاحب! زما خو دا خواهش دے چې دا هر یو یونین کونسل پورے پکار دے چې یونین کونسل نه وی نو داسې یو هر یو ایم پی اے حلقه کښې یو ښه غونتے ډسپنسری دومره هائی لیول پکار ده چې خلقو ته په ځائے کښې خپل علاج ملاؤ شی۔ ما وئیل مونږه همیشه دا وایو چې مونږه "*لوگوں کو انصاف ان کے گھر پہ اور لوگوں کا علاج معالجہ ان کی دہلیز پر پہنچائیں گے*" نو اوسه پورے د دې د پاره منسټر صاحب څه

کړے دی، مونږ ته د دا اوښائی۔ سپیکر صاحب! هیپاٹائٹس ډیر زیات نن سبا دلته د اوبو په وجه چې هغه پائپونه چې دی، هغه نالو کښې پراته دی، د هغې په وجه باندې خلقو ته اوبه صحیح نه ملاویږی۔ زهٔ تاسو ته د خپلے حلقے خبره اوکړم۔ ما تقریباً ورستو ځل لس لکهه روپۍ خپل دے پائپونه له ساتلې وو خو هغه په لس لکهو روپو هیڅ هم څه اونه شو۔ اوس هم پائپونه چې کوم دی، هغه گندا اوبو کښې دی او خلق هیپاٹائٹس نه بیماریږی۔ د هیپاٹائٹس ډیر زیات گران علاج دے۔ خلق راځی او هغوی د پاره هغه شانتے بندوبست نیشته۔ چرته زکواة فنډ کښې پیسے راشی، چرته د یو خوا نه، بل خوا نه خو هغه شانتے په هغې باندې د هغوی Care کیدے نه شی۔ سپیکر صاحب! زما به دا خواست وی دے خپل منسٹر صاحب ته چې کوشش د دا اوکړی چې دا ډسپنسرئ د زیاتے کړی چې خلقو ته خپل علاقو کښې معمولی تکلیف د پاره هم هلته Settle کړی او هر یو هسپتال د اپ گریډ شی چې سرائے جوړے نه شی او د سرائیو په ځائے پیسے هلته د اولگی او بیا لږ خپل ایډمنسټریشن د سخت کړی چې ډاکټران صاحبان لږ شان مهربانی اوکړی دے غریبانانو سره۔ بالکل د کانداری ده جی۔ چې کوم وخت F.Sc کښې وی او ایم بی بی ایس کوی نو وائی چې "*میں قوم کی خدمت کروں گا*" او د قوم خدمت دا دے چې د هر یو ډاکټر تاسو Assets اوگورئ نو ایم بی بی ایس نه دوه کاله پس هغه ارب پتی جوړ شوے وی۔ نو سپیکر صاحب، د هیلتھ ډیپارټمنټ دا کار دے چې دوئ د Look after اوکړی او پکار دا دی چې مونږ خلقو ته هغه Facilities ورکړو چې کوم مونږ خلقو سره وعده کړې ده۔ په دې خبرو سره زهٔ خپل کټ موشن واپس اخلم او منسټر صاحب ته وایم چې مهربانی د اوکړی چې په دې د غور اوکړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *آنریبل منسٹر فار ہیلتھ۔*

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر صحت)</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ *شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں ان تمام معزز ممبران صاحبان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی کٹ موشنز* Withdrawn *کر لیں اور جنہوں نے* Withdraw *نہیں کیں، انہوں نے بھی بڑے* Positively *اور* Constructively *اس پر* Discussion *کی۔ میں نے ان کے سارے جو پوائنٹس تھے، وہ نوٹ کر*

دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کا وقت بچانے کے لئے میں ہر ایک پہ تفصیلاً تو گفتگو نہیں کروں گا اور یہ ممکن بھی نہیں رہے گا البتہ میں کہنا چاہوں گا کہ ہیلتھ بھی ایجوکیشن کی طرح سب سے بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور ایم ایم اے حکومت کی جو Priority ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ ایجوکیشن اور ہیلتھ ہیں، تو ہماری حکومت نے ہیلتھ اور ایجوکیشن کے اندر جو اقدامات کئے ہیں، ان کا مختصر اً ذکر کروں اور پھر جو محترم ممبران صاحبان نے تجاویز دی ہیں، وہ تجاویز میں نے نوٹ کر لی ہیں لیکن جو Clarification انہوں نے مانگی ہے، اس کے حوالے سے میں وضاحت کر سکوں۔ سر! ہماری حکومت کے دوران، میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور ایوان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی ہر لمحے ہمارے ساتھ تعاون کیا، بڑے Constructively اپنے Inputs دیئے، اپنی تجاویز دیں اور میں کوشش کروں گا کہ آپ سے ساتھ وہ اقدامات Share کر سکوں جو اس سال ہم نے رکھے ہیں یا گزشتہ چار سالوں کے دوران۔ سر! ہم نے سب سے پہلے تو Developmental budget جو ہے ہیلتھ کا، اس میں بہت زیادہ ریکارڈ اضافہ کر دیا اور اس میں ہم نے جس طرح ممبران صاحبان کی تجویز آرہی ہیں کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو، خصوصاً ڈاکٹر سلیم صاحب، مشتاق غنی صاحب اور شہزادہ گستاسپ صاحب نے Raise کیا کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو Strengthen کیا جائے، تو ہم نے ہر ضلع کے اندر ایک اعلیٰ معیار کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل کی تعمیر کی۔ اپنے پہلے سال فیصلہ کیا تھا اور اس میں ہم نے الحمد للہ کافی حد تک کوئی Seventy, eighty percent ہم نے Progress کی ہے اور میں ان ضلعوں کے نام بھی لے سکتا ہوں جہاں ہاسپٹلز ہم Operational کر رہے ہیں، ان کے لئے ہم پوسٹیں Sanction کر رہے ہیں۔ Developmental budget ہم نے سر، تین سو ملین روپے سے، یہ ریکارڈ پہ ہے، کتابیں اٹھا کر دیکھا جا سکتا ہے کہ تین سو ملین روپے سے ہم نے اٹھا کر تین ہزار ملین تک پہنچا دیا (تالیاں) اور سر، یہی اضافہ ہم نے ریگولر بجٹ میں بھی کیا ہے، اس کا بھی Comparative statement ہم بنا رہے ہیں کہ 2002 سے لیکر 2007ء تک ہم نے جو اضافہ کیا ہے۔ سر! میں ان دو سالوں کی آپ کے ساتھ شیئر کروں گا۔ ان دو سالوں کے دوران اس سال کے جو یہ جو Closing year ہے، ابھی ابھی کوئی ایک مہینہ پہلے ہم نے 900 نرسز کی پوسٹیں Sanction کی ہیں، 700 فیمیل ٹیکنیشنز کی پوسٹیں Sanction کی ہیں اور

اس سال کوئی 1900 تک پوسٹیں ہم نے Sanction کی ہیں اور اگر پچھلے سال کا جائزہ لیا جائے، ان دونوں سالوں کو ملا دیا جائے (تالیاں) ان دونوں سالوں کو ملا دیا جائے تو ہیلتھ کے اندر جو پوسٹیں Sanction اور Create کی گئی ہیں، ان کی تعداد رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال کے کوئی چار ہزار تک پہنچتی ہے اور سر، یہ بہت بڑا اضافہ ہے۔ یہ ہیلتھ کی ہسٹری میں بہت بڑا اضافہ ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ نرسز اور ڈاکٹرز کے درمیان جو Imbalance تھا، Developed دنیا کے اندر تین نرسز اور ایک ڈاکٹر ہوا کرتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں تین ڈاکٹرز اور ایک نرس ہیں، ہم نے نرسز کی تعداد میں اتنا اضافہ کر دیا کہ اسوقت ہم اشتہار دے رہے ہیں اور صوبہ سرحد کے اندر بے روزگار کوئی بھی نرس نہیں رہے گی بلکہ تین سو پوسٹیں ایسی ہمارے پاس رہتی ہیں کہ جن پر بھرتی کے لئے ہمارے پاس لوگ Available نہیں ہیں، اتنا ہم نے اضافہ کر دیا ہے۔ سر! ہم نے Endowment fund establish کیا، اس کے لئے ایکٹ بھی یہاں سے پاس ہو گیا۔ اس میں ہر سال ہم سو ملین روپے دیتے ہیں اور اس کی انوسٹمنٹ ہم نے شروع کی ہے۔ رواں مالی سال میں ہمارے ساتھ دو کروڑ، پچاس لاکھ روپے کی انکم آئی تھی، اس سے ہم نے ہیپاٹائٹس کا علاج کیا، ایک کروڑ روپے ایک مرتبہ دیئے، اس سے چھ سو مریضوں کا علاج ہو گیا، پھر دوسری مرتبہ پچاس لاکھ روپے اب ریلیز کئے ہیں۔ Treatable cancer کے لئے پچاس لاکھ روپے ہم نے مختص کئے ہیں۔ Renal diseases کے لئے ہم نے پیسے مختص کئے ہیں اور اس طرح یہ فنڈ اب Grow کر رہا ہے۔ اس کی سالانہ انکم اب بڑھتی جا رہی ہے اور ایک Sustainable project ہے جو کہ اس ایوان نے منظور کیا تھا۔ سر! ایمرجنسی کے لئے ہماری حکومت نے پیسے مختص کئے۔ میں اس میں ڈاکٹر صاحب کی اس بات کی وضاحت کروں گا Streptokinase ایک سال ہم نے سارے ہاسپٹلز کو دیئے تھے۔ پھر اس کے بعد جب ایمرجنسی کی دوائیوں کے لئے سپیشل فنڈ مختص کئے، اس کے تحت Streptokinase پھر Covered ہیں۔ صوابی ہاسپٹل کو اگر کسی وجہ سے ایمرجنسی میڈیسن نہیں ملے ہوں یا انہیں پیسے ملے ہوں، پچھلے سال اس میں کچھ کنفیوژن پیدا ہوئی تھی، اس سال ہم نے وہ دور کر دی ہے۔ تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کو ہم، اب پچھلے سال کچھ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی جو Language، جو الفاظ استعمال کئے گئے تھے بجٹ بک کے اندر، اس کی

وجہ سے ڈسٹرکٹس کے اندر کچھ کنفیوژن تھی، وہ اس سال ہم نے دور کر دی ہے اور ہر ضلع کو ہم ایمرجنسی کی مد میں فنڈز دے رہے ہیں پھر وہ اس ہیڈ کے تحت Covered ہے۔ اس سے پہلے ہم نے Streptokinase ان تمام ہاسپٹلز کو دیئے تھے جن میں کارڈیالوجسٹ تھا اور سی سی یو تھی جن ہاسپٹلز کے اندر، ان کو ہم نے Streptokinase دیئے تھے اور امید ہے کہ ایمرجنسی فنڈز کے تحت اب Covered ہوں گے۔ فاطمید فاؤنڈیشن کا انہوں نے ذکر کیا ہے، اس کو ہم Permanent دو ملین گرانٹ دے رہے ہیں۔ اضافے کا تو محترم وزیر اعلیٰ سے Approval لینا پڑے گا، فنانس ڈیپارٹمنٹ میں کیس جائے گا۔ ہم ان کی Statistics اور Figures بلا کے اس پر سوچیں گے۔ آپ نے نکتہ اٹھایا ہے کہ سرکاری/حکومتی سیکٹر کے اندر کوئی Facility نہیں ہے تو میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ تین کروڑ روپے کا ہم نے Awareness کا ایک پراجیکٹ تھیلسیمیا کے لئے پچھلے دو سال سے منظور کیا ہوا ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے۔ آپ نے Thalassemia Minor کے درمیان شادی کی بات ہے تو اس میں Awareness کی ضرورت ہے اور لیجسلیشن کی ضرورت ہے۔ آپ یہ Mandatory نہیں کر سکتے ہیں جب تک اس حوالے سے لیجسلیشن اسمبلی سے نہ ہو۔ اس سال ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ صوبے کے اندر تھیلسیمیا کی ہاسپٹلز کے اندر، پبلک سیکٹر کے ہاسپٹلز کے اندر کوئی Facility نہیں ہے، اسلئے جو ہمارے سابقہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرہاسپٹلز ہیں، ان میں تھیلسیمیا کے سنٹرز Establish کرنے کا ہم نے فیصلہ کیا ہے اور ہم نے اے ڈی پی میں وہ سکیم Reflect کر دی ہے۔ انشاءاللہ اس پہ ایبٹ آباد، بنوں، ڈی آئی خان، سیدو گروپ آف ٹیچنگ ہاسپٹلز اور پشاور کے اندر جو ہمارا لیڈی ریڈنگ ہاسپٹل ہے، اس کے علاوہ دوسرے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹلز کے اندر انشاءاللہ وہ سنٹرز ہم Establish کریں گے۔ سر! اس سے پہلے حکومتی سیکٹر میں بالکل اس سلسلے میں کوئی کام نہیں ہوا تھا۔ سر! یہ پیرامیڈیکس کے سروس سٹرکچر کا انہوں نے ذکر کیا ہے، پیرامیڈیکس کے سروس سٹرکچر پہ الحمدللہ عمل شروع ہو چکا ہے، کچھ پیچیدگیاں ضرور ہوتی ہیں کہ جب آپ اتنا بڑا اقدام کرتے ہیں، اتنی بڑی آپ ریفارم لاتے ہیں کہ گریڈ 6 کے بندوں کو آپ گریڈ 20 تک Opportunities فراہم کرتے ہیں تو اس کے نتیجے میں Procedural difficulties ضرور آئیں گی اور اس کے لئے میں نے خود میٹنگ بھی بلائی ہے، اس پہ کوئی چار پانچ روز کے اندر اندر وہ جو

Difficulties ہیں، میں ان پر میں میٹنگ بھی کر رہا ہوں انشاءاللہ اور ہم کوشش کریں گے کہ یہ سروس سٹرکچر Implement ہو۔ کنٹریکٹ ڈاکٹرز، یہ جو سینیئر رجسٹرارز تھے، اس حوالے سے اور اسسٹنٹ پروفیسرز جن کو مینجمنٹ کونسل نے بھرتی کیا تھا، اس پہ یہاں سے ایک قانون پاس کیا گیا ہے، اگر اس کو کسی ہاسپٹل کے اندر Implement نہیں کیا گیا ہے تو میں، اور محترمہ نسرین خٹک صاحبہ نے مجھے بتادیا کہ انہوں نے انفارمیشن لی ہے خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل سے اور وہ عنقریب اس کو Implement کر رہے ہیں، اپنے لیول پر ان کو Regularize کر رہے ہیں۔ شہزادہ گستاسپ صاحب کے Generally جو Proposals تھے، ان میں Surprise visit کا انہوں نے ذکر کیا تھا، صفائی پہ انہوں نے توجہ دی تھی، فنڈز کے صحیح استعمال کو یقینی بنانا، یہ ان کی تجاویز تھیں جو میں نے نوٹ کر لی ہیں۔ ایوب ٹیچنگ ہاسپٹل کے حوالے سے Specially مشتاق احمد غنی صاحب نے اس کے ایشوز پہ بات کی تھی کہ اس کے اندر جو پرابلم ہے Generally، صفائی کا انہوں نے بھی ذکر کیا تھا، ڈی ایچ کیو ایبٹ آباد کی چار سو بیڈز کی Operational کرنے کی کیبینٹ کے Decision کے حوالے سے، وہ بھی میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اس پر بھی ہم آگے چل کر آپ کے ساتھ بیٹھ کر مشاورت کریں گے اور اس میں کیبینٹ کے Decision کو Implement کریں گے انشاءاللہ۔ جمشید خان نے طوطالئی اور نواگئی ہاسپٹلز میں پیرامیڈیکس کی کمی کا ذکر کیا، اگر پیرا میڈیکس کی Sanctioned پوسٹیں موجود ہیں اور ان کو Fill نہیں کیا گیا ہے تو میں اسی فلور سے اے ڈی او ہیلتھ کو Instructions issue کرتا ہوں جو ہیلتھ کا نمائندہ ہے، وہ ان کو پاس آن کرے کہ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے، اس کے لئے وہ Recruitment کریں اور ڈاکٹروں کی جہاں جہاں کمی ہے، ڈاکٹروں کی کمی کی نشاندہی کی گئی تو ابھی سات سو سے اوپر پوسٹوں کی Recommendation پبلک سروس کمیشن سے آگئی ہے۔ میں Again اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Instructions pass on کرتا ہوں کہ جن ممبران صاحبان نے جہاں جہاں بشمول چارسدہ، ارشد خان صاحب نے چارسدہ ہاسپٹل کے اندر سرجن کے علاوہ دوسری پوسٹوں کی کمی کا ذکر کیا تھا، وہ نوٹ کر لیں اور ان ممبران سے Contact کر لیں اور جہاں جہاں پوسٹنگ کی کمی ہے، وہ ان نئے Recommended ڈاکٹروں سے وہاں ان کو تعینات کریں۔ غزالہ حبیب صاحبہ نے اپنے حلقے کا ذکر کیا ہے، سول ڈسپنسریز، نیشنل پیپلز ورکس پروگرام کے تحت بنی تھیں، اس کے

بارے میں پراونشل گورنمنٹ Over all اگر کوئی پالیسی نہیں بناتی ہے تو ایک حلقے کے اندر اس کے لئے ممکن نہیں رہے گا کیونکہ کچھ ایسی ہیں کہ وہ Complete نہیں ہیں، کچھ کی Handing and Taking over نہیں ہوئی، جن کی Proper ، ہمارا فیصلہ یہ ہے، حکومت کا فیصلہ یہ ہے کہ جو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Consultation سے بنائے گئی ہیں اور جو ورکس اینڈ سروسز نے Complete declare کی ہیں اور جو Properly hand over ہوئی ہیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو، ان کے لئے ہم Bound ہیں کہ پوسٹیں فراہم کریں، Otherwise جو ہم خود بھی بناتے ہیں اور اس میں یہ Formalities complete نہ ہوں تو میڈم، یہ مجھے بتا دیں، جہاں جہاں ان کے حلقے کے اندر یہ Process complete ہوا ہو تو اس کے لئے ہم ان کو Instructions pass کریں گے اے ڈی او ہیلتھ کو کہ وہ SNE بھیج دیں، ہم ان کو پوسٹیں دیں گے۔ میں نے تو آپ سے ذکر کیا کہ ہم نے تو اتنی پوسٹیں دی ہیں کہ حکومت۔۔۔۔۔

<u>الحاجیہ غزالہ حبیب</u>: ادھر جی 38 جو ہیں، ابھی اس کے بعد اے ڈی او نے آپ کو لکھا ہے کہ یہ Feasible ہے۔ 49 میں سے 38 کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کو سٹاف دیا جائے۔

<u>وزیر صحت</u>: ٹھیک ہے اس کو ہم Examine کریں گے اور اسی کے مطابق انشاء اللہ ہم پھر پوسٹیں دیں گے۔

<u>محترمہ آفتاب شبیر</u>: جناب سپیکر! مانسہرہ کا بھی جو میں نے ذکر کیا تھا اس پر بھی۔۔۔۔۔

<u>وزیر صحت</u>: ڈی ایچ کیو ہاسپٹل مانسہرہ کا بجٹ سپیچ میں آپ نے ذکر کیا تھا کہ اس پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔ ڈی ایچ کیو ہاسپٹل مانسہرہ جو Earthquake میں متاثر ہوا تھا اور اس کے حوالے سے Pledges آئے تھے، لوگوں نے وعدے کئے تھے، ڈونرز نے، بیرون ممالک نے Pledges کئے تھے، سعودی گورنمنٹ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کو وہ Reconstruct کریں گے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ وہ نہ اپنے Pledge سے Back out کر رہے ہیں اور نہ کوئی Concrete ابھی تک ان کی Proposal آئی ہے۔ جی، آپ!

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان</u>: سر، اجازت ہو تو، اس میں وہ Pledges stand کرتے ہیں۔ میں آ رہا تھا تو مجھے پتہ چلا تھا کہ ERRA والے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پراونشل گورنمنٹ دو سو کنال رقبہ دے تو ہم ایک بڑا

Well equipped ہسپتال بنا کر دیں گے تو یہ چیف منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ یہ اس کے لئے دو سو کنال رقبہ Sanction کریں تو۔۔۔۔۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے ان کی جو Formally، لیکن ابھی تک Situation یہ ہے کہ اس پہ On groundاسلئے کام شروع نہیں ہو سکا تو یہ تو ہم ان کے ساتھ Coordinate کریں گے۔ اگر ان کو دو سو کنال زمین چاہیئے اور ڈیپارٹمنٹ اس چیز کو Examine کرے گی۔ انشاءاللہ اس پر ہم غور کریں گے لیکن میں نے یہ Situation یہ بتادی کہ ابھی تک کوئی Concrete stepsاس حوالے سے نہیں اٹھائے گئے ہیں اور ہماری یہ Limitations ہیں کہ جو چیزیں اس کے Through ہوتی ہیں، اس میں ہم ذرا اپنے اقدامات، ہماری Limitations ہوتی ہیں۔ بشیر احمد بلور صاحب نے ہر جگہ سیریز بنانے کی اور اس میں اضافے کی تجویز دی ہے۔ ایچ سی وی کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ پانی کی وجہ سے ہے لیکن میں یہ بتانا چاہوں گا کہ جو بی اور سی ہیں اور خطرناک ہیپاٹائٹس کی اقسام ہیں، وہ پانی سے نہیں پھیلتی، وہBlood contact سے پھیلتی ہے اور اس کے دوسرے ذرائع ہیں۔ پانی سے اے اور ای پھیلتی ہیں جو کہ خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں، وہ اتنے Dangerous نہیں ہیں البتہ ہیپاٹائٹس سی اور بی کے علاج کے لئے ہم نے الحمد للہ بڑے پیمانے پہ فنڈز مختص کئے ہیں، Endowment fund سے بھی کر رہے ہیں، زکوۃ سے بھی کر رہے ہیں اور پرائم منسٹر ز کا جو Hepatitis prevention کا پروگرام ہے، ہم نے Calculation کی ہے کہ اس کے تحت کوئی چار ہزار سے زیادہ لوگوں کا ہم نے ابھی تک علاج کیا ہے اور اس کے تحت ہم لوگوں کو Cover کر رہے ہیں لیکن بہر حال ان سب کی تجاویز، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، آپ کی تجویز، میں آپ کی وساطت سے ان کی توجہ چاہوں گا کہ انکی تجویز، میں معذرت کرتا ہوں کہ میں نوٹ نہ کر سکا۔

جناب بشیر احمد بلور: ڈاکٹروں کے بارے میں میں نے عرض کیا تھا کہ وہ جو نسخے بناتے ہیں تو ان پر بھی کنٹرول کیا جائے۔

وزیر صحت: اچھا وہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ڈاکٹروں کے بارے میں میں نے عرض کیا تھا کہ وہ جو لکھتے ہیں، لیبارٹریز اور ان کے ایکسریز اور ایک ایک مریض پر دس ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی جو ہے، اس کو Activate کیا جائے۔

وزیر صحت: جی، جی، اصل میں سر، میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا لیکن اس میں بھی ہم نے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ دیکھیں، میں آپ کو یہ بتاؤں کہ آپ کے ہاں اس ملک کے اندر جو Health care regulations ہیں، اس صوبے کے اندر اس میں بہت زیادہ کمی ہے یعنی پرائیویٹ سیکٹر کے لئے آپ کے ہاں سٹینڈرڈز ہی Available نہیں تھے جو ہم نے وضع کئے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر کی لیبارٹریز کے لئے، پرائیویٹ سیکٹر کے ہاسپٹلز کے لئے، ان کی رجسٹریشن کے لئے، ان کی لائسنسنگ کے لئے پورا کوئی پروسیجر نہیں تھا، وہ پروسیجر ہماری حکومت نے ہیلتھ ریگولرٹی اتھارٹی کو Establish کر کے وضع کیا ہے۔ ہیلتھ ریگولرٹی اتھارٹی اب Activate ہو گئی ہے۔ بعض جگہوں پہ انہوں نے Raid بھی کئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مزید Activate ہونی چاہیئے۔

وزیر صحت: مزید انشاء اللہ اس کو Activate کریں گے اور اس کو مزید انشاء اللہ فعال بنائیں گے۔ اسرار اللہ خان اور مرید کاظم صاحب کا جو کے ٹی ایچ کے اندر اور ڈاکٹروں کی ریگولرائزیشن کا ایشو تھا، اس پر Already میں گفتگو کر چکا ہوں۔ جناب سپیکر! میں تمام ممبران صاحبان کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑے Constructively contribute کیا، انہوں نے ڈسکشن کی اور میں بھی اسی سپرٹ سے انشاء اللہ، اگر کوئی چیز میری گفتگو کے دوران رہتی ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں کہ ان کے ساتھ Personally بیٹھ کر ان سارے ایشوز کو Sort out کروں۔ میں اب ان سے گزارش کروں گا کہ جن جن ممبران صاحبان نے اپنی کٹ موشنز Withdraw نہیں کی ہیں، وہ اپنی کٹ موشنز Withdraw کریں تاکہ اس کو Approval کے لئے Put کیا جاسکے۔ Thank you very much.

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! منسٹر صاحب نے اپنے محکمے پر بہت گہری نظر رکھی ہوئی ہے But I still stand by what I have said کہ تب تک Improvement نہیں آئے گی جب تک آپ مریض سے نہیں پوچھتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں یا نہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani Sahib!

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Syed Murid Kazim Shah Sahib!

سید مرید کاظم شاہ: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Israr Ullah Khan Gandapur Sahib!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! Withdraw کرتا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کہا کہ Under consideration ہے۔ میں نے Already اس پر کام شروع کیا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اچھا۔

جناب سپیکر: جی غزالہ حبیب صاحبہ۔

الحاجیہ غزالہ حبیب: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے میں سٹاف کے حوالے سے بھی بات کی تھی، یہ ایک دور دراز علاقہ ہے اور پچھلی بار بھی انہوں نے، ڈاکٹرز کے لئے یہ کہتے تو ہیں کہ مراعات رکھی ہیں لیکن وہاں کوئی بھی جانے کو تیار نہیں ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ وہاں بھی آج تک جو این جی اوز کام کر رہی ہیں، وہ اتنے Attractive packages ڈاکٹرز کو دے رہے ہیں کہ وہ Prefer کرتے ہیں کہ ان کو Join کریں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سی ایم صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرائی تھی۔ اس پر آپ مزید کیا کہتی ہیں؟

الحاجیہ غزالہ حبیب: سر! سر! میں گزارش کرتی ہوں کہ میرے حلقے میں ایک بھی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے اور پورے حلقے میں صرف ایک ڈاکٹر ہے تو سٹاف دیا جائے۔ میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore the question before the House is that Demand No. 13 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted.

وزیر صحت: سر! میں آپ کی وساطت سے ان تمام معزز ممبران صاحبان کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے کٹ موشنز Withdraw کی ہیں۔ .Thank you

جناب سپیکر: ایک بات Serious رہ گئی ہے وہ نرسز کی جو کہ تین تین سال سے Already hospitals میں ہیں۔ یہ ڈی آئی خان کا بھی مسئلہ ہے اور آپ کے ضلع کا بھی مسئلہ ہے، بونیر کا بھی مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وزیر صحت: سپیکر صاحب! آپ کے چیمبر میں طے ہوا تھا کہ آج میٹنگ ہوگی۔

جناب سپیکر: وہ آج تو آپ کے سیکرٹری نہیں ہیں۔

جناب لطف الرحمن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی لطف الرحمن صاحب!

(تالیاں)

جناب لطف الرحمن: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے پوسٹوں کے حوالے سے اور نرسز کے حوالے سے بات کی ہے کہ بہت ساری پوسٹیں میں دلا رہا ہوں پورے صوبے کو لیکن 1993ء میں جو انٹرویوز ہوئے تھے اور اس پر باقاعدہ سیلیکٹ ہو کر لوگ آئے تھے، اس میں ہمارے ڈی آئی خان کے کوئی 97 پوسٹیں ہیں، ان میں 50 نرسز ہیں اور 47 ٹیکنیشنز ہیں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 2003ء میں ہے۔ 1993 میں نہیں، 2003ء میں ہے۔

جناب لطف الرحمن: 2003ء میں باقاعدہ اس کا انٹرویو ہوا، سیلیکٹ ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 2004 میں۔

جناب لطف الرحمن: اور 2004ء میں میرے خیال میں بونیر کی بھی اسی طرح ہیں تو باقاعدہ Regularize ہوئیں وہ پوسٹیں لیکن اس دفعہ بجٹ میں وہ Reflect نہیں ہوئیں۔ ہونا یہ چاہیئے کہ وہ بجٹ میں شامل ہو جائیں، تو میری یہ ریکوئسٹ ہے کہ بجٹ میں شامل ہو جائیں۔

وزیر صحت: سر! یہ سارا مسئلہ وہ جو اے ڈی پی سکیم کے اندر نرسز اور ٹیکنیشنز بھرتی ہوئے تھے، ان کا ہے اور اس میں جس طرح آپ کے ساتھ مشورہ ہوا تھا، آج سیکرٹری کی سپریم کورٹ میں پیشی تھی، اسلئے وہ نہ آ سکے۔ انشاءاللہ کل ہم آپ کے چیمبر میں دو بجے کے وقت اگر آپ نے مناسب سمجھا تو بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر صحت: اور ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز کو بھی بلائیں گے، اس کا کوئی حل نکالیں گے۔

Mr. Speaker: Demand No. 14. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 14 on behalf of honourable Chief Minister.

جناب محمد آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر! میں وزیر اعلیٰ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک سو چودہ ملین، پانچ سو اکاون ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات وخدمات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion moved that a sum not exceeding Rs.114,551,000 only be granted to Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for year ending 30th June, 2008 in respect of Works and Services.

Cut Motions on Demand No. 14. Pir Mohammad Khan, MPA, has withdrawn. Mr. Ikramullah Shahid Sahib, MPA, has also withdrawn. Syed Mohammad Ali Shah Bacha, MPA, not present, it lapses. Mr. Alamzeb Khan Umerzai, MPA. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

Shahzada Muhammad Gustasip Khan : I withdraw, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Wajih-uz-Zaman Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker : The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14. Absent, it lapses. Mr. Attiqur Rehman, MPA. Absent, it lapses. Mr. Saeed Gul, MPA. Absent, it lapses. Mst: Nighat

Yasmin Orakzai, MPA. Absent, it lapses. Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زۀ د 120 روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and twenty only. Mr. Mohammad Arshad Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

جناب محمد ارشد خان: زۀ د سلو روپو کټ موشن پیش کومه۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Mushtaq Ahmed Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

Mr. Mushtaq Ahmed Ghani: I beg to move a cut motion of rupees one hundred.

Mr. Speaker: The motion before the House is that a total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent, it lapses. Haji Qalandar Khan Lodhi, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

جناب قلندر خان لودھی: میں پچاس روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا! میں نے تو سوچا کہ آپ Withdraw کر رہے ہیں۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Syed Murid Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

سید مرید کاظم شاہ: پچاس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty only. Mr. Jamshed Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

Mr. Jamshed Khan: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 14.

Dr. Simin Mehmood Jan: Sir, I beg to move a cut motion for rupees twenty only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 14.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:۔ سر! میں دس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Mr. Amanat Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No.14.

Mr. Amanat Shah: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Wajih –uz- Zaman Sahib, please.

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی اسی محکمے کے حوالے سے بات ہوئی تھی۔ ہمارے ہزارہ میں جتنی بھی آپ کی تعمیرات و شاہرات ہیں، ان پہ جو کام ہوئے ہیں، میں نے بجٹ میں بھی ذکر کیا کہ سوائے ایک دو حلقوں کے اور کہیں پہ ہمیں کوئی کام نظر نہیں آتا۔ میرے اپنے حلقے میں چار سال پہلے جو آپ کے وزیر اعلیٰ موصوف نے وہاں اعلان کیا تھا، اس پر کام نہیں ہوا۔ دو سال گزر گئے، کوئی مرمت نہیں ہوئی۔ اس کے بعد پھر زلزلہ آیا، اس کے بعد ERRA بنی اور ERRA کا کام شروع ہونے لگا تو اس میں یہ PERRA نازل ہو گئی اور جب سے PERRA نازل ہوئی جناب سپیکر، سوائے میٹنگز، وہ کہتے ہیں Do nothing look busy ادھر بھاگ، ادھر بھاگ، میٹنگز ہو رہی ہیں، ڈھائی سال زلزلے کو ہو گئے ہیں ابھی تک ہماری وہاں سڑکوں کی حالت نہ بہتر ہوئی ہے، نہ ان پہ کام شروع ہوا ہے۔ کبھی Consultants کا مسئلہ بیچ میں پڑ جاتا ہے، کبھی اس میں کوئی اور مسئلے آ جاتے ہیں۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ اس میں کیا ایسی رکاوٹ ہے جو کام اس پہ شروع نہیں ہو رہا؟ تو میری گزارش ہے جناب سپیکر، کہ جس طرح ماضی میں انہوں نے مجھے کہا تھا کہ جی ہو گا کام، مرمت ہو گی، سب کچھ ہو گا، یقین دہانی کرائی تھی، آج ایک سال پورا گزر گیا، اس پہ کوئی ایک آنے کا کام نہیں ہوا تو میں کس طرح مطمئن ہوں اس پر؟

جناب سپیکر: جی۔ مسٹر بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب! دا داسې محکمه ده، د دې درے کاله زهٔ هم وزیر پاتې شوې یمه او دیکښې داسې بد حال وو، ستاسو حکومت وائی چې یو شې په سل روپو باندې جوړوم، ټهیکیداران صاحبان وائی، یو وائی چې زهٔ په پنځوس جوړوم، بل وائی زهٔ په اتیا جوړوم، بل وائی زهٔ په شپیته جوړوم، اوس چې هغه تاسو پچاس والا هغه

ټینډر او نه منئ او هغه پچاسی والا ، اسی والا اومنئ نو هغه کورټ ته ځی او خلقو ته وائی چې ما په پچاس جوړولو نو دوئ ولې اسی روپو باندې دا منظور کړو، دا ټول حکومت کرپټ دے او چې تاسو هغه پچاس روپو والا له ورکړئ نو هغه دا سې کوی چې دوه ورځے کار اوکړی او په دریمه ورځ کار بند کړی۔ تاسو ورته وایئ چې کار اوکړه، کینسل کوم د ټهیکه، هغه لاړ شی عدالت نه Stay order واخلی او هغه کار بند وی او بیا لس کاله پس هم په هغه کار باندې لس ځله زیاتے پیسے لګی۔ سپیکر صاحب! دا داسې محکمه ده۔ ما د هغې نه پس ډیر کوشش کړے وو۔ ډیر لوئے لوئے خلقو، ډیر لوئے انجینئیرز سره زۀ کښېیناستم چې د دې حل ما ته اوښایئ۔ هم هغه وخت ما خپل وخت کښې یو یولس پوائنټه ایجنډه جوړه کړې وه چې هغې کښې ما دا وئیل چې د 30 % نه کم د هرچا ټینډر چې وی، هغه بالکل مه منئی او 30 % پورے چې وی نو د هغوی تاسو ټینډر منئی۔ بیا دیکښې جی خالی Acceptance، چې ټینډر ئے اوشی نو بیا به ځی او هغه ایکسیئن صاحب یا هر یو Concerned سړے چې وی نو هغه له به ایک پرسنټ Acceptance ورکوی نو هله به ده له کاغذونه ورکوی۔ چې هغه اوشی نو بیا دا د دوئ یو خپل هغه دے چې دا خو د دوئ Legalized commission دے 25 % نو سپیکر صاحب، رښتیا خبره ده چې دے محکمه کښې چې څومره زیات نه زیات کوشش اوکړے شی او خدائے شاهد دې چې خپل دریو کالو کښې ما خپل ډیر وس کړے وو۔ زما وخت کښې څه وخت چې ما Take over کړو نو هغه وخت تقریباً شپیته ایس ډی او ګان صاحبان، تاسو دا سوچ نه شئ کولې جی چې زۀ لږ نتهیا ګلئ ته لاړم او ما هغه Blower machine غوښتے وو واوره صفا کولو د پاره نو هلته انجینئیر راغلې وو جرمنی نه، ما خپل ایس ډی او ته اووئیل چې ته ځان په دې پوهه کړه چې سبا بیا دا مشین چلولې شې۔ هغه وئیل چې زۀ خو ټیکنوکریټ، زۀ خو میکینکل انجینئیر نه یم، زۀ خو سول انجینئیر یمه نو ما اووئیل چې سول انجینئیر یے نو ته میکینکل کښې څه کوے ؟ وئیل ئے چې دا خو د حکومت کار دے ، زمونږ خو ډیر میکینکل چې دی، هغه سول کښې دی او سول چې دی، هغه میکینکل کښې دی۔ نو ما وئیل دا یو ترکهان چې دے ، هغه د ګلکار کار څنګه کولې شی؟

انجینیئر خو ته یے ، ته خو میکینکل یے خو میکینکل کښې پیسے نیشته او سول کښې پیسے شته نو هغه میکینکل والا خلق سول ته راشی او سول والا خلق میکنیکل ته راشی۔ نو ما بیا Across the board دا آرډر کړے وو چې هر څوک چې وی چې هغه سول وی نو سول کار به کوی او چې کوم میکینکل انجینئیر وی نو هغه میکینکل ته به ځی نو سپیکر صاحب، دیکښې ډیر زیات کوشش کول غواړی او دا محکمه چیف منسټر صاحب سره ده او ما نه زیات دیکښې دوئ به هم پرې پوهیږی، پکار ده چې زیات نه زیات دیکښې څومره کرپشن زیات دے چې زما خیال دے زهٔ تاسو ته دا حلفیه وایم چې ستاسو لس کروړه روپئ چې یو پراجیکټ ته لاړے شی نو Actual پراجیکټ باندې پینځه کروړه روپئ هم نه لګی او باقی ټول په دې کمیشنونو او په دې لین دین باندې خرچ شی او دا د حکومت، دا د قام پیسے دی، پکار ده چې دیکښې زیات نه زیات ایکشن واغستې شی او دا شې د کنټرول کړے شی۔ زهٔ د دې سره خپل دا کټ موشن Withdraw کوم خو Subject to the condition چې زما د دې پیښور دا سړکونه ډیر تباه دی او زما د سړکونو هیڅ څوک تپوس نه کوی، زما دے حلقه کښې سرکلر روډ چې ټول ئے سپړولې دے، هغې باندې کار نه کیږی، نو زما دا خواست دے چې مهربانی اوکړی چې دا پیښور هم ستاسو ښار دے، ستاسو علاقه ده، د ټول صوبې خلق دلته اوسیږی، زمونږ دا ټول دلته څومره ممبران صاحبان ناست دی، میجارټی چې دیخوا ناست دی، دے حیات آباد او یونیورسټئی کښې ئے کورونه شته نو دے پیښور باندې لږ خاص نظر اوشی چې د پیښور سړکونه هم ښه شی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ارشد خان صاحب!

جناب محمد ارشد خان: زما خو صرف یو دغه دا ده چې د ورکس اینډ سروسز چې کوم په روډ باندې کلاس فور مزدوران وو، هغه چې کله ریټائر شی یا مړه شی، د هغه هغه پوسټ د سره ختم شی نو د دې د پاره دا ټول مزدوران د هغه ځائے ما له راغلی وو چې د دې په ځائے د زمونږ بچی واخلی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو تا خو په هغې باندې کټ۔۔۔۔۔۔۔

جناب محمد ارشد خان: نه جی، دا خو مخکښې دغه کړے وو خو د هغوی يو مطالبه د ه که د ے وخت کښې تا سو دغه مزدورانو سره متعلقه منسټر--------

جناب سپیکر: د هغې د پاره خو به د تنخواه ضرورت وی او تا خو پکښې د کمی دغه راوړے د ے۔

جناب محمدارشدخان: منسټر صاحب به ورله دا حل کړی، دغه بس د دې وخت---

جناب سپیکر: ښه ښه، بس صحیح شو---------

جناب محمدارشدخان: باقی زۀ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: جی، Withdrawn۔ مشتاق احمد غنی صاحب۔ د مانځه وخت د ے۔

جناب مشتاق احمد غنی: بس، جناب ایک منٹ لیتاہوں۔

جناب سپیکر: بالکل اوس دا سې نه شی چې پوائنټ آف آرډر او شی بیا خو پکښې هیڅ نه کیږی لکه۔

جناب مشتاق احمد غنی: اجازت ہے، سر؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میں یہ عرض کرونگااس محکمے کے بارے میں کہ------

جناب عبدالاکبر خان: مشتاق صاحب نہیں سمجھ پائے جو آپ نے بولا ہے۔

جناب سپیکر: وہ سمجھ گئے ہیں کہ نماز کاوقت ہو گیا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: بالکل جناب، مجھے پتہ ہے، میں مسلمان ہوں اور میں نماز کا وقت سمجھتا ہوں الحمدللہ۔ سر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ بشیر احمد بلور صاحب نے بھی فرمایا ہے کہ اس محکمے کے اوپر Strict check کی ضرورت ہے کہ جو کام ہو رہا ہے، اس کی کوالٹی کو Ensure کیا جائے اور کئی کام ہوتے ہیں اور ایک بارش کی نذر ہو جاتے ہیں اور ہم سب لگ کر بھی ابھی تک اس کے اندر سے کمیشن کا خاتمہ نہیں کر سکیں اور بہت بڑی رقم کمیشن کی نذر ٹھیکیدار اور Concerned جو وہاں لوگ ہوتے ہیں، آپس میں ان کی بندر بانٹ ہوتی ہے تو اس کے لئے ہمیں کوئی ایسا Plan بنانا چاہیئے کہ کسی طریقے سے ہم اس کو ختم کر سکیں یا پھر اس کو قانونی حیثیت دی جائے تاکہ پھر وہ ان کا کمیشن ہے اور اس کے علاوہ جتنے پیسے ہیں وہ تو

Ground پہ لگیں۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ ہمارے علاقوں میں، ایبٹ آباد اور مانسہرہ، ان ایریاز میں چونکہ ابھی Earthquake کی وجہ سے اور بھی کام ERRA کے آرہے ہیں، PERRA کے آ رہے ہیں لیکن ہمارے محکموں کے اندر اتنی Capacity نہیں ہے، سٹاف کی Shortage ہے اور اس Capacity کے نہ ہونے کی وجہ سے یا سٹاف کی Shortage کی وجہ سے سکیمیں بہت زیادہ آنا شروع ہو رہی ہیں ایرا کی اور Strict supervision نہیں ہے۔ تین، چار ایس۔ڈی۔اوز یا اوور سیئرز ہونگے اور بڑے بڑے اضلاع ہیں، پہاڑی ایریاز ہیں، وہ ادھر نکل جاتے ہیں، دوسری طرف کوئی ہوتا ہی نہیں ہے جس سے ٹھیکیداروں کو من مانی کا موقع ملتا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس محکمے کے اندر Capacity building کی جائے اور جہاں سٹاف پہلے کچھ عرصے کے لئے اپوائنٹ کر لیا جائے لیکن ہو تا کہ ان سکیموں کی Strict supervision ہو سکے ورنہ حالت یہ ہوتی ہے کہ ٹینڈر کے بعد Work order ڈیڑھ ڈیڑھ مہینے Issue نہیں ہو سکتا۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> قلندر خان لودھی صاحب!

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! پچھلے بجٹ سیشن میں میری بات ہوئی تھی، اس میں میرا یہ ایک مسئلہ ہے Ten Kilometer black top concrete کا۔ آنریبل چیف منسٹر صاحب نے 2003-2004 میں مجھے یہ کلو میٹر دیئے تھے اور اس پر اب تک یہ ساڑھے آٹھ کلو میٹر Complete ہو چکے ہیں باقی میرے جو انہوں نے Phase-wise اس کو کیا تھا لیکن اس دفعہ وہ Reflect نہیں ہو سکے اس اے ڈی پی میں لیکن اس پر S.E.S نے بھی نوٹ اپنا لکھا ہے جو میں نے پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب سے بھی ابھی وقفے میں بات کی ہے اور مجھے چیف منسٹر صاحب نے بھی یقین دہانی کرائی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تو آپ Withdraw کرتے ہیں؟

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> Reflect کر لیں گے اس میں۔ سر! میں ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں، تو یہ انہوں نے بھی کیا ہے اور اس کے ساتھ جیسے میرے باقی دوستوں نے بات کی لیکن اس سال چونکہ چیف منسٹر صاحب نے ہزارے کے Complete کاموں کا افتتاح کیا ہے، انہوں نے Quality of

work دیکھا ہے، میں Appreciate کرتا ہوں۔ ان کی چونکہ منسٹری ہے، انہوں نے اچھے Competent Chief Engineer مقرر کئے ہیں اور سیکرٹری بھی بڑا Competent ہے۔اس دفعہ Comparatively پہلے سالوں سے بہت اچھے کام ہوئے ہیں اور میں اسلئے___ لیکن یہ میری ان سےRequestہو گی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

جناب قلندر خان لودھی: پی اینڈ ڈی کے منسٹر صاحب نے ابھی مجھے کہا ہے کہ میں اس کو داخل کراؤنگا تو اسلئے میں اس کو Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، سید مرید کاظم شاہ، ایم پی اے۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ سر، سر! میں صرف ایک ہی بات، سی ایم صاحب چونکہ بیٹھے ہیں جی، انہوں نے ایک مہربانی کی ہے، شیخ الدین کو Develop کر رہے ہیں، جس کے لئے روڈ بن رہی ہے، لیکن اس کی معیاد، پتہ نہیں کیا وجہ ہے کہ اس روڈ میں کام اتنی سستی سے چل رہا ہے اور اس میں میں سی ایم صاحب سے یہ Request کرونگا کہ، اگر فنڈ کی کمی ہے تو مہربانی کریں آپ ان کو فنڈ دیں جی اور اگر فنڈ کی کمی نہیں ہے تو کم از کم جواب طلبی کی جائے کہ یہ کیوں سست کام ہو رہا ہے؟ اور کیونکہ یہ ہمارے علاقے میں ایک بہت اچھی جگہ بنے گی اور اس علاقے میں ایک اچھی سیر گاہ بنے گی، دوسری سر، ایک چھوٹی سے ریکویسٹ ہے کہ ایم اینڈ آر جو ہے، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے اور اس سے وہ Priority صحیح نہیں بنا رہے جی تو میری ایک تجویز ہے کہ از کم سی اینڈ ڈبلیو کے ڈیپارٹمنٹ کو یہ پراونشل گورنمنٹ کی طرف سے ایم اینڈ آر رکھا جائے، کیونکہ وہ سڑکیں جو پرانی بنی ہوئی ہیں، وہ دن بدن ٹوٹ رہی ہیں جی اور ان کی Priority ٹھیک نہیں ہوتی، تاکہ محکمہ خود Priority fix کرے اور صوبائی حکومت اس کو فنڈ دے تو یہ بہتر ہوگا، اس کے ساتھ میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Simin Mehmood Jan Sahiba.

محترمہ سیمیں محمود جان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب! ہمارا تعلق ورکس اینڈ سروسز سے تعمیر سرحد کے جو ورکس ہیں، اس کی وجہ سے پڑتا ہے، اے ڈی پی میں تو ہمیں کوئی سکیم ملی نہیں ہے تو یہ میں

جناب سپیکر: یہ تو بڑی زیادتی ہے۔

محترمہ سیمیں محمود جان: جی سر، بالکل آپ نے صحیح فرمایا تو میں یہ کہتی ہوں جی کہ ورکس اینڈ سروسز کے محکمے کی جو تعمیر سرحد کے حوالے سے کارکردگی ہے، وہ بالکل تسلی بخش نہیں ہے اور اب یہ مجھے جو کنفیوژن ہے، وہ یہ ہے کہ اگر سڑک انہوں نے ٹھیک نہیں تعمیر کی تو میں جیسے ڈی سی او کو شکایت کروں لیکن وہ پھر یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ورکس اینڈ سروسز آیا ڈی سی او کے Under ہے یا Under Secretary Works and Services ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے جی کہ جب یہ ہمارا تعمیر سرحد کا کام کرتے ہیں، ہم تو ایکسیئن اور ایس ڈی او کو ٹیلیفون کر کر کے تھک جاتے ہیں تو اسلئے میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا ضروری سمجھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو Withdraw کرتی ہیں، اگر یہ لوگ سیدھے ہو جائیں؟

محترمہ سیمیں محمود جان: اگر منسٹر صاحب Assurance دیدیں تو پھر میں Withdraw کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں Page 5 پہ آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقت بہت مختصر ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں دیکھیں تو سہی نا۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! یہ 'Total grants, subsidies & write off loans' اس میں سر، پچانوے لاکھ انہوں نے رکھے تھے اور اس سال کے لئے تین کروڑ، انیتس لاکھ مانگ رہے ہیں تو سر، ایک تو اس میں Increase جو ہے، چھ گنا ہے، تین گنا ہے سر، Sorry، اس میں سر، Write off loan کا جب ذکر آتا ہے تو ہمارا تو غریب صوبہ ہے تو کیا یہ Loan یہاں پر بھی Write off ہونے لگے ہیں یا یہ اگر Grants ہیں تو کس شکل میں مل رہی ہیں؟

جناب سپیکر: اچھا۔ آصف اقبال داؤدزئی صاحب!

جناب آصف اقبال داؤدزئی (وزیر اطلاعات): شکریہ، سپیکر سر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ بھی عنایت اللہ صاحب کی طرح تمام تفصیل مختصر وقت میں بتادیں کہ 1947 میں کتنے ہزار کلو میٹر روڈ تھے اور 2002 میں کتنے تھے اور 2002 سے لیکر 2005-6 تک کتنے بنے ہیں؟ ہاں۔

وزیر اطلاعات: شکریہ، سپیکر سر۔ جتنے معزز ممبران نے ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے، جس طرح بشیر بلور صاحب نے بھی ذکر فرمایا کہ خود وہ اس محکمے کے وزیر رہ چکے ہیں اور جتنے بھی Construction works ہیں، چاہے ہیلتھ میں ہوں، چاہے وہ ایجوکیشن میں ہوں یا دیگر جو ترقیاتی کام Carried over کرنا ہے زمین پہ، وہ ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ Carry out کرتا ہے۔ میں مختصراً کچھ ایوان کے سامنے رکھنا چاہونگا کہ ہماری حکومت سے پہلے اس ڈیپارٹمنٹ کی کیا Progress رہی تھی اور ہماری حکومت کے دوران کیا Progress ہے؟ پاکستان بننے کے بعد پورے صوبے میں سڑکوں کی جو لمبائی تھی، وہ 50367 کلو میٹر تھی اور صوبہ سرحد میں بمشکل 3126 کلو میٹر سڑک موجود تھی جو کہ 0.06 فی Square کلو میٹر بنتی تھی جو کہ انتہائی کم تھی۔ 1947 کے بعد 2002 تک سرحد میں ورکس اینڈ سروسز کی زیر نگرانی سڑکوں کی لمبائی 9100 کلو میٹر تھی اور تقریباً 250 کے قریب پل تھے۔ پچھلے ساڑھے چار سالوں میں ایم ایم اے نے شاہرات پر خصوصی توجہ دی اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کئی گنا اضافہ کیا ہے۔ 2002 اور 2003 میں شاہرات کا سالانہ ترقیاتی جو پروگرام تھا، وہ 649 ملین روپے کا تھا اور اب 2007-8 میں جو پروگرام ہے، وہ 3959 ملین روپے کا ہے اور ان میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو کہ محکمہ آبپاشی یا سی ڈی ایم ڈی شاہرات کے لئے وقف کرتا ہے یا رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ جو مختلف سپیشل پیکجز کے ذریعے ایم پی ایز اور ایم این ایز شاہرات کی مد میں جو کام کرتے ہیں اور جو پراونشل پروگرام اور جو دیگر بیرونی امداد ملتی ہے، اگر اس کو ہم ملائیں تو جو سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے، وہ 7000 ملین روپے تک بڑھ جاتا ہے۔ (تالیاں) ساڑھے چار سال کی قلیل مدت میں تکمیل شدہ شاہرات اور پلوں کی تفصیل جو ہے، وہ 56 ارب سے پل تعمیر ہوئے ہیں، سڑکیں جو دورویہ ہوئی ہیں، وہ 76 کلو میٹرز ہیں اور تکمیل شدہ شاہرات کی لمبائی 1800 کلو میٹر ہے۔ اس رفتار سے اگر پچھلے ادوار میں شاہرات پر کام کیا ہوتا تو اب صوبہ سرحد میں سڑکوں کی لمبائی بیس ہزار کلو میٹر سے زیادہ ہوتی اور پلوں کی

تعمیر کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ شاہرات کی تعمیر کے ساتھ ساتھ شاہرات کی مرمت بھی انتہائی ضروری ہے، اسلئے اس سال شاہرات کی مرمت کے لئے 600 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ وجیہہ الزمان صاحب، مشتاق غنی صاحب اور قلندر لودھی صاحب چونکہ ان علاقوں سے ہیں جو Earthquake affected areas ہیں، وہاں پہ وجیہہ الزمان کا جو پہلا پروگرام تھا، اکتوبر 2005 سے پہلے جو Scheme approved تھی، جب اکتوبر میں زلزلہ آیا تو پھر یہ سارا جو Focus تھا، وہ وہاں پہ Change ہوا اور اب وہاں پہ Re-construction کے لئے تقریباً 90 ارب روپے ان پانچ اضلاع میں استعمال ہو رہے ہیں، Use ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے چونکہ شروع میں ہی سارا جو Relief account تھا، وہ پراونشل گورنمنٹ کے ہاتھ میں تھا۔ ہمارے ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ نے پوری کوشش کی، وہاں پہ جو روڈ ہیں، انہیں Clear کرنے کے لئے اپنی مشینری بھیجی اور تھوڑے سے وقت میں آمدورفت کے جو Main شاہرات تھیں، وہ راستے ہم نے کھول دیئے تھے۔ اس کے بعد پھر Re-construction کا جو مرحلہ آیا اور تقریباً پانچ سال جو بتاتے ہیں، اس میں پہلا سال ابھی 30 جون کو ختم ہو رہا ہے، اس میں ایرا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ کا قائم کردہ ادارہ ہے جس کے تحت پیرا اور DRU قائم ہیں، جتنے بھی وہاں پہ Re-construction کا کام ہے، ان کی تمام سکیمیں DRUs جو ہیں، وہ Prepare کرتی ہیں اور Approval کے لئے ایرا کے پاس اسلام آباد بھیجی جاتی ہیں۔ بہرحال اس بارے میں ہم نے، پراونشل گورنمنٹ نے، سی ایم صاحب نے Complication آسان کرنے کے لئے کوشش کی ہے لیکن Problem still persists اور ابھی تک یہ مسئلہ ہے، بہرحال ابھی، تقریباً دو مہینے پہلے سی ایم صاحب نے خود ان علاقوں کا Visit کیا تھا اور وہاں پر کافی ساری جو شاہراہیں تھیں، ان کی اور جو ترقیاتی کام ہیں، ان کا خود انہوں نے افتتاح فرمایا اور وہاں پہ کام ابھی جاری ہے۔ جہاں تک وجیہہ بھائی کی اس کا تعلق ہے تو انشاءاللہ وہ بھی اس پروگرام میں شامل ہے اور جلد ہی اس پہ انشاءاللہ کام شروع کر دیں گے۔ بشیر بلور صاحب نے محکمے کی جو Process ہے، Tendering process اور Corruption کے بارے میں بات کی، اس کے لئے ہماری Cabinet کی ایک سپیشل کمیٹی ہم نے اس کے لئے Constitute کی ہوئی ہے، کانجو صاحب اس کے چیئرمین ہیں اور فضل علی صاحب، شاہ راز خان صاحب

اور امان اللہ حقانی صاحب اس کے ممبرز ہیں، جو کہ محکمے کی تمام Tendering process کو آسان بنانا اور اس میں جو Corruption factor ہے، اس کو کس طرح ہم Minimize کر سکتے ہیں، اس کے لئے کمیٹی نے اپنا کام کر دیا ہے اور اس کی سفارشات ابھی Next Cabinet meeting کو آرہی ہیں، جن کو انشاءاللہ Approval کے بعد محکمے میں لاگو کیا جائے گا۔ پشاور روڈز کے بارے میں بات ہوئی، جس طرح سے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں Maintenance and repairs کا جو فنڈ ہے جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی Disposal پہ ہوتی ہے اس کی Utilization کے لئے یا ہم اس کے لئے فنڈ مختص کرتے ہیں لیکن ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اس کو Utilize کرتی ہے اور مجبوراً سی ایم صاحب کو پھر خود پشاور کی سڑکوں کے لئے نکلنا پڑا اور جو Major سڑکیں ہیں، وہاں کا Physically خود انہوں نے Visit کیا اور Visit کرنے کے بعد انہوں نے Directives issue کئے اور Funds release کئے اور اللہ کا کرم ہے کہ جن جن روڈوں کا سی ایم صاحب نے وزٹ کیا تھا، وہ تمام ابھی ماشاءاللہ بہتر حالت میں ہیں لیکن پھر بھی جو ایم اینڈ آر کا فنڈ ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کا، پراونشل گورنمنٹ یہ Directive issue کرتی ہے فنانس کی طرف سے کہ یہ پیسہ صرف اور صرف ایم اینڈ آر کی مد میں خرچ ہوگا، کسی نئی سکیم پہ خرچ نہیں ہوگا۔ اسلئے ہم نے ایم اینڈ آر کی مد میں پیسے بھی Increase کر دیئے ہیں اور ارشد خان صاحب نے کلاس فور کی بات کی، تو یہ معاملہ پچھلی Cabinet کے اندر Discuss ہوا ہے۔ اس کے بارے میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مکمل Representation کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مشتاق غنی صاحب نے سٹاف کی کمی کی بات کی تو میں یہ بتاتا چلوں کہ اس پورے کام کے لئے ایک الگ چیف انجینیئر، تین ڈائریکٹرز، پانچ ایکسیئین اور دس اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی منظوری ہو چکی ہے اور ضروری عملہ لگایا جا رہا ہے تاکہ یہ جو Pace of work ہے، اس کو ہم Speed-up کر سکیں۔ اس کے علاوہ قلندر لودھی صاحب کی جو سی ایم صاحب نے Commitment کر دی ہے، انشاءاللہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو Withdraw کر چکے ہیں لیکن اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کی جو بات ہے، اس کے لئے میں استدعا کرونگا۔

وزیر اطلاعات: جو T.S.P کی بات ہوئی ہے، انشاءاللہ اس کو میں خود Personally look into کرونگا اور کوشش کریں گے کہ اس کو ذرا سہل بنائیں۔ اسرار اللہ خان بھائی نے جو 'Total grants, subsidies and write off loans' اس کے بارے میں بات کی تو یہ کچھ Liabilities جو پچھلی گورنمنٹس کی طرف سے یہاں پہ آئی ہوئی ہیں تو ان کو Drop کرنے کے لئے یہ فنڈ محکمے کی ضرورت ہوتا ہے جو کہ ہم اس میں Include کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان: سر! Liabilities تو اور چیز ہوتی ہے، یہاں پہ Write off loan کا ذکر ہے، اس کے متعلق یہ بتادیں سر، کہ یہ Loan کیسے Write off ہوگئے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: ریکویسٹ دے ورور ته چې واپس واخلی، ما خو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واخلئ بہ۔

جناب اسرار اللہ خان: (قہقہہ) سر! میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Ji, Mushtaq Ahmad Ghani Sahib! Withdrawn?
Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Withdrawn.

جناب سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب؟

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! آنریبل منسٹر نے کافی وضاحت سے بات کی لیکن میں گزارش یہ کرنا چاہونگا کہ انہوں نے کہا کہ جو روڈ جسکا میں نے ذکر کیا ہے، کا پہلے پرپوزل بنا تھا لیکن بعد میں وہ ختم ہوگیا۔ ہمیں تو دو سال کے اندر کوئی پرپوزل نظر نہیں آیا۔ زلزلہ آنے کے بعد ایرا کی بات انہوں کی کہ ایرا جو ہے، وہ Approval دیتا ہے تو گزارش یہ ہے سر، کہ ایرا میں ہم نے وفاق میں جا کر زور لگا کر اپنی روڈز وہاں سے Approve کروائیں۔ Approve کرانے کے بعد وزیر اعلیٰ موصوف نے جا کر تختیاں لگادیں۔ محنت ساری ادھر ہم کرتے ہیں، خود ہمیں دیتے کچھ نہیں ہیں اور جو ہم وہاں سے لیکر آتے ہیں، اس پہ جا کر اپنی تختی لگادیتے ہیں تو یہ کیسی بلا امتیاز خدمت ہے؟ اس کی مجھے وضاحت کرکے بتائی جائے۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر! Chief Minister is the Chief Executive of the Province، اور جتنے بھی ترقیاتی کام ہوتے ہیں، اس علاقے میں جاکر، ان کا یہ Privilege ہے کہ وہ اس کا افتتاح کر سکتے ہیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! خود فنڈ دیں، سو دفعہ تختیاں لگائیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اگر ہمیں کچھ نہیں ملتا اور ہم وفاق سے کچھ کوشش کر کے لیکر آتے ہیں، اس پہ جاکر تختی لگا کر کریڈٹ حاصل کرنا، یہ کیسا اسلام ہے، کیسا انصاف ہے اور کیسی خدمت ہے؟

وزیر اطلاعات: جو Re-construction ہے وہاں Earth-quake affected areas کی۔۔۔۔۔

جناب وجیہہ الزمان خان: وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں سر، ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: .Withdrawn میرے خیال میں تمام آنریبل ممبرز نے اپنی کٹ موشنز withdraw کر دی ہیں، ?Agreed

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 14, therefore, the question before the House is that Demand No. 14 may be granted? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

اس سے قبل کہ میں Afternoon کے لئے اجلاس کو ملتوی کروں، معزز اراکین اسمبلی سے میں نے یہ استدعا کی ہے اور انہوں نے مہربانی کی ہے، صرف ایریگیشن، ہیلتھ تو میرے خیال میں ہو گیا، ایگریکلچر، لوکل گورنمنٹ اور ورکس تو تھوڑا سا رہ گیا اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پہ وہ کچھ اپنا اظہار خیال کریں گے، باقی جتنی بھی کٹ موشنز ہیں، وہ Withdraw کریں گے لیکن ایک بات اور ہے کہ انشاءاللہ کل کا جو اجلاس ہو گا، وہ ہم نئے ہال میں کریں گے (تالیاں) لیکن وقت کی پابندی ضروری ہے کیونکہ چیف منسٹر نے خصوصی طور پر اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ یہ اجلاس خواہ مخواہ نئے ہال میں منعقد کیا جائے تو محکمے نے بھی حتی الوسعیٰ کوشش کی ہے لیکن اگر Interpretation, ISI system میں اگر تھوڑی سی

پیچیدگیاں ہوں تو میں معزز اراکین اسمبلی سے استدعا کرونگا کہ وہ اس کو در گزر فرمائیں اور اجلاس کو

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: جی!

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: ما جی زکواة باندې خپل کټ موشن واپس نه دے اغستې۔ زکواة او سوشل ویلفیئر باندې زۀ پخپله خبره کومه جی۔ دے باندې لږه خبره کوؤ جی۔ او جی زکواة باره کښې ------

ایک معزز رکن: سر! نئے ہال کا راستہ کدھر سے ہے، یہاں سے جائے گا یا وہاں سے جائے گا؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ راستہ ادھر سے بھی جاتا ہے، ادھر سے بھی جاتا ہے۔ ادھر سے لابی ہے، سٹاف انشاءاللہ آپ کو گائیڈ کرے گا اور انشاءاللہ ہم چار بجے بعد از سہ پہر ملیں گے اور اجلاس کو۔۔۔۔۔

ایک معزز رکن: چار بجے پھر ہے نا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان شاءاللہ ٹھیک چار بجے ہم ملیں گے۔ اجلاس کو چار بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(ایوان کی کارروائی بعد از دوپہر چار بجے تک کے لئے ملتوی ہوگئی)

{دوسری نشست (سہ پہر)}

اجلاس کی دوسری نشست بروز منگل مورخہ 26 جون 2007 بمطابق 10 جمادی الثانی 1428 ہجری سہ پہر چار بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہاں خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ) جو شخص محض ثواب الدنیا کا طالب ہو، اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا کیلئے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ کو اس کی خبر ہے۔ و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر:</u> ، معزز اراکین کی رخصت ، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے کی جانب سے آج اور کل کے لئے رخصت کی درخواست موصول ہوئی ہے جو میں بغرض منظوری ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں تو؟Is it the desire of the House that the leave may be granted

(The motion was carried)

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 08-2007 پر بحث ورائے شماری

<u>Mr. Speaker</u>: Leave is granted. Demand No. 15. The hon'able Minister for Information to please move Demand No. 15 on behalf of hon'able Chief Minister, NWFP. Honourable Minister for Information, please.

<u>جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات):</u> شکریہ، مسٹر سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 795 ملین، 985 ہزار، 160 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.795,985,160/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Roads, Highways, Bridges and Buildings Maintenance.

Cut motions on Demand No. 15. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Syed Muhammad Ali Shah, MPA. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA…..

<u>Shahzada Muhammad Gustasip.</u> I withdraw, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Mr. Wajih-uz-Zaman Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Saeed Gul, MPA, has withdrawn. Mrs. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA. Absent, it lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA. Absent, it lapses. Mr. Attiqur Rehman, MPA. Absent, it lapses. Mr.

Muhammad Arshad Khan, MPA. Absent, it lapses. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 15.

Syed Mureed Kazim Shah: Withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 15.

اگر Withdraw کریں تو بہتر ہوگا۔

Dr. Simin Mehmood Jan: I withdraw.

(Applause)

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA. Absent, it lapses. Mr. Jamshed Khan, MPA. Absent, it lapses. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.15, therefore, the question before the House is that Demand No. 15 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 16. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 16 on behalf of honourable Chief Minister, NWFP. The honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 49 ملین 737 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.49,737,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30^{th} June, 2008, in respect of Public Health Engineering.

Cut motions on Demand No. 16. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn his cut motion. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Engineer Mohmmad Tariq Khattak, MPA. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA. Absent, it lapses. Syed Muhammad Ali Shah, MPA. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please……….

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn?

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی۔ خود ہی کہہ دیا۔

Mr.Speaker: Withdrawn. Mr. Attiqur Rehman , MPA, to please move his cut motion on Demand No. 16. Absent, it lapses. Mr. Saeed Gul, MPA, has withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA. Absent, it lapses. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent, it lapses. Syed Mureed Kazim Shah, MPA……….
Voices: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Dr. Simin Mehmood Jan, MPA….
Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn?
Dr. Simin Mehmood Jan: Sir, withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn?

(Laughter/Applause)

Mr. Speaker: Mr. Jamshed Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA. Absent, it lapses. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 16, therefore, the question before the House is that Demand No. 16 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 17. The honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move his Demand No. 17.

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 38 ملین 547 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات و دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.38,547,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Local Government, Elections and Rural Development.

Cut motions on Demand No. 17. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn. Dr. Mohammad Salim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 17.

ڈاکٹر محمد سلیم: د پانچ لاکھ روپو کٹ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupess five lacs only. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Engineer Muhammad Tariq, MPA. Absent, it lapses. Syed Zahir Ali Shah, MPA. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 17.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں نوسوروپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتاہوں۔

جناب سپیکر: کیوں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! آپ نے پہلی دفعہ خود ہی میری Withdraw کرلی تو میں بھی چپ ہو گیا۔ ابھی آپ چاہتے ہیں کہ میں لاؤں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: اصل میں یہ آپ کی میٹھی میٹھی باتیں سننا چاہتے ہیں Sugar, 'sugar quoted' quoted۔

The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees nine hundred only. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Saeed Gul, MPA, withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Attiqur Rehman, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Shaukat Habib Khan, MPA. (Absent) lapsed. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on demand No. 17.

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Sir, I beg to move a cut of rupees one hundred only.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only سردار صاحب! میرے خیال میں آپ نے ہوم ورک نہیں کیاہے،

Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Amanat

Shah, MPA. Absent, it lapses. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 17.

سید مرید کاظم شاہ: میں بارہ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twelve only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 17. Absent, it lapses. Mr. Jamshed Khan, MPA. Absent, it lapses. Dr. Salim Khan!

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه چې ما له مو د خبرو اجازت راکړو ۔ دا یو ډیره لویه او اهمه محکمه ده، لوکل گورنمنټ دا محکمه یو ډیره لویه محکمه ده خو کارکردگی ئے بالکل صفر ده۔ مونږ د څو کالو نه دا مطالبې کوؤ چې'DDAC' د بحال شی۔ دا 'DDAC' د ایم پی ایز یو عزت وو۔ تاسو اوگورئ د 1985ء نه راوخلئ تر دے وخته پورے هر دور کښې 'DDAC' چلیدلے دے۔ د دې به ممبران وو، د 'DDAC' به چیئرمین وو، هغه چیئرمین به د محکمې ټول افسران په ضلع کښې راغوښتل، دفتر ئے وو، ټیلیفون به لګیدلې وو، کارکردگی به هره میاشت کښې د چیئرمین مخکښې پیش کیده۔ دا خبره بالکل ختمه ده۔ د ممبر عزت بالکل نیشته دے۔ گوره د یونین کونسل د ناظم دفتر شته، ټیلیفون ورته شته، نوکران ورته شته، هر Facility ورته شته خو گورے ایم پی اے در په در گرځی۔ کله ډی۔سی۔او آفس ته ځی، کله د ډی۔آر۔او آفس ته ځی، کله د ایکسیئن بجلئ والا ته ځی۔ داسې څه خبره نیشته، هر دفتر کښې پخپله گرځی۔ زوړ دور کښې دا خبره نه وه خو اوس نه پوهیږو چې دا 'DDAC' دوئ ولې نه بحال کوئ؟ یا چې 'DDAC' نه بحال کیدو نو په بل Form کښې ئے یو دفتر مونږ له اغستې شو۔ که تاسو اوگورئ غټ غټ سکیمونه دی د کروړونو، اربونو روپو، زۀ د صوابئ ضلع کوم، این یو ډی پی سکیم روان دے، په صوابئ کښې په کروړونو خرچ کیږی لیکن که حالت ئے تاسو اولیدو نو حالت ئے د وینا نه دے۔ د C.I.P هم خبره کومه چې دیکښې باقاعده ایم پی اے پانچ پرسنټ شیئر ورکوی، پیسے پکښې ورکوئ د دې خپل فنډ نه او ایم پی اے د دې ممبر دے خو د تحصیل ناظم او د تحصیل نائب ناظم او ټی۔ایم۔او چې دی، All in all دی، هغوی نه د ایم پی اے تپوس کوی، نه د بل چا

نه تپوس کوی او کارونه کوی۔ زۀ د منسٹر صاحب نه دا تپوس کوم چې څو ځله دوئ ماته یقین دهانی راکړې وه چې زۀ به د دې تپوس اوکړمه او معلومات به اوکړم نو زۀ خو هر ځائے کښې د دوئ باره کښې هم دا یو شعر وایمه:

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا

کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(تالیاں)

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ ہمارے منسٹر صاحب ماشاءاللہ ہمارے علاقے کے ہیں، بڑے Active ہیں، بڑے اچھے ہیں لیکن مجھے افسوس یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ یہ سزا دے رہے ہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں، یہ سزا نہیں، یہ تو انہیں ذرا اور Active کرنا ہے۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ محکمہ جو ہے، یہ بڑا ہی Importance کا حامل ہے کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس اور تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز، یونین کونسلز کو At the gross root level deal کرتا ہے تو اس میں اس کی بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ اگر کوئی اسے اس طرح سے لے تو یہ ٹاؤن پلاننگ، اربن/سٹیز پلاننگ، یہ رورل ایریاز میں جو Constructions کے کوڈز ہیں اور رول ایریاز میں جو تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز کی جو لوگوں کو Facilitate کرنے کا کام ہے، یہ سارا کچھ ہے تو اب یہ دوسری۔۔۔۔۔(نوٹ) (یہاں کیسٹ خالی ہے ۔) لوکل گورنمنٹ کے میونسپل ادارے جو ہیں، یہ ایک Term ختم کر کے اب دوسری Term میں داخل ہیں لیکن ہمیں کوئی خاطر خواہ Changes جو ہیں، وہ نظر نہیں آتیں، اسلئے کہ محکمے کا جو اپنا کام ہے، وہ تو اس کی انجام دہی میں، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی خاص کامیاب نہیں ہے لیکن یہ دوسرے ادارے جو وہاں پر Gross root level پر کام کرتے ہیں، ان کے کاموں میں بھی مداخلت بیجا ہوتی ہے۔ میں یہاں پر یہ مثال دونگا کہ وہ Autonomous bodies ہیں، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس، میونسپل ایڈمنسٹریشنز اور یونین کونسلز، وہاں کے ملازمین جو ہیں، وہ ان اداروں کی مرضی سے آنے چاہئیں، ان کی Proposals پہ آنے چاہئیں اور جو وہ تجویز کریں کیونکہ وہ بھی Elected forums ہیں تو ان کی مرضی سے اس میں آئیں

اور دوسرا یہ پراونشل گورنمنٹ سے انہیں Fully back کریں۔ اب میں یہاں یہ مثال دونگا سر کہ مانسہرہ، بالاکوٹ، اوگی، کوہستان، بٹگرام، یہ سارے ادارے پچھلے Earth quake میں بڑے سخت Affect ہوئے تھے۔ ہم نے وہاں پر کوئی Change نہیں دیکھی، وہ ایک اگر فائر بریگیڈ ہے، سن صفر سے ہے تو ابھی تک وہی ہے۔ ان کو Facilitate کرنے کے لئے ان کی آبادیاں بڑھ گئیں، Towns بڑھ گئے، لوگ Migrate کر کے آگئے شہروں کی طرف لیکن کوئی انہیں گرانٹ جہاں پر مرضی آئی ہے پراونشل گورنمنٹ کی تو وہ دیدی ہے لیکن As a uniform policy محکمہ انہیں کچھ دے نہ سکا۔ میری یہ درخواست ہوگی سر، چونکہ منسٹر صاحب کے وہ علاقے اپنے علاقے ہیں، Affected علاقے ہیں تو انہیں Yardstick ایک رکھنی چاہیئے۔ اگر کسی کو گرانٹس ملی ہیں ادھر ادھر تو ان کونسلز کو، ان میونسپل ایڈمنسٹریشنز کو جہاں پر یہ تباہی ہوئی ہے، انہیں Consideration دینی چاہیئے تھی اور انہیں تھوڑا Facilitate ایسے بھی کرنا چاہیے تھا کہ جو ان کے کاموں میں، جہاں غلط ہو، ضرور مداخلت کریں لیکن جہاں پر ادارے ٹھیک چل رہے ہوں تو وہاں پر ان کی مرضی کے ملازمین ہوں، ان سے رائے لی جائے، ان سے پوچھا جائے، ان کے ساتھ میٹنگز کی جائیں اور ایک Coordinated طریقے سے اداروں کو چلایا جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا کچھ نہیں کیا گیا اور میں یہ آپ کے سامنے، منسٹر صاحب کی Activities اور جو ان کا فعال کردار ہے، اس کی تو ہم تعریف کرتے رہتے ہیں لیکن اب حال ہی میں آپ کے سامنے کل ایک پوائنٹ اٹھایا گیا تھا جو میں نے بڑی Concern show کی تھی اور منسٹر صاحب نے مہربانی کی اور انہوں نے کہا کہ بالکل ہم Acquisition of land کا وہ کام وہاں پر Stop کروادیں گے لیکن ابھی تک مجھے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ وہاں پر کوئی کارروائی ہوئی ہے کیونکہ مجھے جو انفارمیشن ہے، وہ یہ ہے کہ وہاں پر پراونشل گورنمنٹ نے کوئی ایسی Instruction نہیں دی ہے کہ جب تک کہ لوگوں کو اور پراونشل گورنمنٹ کو Confidence میں لیا نہیں جاتا، یونیورسٹی یہ کام وہاں پر نہ کرے تو میری یہ درخواست ہوگی جب یہ جواب دے رہے ہونگے تو اس کے بارے میں بھی کچھ کہہ دیں اور ہمیں اپنے محکمے کی کارکردگی کے بارے میں کچھ بتائیں کہ انہوں نے کیا کچھ کیا؟

جناب سپیکر: کٹ موشن واپس لینا ہے لیکن Reminder دینا تھا۔ جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھ سے غلطی سے کٹ موشن داخل ہو گئی، میں اضافی پیسے رکھنا چاہتا تھا اس محکمے کے لئے لیکن اب غلطی ہو گئی ہے مجھ سے تو ----

جناب سپیکر: تو دیکھیں ایک تو آپ کا ہمسایہ ہے، بجائے اس کے کہ آپ اس کو Support کریں-----

جناب مشتاق احمد غنی: اسی لئے زیادہ پیسے رکھنا چاہتا تھا۔ میں نے کہا کہ غلطی سے میں نے کٹ موشن دیدیا ہے، میں اضافی پیسے کرنا چاہتا تھا کہ ----

جناب سپیکر: وہ تو اب نہیں کر سکتے۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہی غلطی ہوئی مجھ سے، جس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ ہمارے بھائی ہیں سردار ادریس صاحب، اس ایوان کا بڑا Important حصہ ہیں اور ہمارے اوپر بڑی ان کی شفقتیں ہیں، مہربانیاں ہیں، محبتیں ہیں اور ایک علاقے سے ہمارا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایوان کے اندر بھی اور باہر بھی ایم ایم اے کے اتحاد کی بہت بڑی علامت ہیں اور ایبٹ آباد میں جہاں سے ہمارا تعلق ہے، وہ ہم تین ایم پی ایز PML(Q) سے ہیں، ایک PML(N) ہے اور یہ آزاد تھے، اب ایم ایم اے سے ہیں لیکن ہمارے ساتھ ان کی بڑی ہی محبت اور شفقت ہے۔ ہمارے ٹیچروں کو یہ کبھی بھی تبدیل نہیں کرتے۔ جس کا ہم کہہ دیں کہ ہمارے ٹیچرز تبدیل نہیں ہونے چاہئیں تو وہ بالکل تبدیل نہیں ہوتے----

جناب سپیکر: کیا یہ ایجوکیشن ان کا محکمہ ہے یا مولانا فضل علی صاحب کا محکمہ ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: ہمارے پٹواری جو ہیں، ان کو بھی یہ تبدیل نہیں کرتے۔ بہت ہمارا خیال رکھتے ہیں ہمارے حلقوں میں اور دوسری بات کہ ہماری سکیمیں بھی تبدیل نہیں کرتے، ہماری سڑکیں بھی اپنے ایریاز میں نہیں لے کر جاتے اور ہمارے سکولز بھی، ٹینڈر شدہ سکولز بھی اپنے علاقے میں لے کر نہیں جاتے، تو ہم تو ان کے شکر گزار ہیں کہ ہمارے بھائی ہیں اور بھائی ہونے کا بہت اچھا ثبوت دیتے ہیں۔ ہم تو خیر پہلے بھی ان کی عزت و احترام کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی احترام کرتے رہیں گے۔ بھائی تو بھائی ہے، ایک علاقہ جو ہوا۔

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ: (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! دا کمال خود سردار صاحب نہ دے، دا سردار یعقوب صاحب هلته د پتھی سپیکر دے نو دے د اتک نه اخوا (ق) سره هم تعاون کوی او دیخوا ایم ایم اے سره هم۔

(قہقہے)

جناب مشتاق احمد غنی: بہر کیف میں نے اسی لئے پہلے کہا جی کہ میں غلطی سے کٹ موشن میں نے داخل کر دیا ہے، اضافی تجویز مجھے دینی چاہیئے تھی۔ میں منسٹر صاحب کا آپ کی وساطت سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک شعر ان کی نذر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

کہ زمانہ لاکھ تجھے بے وفا کہے لیکن میری نگاہیں تیرا احترام کرتی ہیں

جناب سپیکر: Withdraw ہو گیا ہے؟ Withdraw کر دیا؟

جناب مشتاق احمد غنی: ہاں جی۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا۔ سید مرید کاظم شاہ صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! میں ایک دو باتیں منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں جی کہ ہمیں تعمیر سرحد پر تھوڑی سی شکایات تھیں جو کانجو صاحب نے سی ایم کے دفتر میں ہماری میٹنگ میں ہمارے فیمیل کے فنڈز پر تعمیر سرحد پر وہ تھی جس میں انہوں نے آٹھ کروڑ روپیہ Lapse کرایا لیکن وہ سکیمیں ہماری Approve نہیں ہوئیں اور Lapse ہو گیا۔ ابھی تو کانجو صاحب نے ہمیں Surety دلا دی ہے کہ انشاء اللہ یہ پیسے بھی آپ کو اور فیمیل کو مل جائیں گے۔ میں صرف منسٹر صاحب سے یہ Surety لینا چاہتا ہوں کہ جو بھی سمری اگر ہماری کوئی رک جاتی ہے تو منسٹر صاحب یہ ہمیں Ensure کرائیں کہ انشاء اللہ میں اس پر Personal طور پر سی ایم سے ریکوئسٹ کر کے وہ سمریاں نکلواؤں گا اور تعمیر سرحد کبھی Lapse نہیں ہو گا۔ دوسرا سر، یہ جو ایک فنڈ چل رہا ہے، CHP کے تحت کام ہو رہا ہے ہر ٹی ایم اے میں، ہماری بد قسمتی سمجھیں یا خوش قسمتی سمجھیں، ڈی آئی خان میں بغیر ایک پہاڑ پور کے کسی میں CHP کا کام نہیں ہو رہا کیونکہ یہ بند ہے تمام آپس میں ایم پی ایز کا یا ٹی ایم ایز کا آپس میں جھگڑا ہے تو ہمیں بھی اسی طرح انہوں نے تین سال کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اگر وہ فنڈ پڑا ہے ڈی آئی خان میں تو کم از کم پہاڑ پور تحصیل کو یہ Ensure کرا دیں کہ وہ فنڈ دیدیں تا کہ ہمارا تین سال کا ایک ہی سال میں Complete ہو جائے اور جب ان کے آپس میں راضی نامے ہو جائیں تو پھر ہمارا جو شیئر ہو گا، وہ ان کو مل جائے گا۔ یہ اگر مہربانی کریں اور میرے ساتھ انہوں نے CHP کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن ابھی پورا نہیں کر رہا کہ آپ کو کچھ CHP سے دیدی جائیں گی لیکن

یہ بھی میں اس سے امید کرتا ہوں کہ اپنے وعدے کو، کیونکہ آخری سیشن ہے، پورا کر دینگے، اگر چار سال نہیں کر سکے تو۔

جناب سپیکر: جی، سردار محمد ادریس صاحب۔

(تالیاں)

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں ڈاکٹر سلیم صاحب کا، شہزادہ گستاسپ صاحب کا، مشتاق غنی صاحب اور مرید کاظم صاحب کا کہ جنہوں نے بڑی اچھی ابھی Contribution دی ہے، ایک شعر عرض کرتا ہوں ان کی نذر میں:۔

اثر کرے نہ کرے سن تو لے میری فریاد　　　　نہیں آداب کا طالب یہ بندہ آزاد

ایک اور شعر اسی کے حوالے سے میں عرض کرونگا کہ اسی کا دوسرا مصرعہ ہے کہ "خطر پسند طبیعت کو سازگار نہیں" میرے ساتھ یہ سمجھ لیں چھیڑ چھاڑ کرتا ہے یہ ادھر سے　　　(قہقہے)

خطر پسند طبیعت کو ساز گار نہیں　　　　وہ گلستان کہ جہاں گھات بنا صیاد

جناب مشتاق احمد غنی: سر! ہاؤس میں چھیڑ چھاڑ بند کروائیں۔

وزیر بلدیات: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جسطرح سے ڈاکٹر سلیم صاحب نے سی۔اے۔پی کے حوالے سے جو بات کی ہے، یقیناً ان کی اس سلسلے میں شکایات تھیں اور جیسا کہ اس کا جو پروسیجر ہے کہ جو پی سی ون جس کا Approve ہوا تھا، اس کا کونسل سے Approval لینا ضروری تھا اور اس ضمن میں، منسٹر صاحب کو بھی معلوم ہے، میں نے وہاں ٹی ایم او صوابی کو بلا کر ان کو کہا تھا کہ Already جو سکیمیں پچھلی کونسل نے Approve کی تھیں، اس کے بارے میں یہ Uniform decision ہوا تھا کہ وہ سکیمیں Change نہ کی جائیں لیکن چونکہ Earth quake کا جو سانحہ ہوا تھا، اس کے حوالے سے سی اے پی کا ایک ارب روپیہ جو ورلڈ بینک نے فنڈ ٹرانفسر وہاں پر کیا تھا اور ورلڈ بینک نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ یہ پیسے ہم واپس لائیں گے لیکن چونکہ ابھی تک وہ ایک ارب روپیہ وہ پلیز، ہاؤس میں یہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: موبائل کی وجہ سے شور آرہا ہے، آپ اپنا موبائل بند کریں۔

(شور)

وزیر بلدیات: نہیں، میرا موبائل نہیں ہے۔

(شور)

وزیر بلدیات: بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ ایک ارب روپیہ ورلڈ بینک سے ابھی تک ہمیں واپس نہیں ملا ہے تو اس وجہ سے وہ سی اے پی کی جو سکیمیں تھیں، وہ ابھی تک Materialize نہیں ہو سکیں اور اس ضمن میں ورلڈ بینک کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کی اور انشاءاللہ تعالیٰ جونہی وہ پیسے ہمیں مل جاتے ہیں جو باقیماندہ جتنی بھی سکیمیں ہیں، وہ ساری انشاءاللہ تعالیٰ Materialize ہو جائیں گی۔ دوسری بات جسطرح شہزادہ گستاسپ صاحب نے بات کی ہے، یقیناً لوکل گورنمنٹ کو جو انہوں نے کہا کہ Autonomous Body ہے، وہاں پر پراونشل فریم ورک کے اندر رہ کر وہ کام کر رہے ہیں، اس سلسلے میں ابھی ہمارا جو کیبنٹ اجلاس ہوا تھا، اس کے اندر چیف منسٹر صاحب نے ایک سب کمیٹی بنائی ہے جس کا میں چیئرمین بھی ہوں اور وہاں پر اس کمیٹی کے اندر کیبنٹ نے یہ Decide کیا ہے کہ جو لوکل گورنمنٹ کے جتنے بھی ٹی ایم ایز ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹس ہیں، ان کی جو بھی صورتحال ہے، ان کی جو ڈیمانڈز ہیں، ان کے بجٹ کو دیکھا جائے، ان کی جو ضروریات ہیں اور جہاں جہاں ان کی جو ضرورت ہے، جہاں پر کہیں اگر ان کے پاس فائر بریگیڈ موجود نہیں ہے، کچھ ایسے بھی ہمارے پاس ٹی ایم اے موجود ہیں جن کے پاس تنخواہوں کے بھی پیسے نہیں ہیں تو پراونشل گورنمنٹ ان کو ایک گرانٹ دیگی اس Base پر کہ وہاں پر ان کو کیا کیا چیز ضرورت ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کی ہم جلدی ایک آدھ مہینے کے اندر، دو ہفتے کے اندر جونہی اس کا نوٹیفیکیشن ایشو ہوتا ہے تو اس کے لئے چار ڈسٹرکٹ ناظمین بھی ہیں اور اس کے سلسلے میں سیکرٹری فنانس، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اور سیکرٹری پی اینڈ ڈی بھی اس کے ممبران ہیں تو ہم بیٹھ کر ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات کا جائزہ لیکر ان کے لئے ایک گرانٹ انشاءاللہ پراونشل گورنمنٹ ان کو دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جو سمال اربن سنٹرز تھے، پہلی دفعہ لوکل گورنمنٹ نے ان کے ماسٹر پلان تیار کئے جس کے اندر ڈسٹرکٹ مانسہرہ بھی آتا ہے اور تقریباً دو سے چار کلو میٹر Radius کے اندر جو بھی ان کی ضروریات ہیں اور آئندہ جو بھی وہاں پر آبادی کا جو اضافہ ہے اور یہ پہلی دفعہ باقاعدہ طور پر ہم نے اربن سنٹرز کے لئے

وہاں پر Sanitation کے حوالے سے، سیور یج کے حوالے سے، Solid mis-management کے حوالے سے اور واٹر سپلائی کے حوالے سے ان کی ضروریات اور ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کا یہ لون ہے اور اس کے حوالے سے پلان کیا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کے اندر خاطر خواہ نتائج بھی برآمد ہو رہے ہیں اور اس کے ٹینڈر ز تمام سنٹر ز کے اندر ہو چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کے اندر بنیادی تبدیلی لائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات: اس کے ساتھ جو شہزادہ گستاسپ صاحب نے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں سارے ممبر ز اس سے کم بولے ہیں۔

وزیر بلدیات: شہزادہ گستاسپ صاحب نے جو یونیورسٹی آف ہزارہ کے حوالے سے بات کی ہے، یہ میں نے ان کو بتایا تھا کہ ہم نے سیکرٹری ریونیو بورڈ کو کل بتادیا تھا اور وہ Further اس نے Communicate کر دیا ہوگا۔ اس کو کام ہے، Communicate کریگا اور اگر آج سن رہا ہوگا تو Communicate کر دیگا اور پہلی تاریخ کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ ہم دونوں وہاں پر جائیں گے اور اس سلسلے میں وہاں پر میٹنگ کرینگے اور اس میں جو بھی لوگوں کی ڈیمانڈ ہے اس کے حوالے سے، انشاءاللہ تعالیٰ اس کو Finalize کرینگے۔ مرید کاظم صاحب نے جو TSP funds کے حوالے سے بات کی تو انشاءاللہ اس کو Pursue کرینگے۔ یہ جو فنڈ Lapse ہوا ہے، یہ فنڈ چیف منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ جولائی کے Second week کے اندر انشاءاللہ TSP کے حوالے سے سارے فنڈز ریلیز ہو جائیں گے اور اس کے حوالے سے ہم سب اس کے لئے تیاری کر رہے ہیں تاکہ یہ فنڈ جلدی Utilize ہو جائے کیونکہ یہ ایک ضرورت ہو جاتی ہے بجٹ کی کہ جو فنڈز Utilize نہ ہوں، وہ Surrender کرنے پڑتے ہیں لیکن اس سلسلے میں میں آپ سے درخواست کرونگا کہ بہت سی ہماری بہنیں ہیں جنہوں نے ابھی Last week کے اندر Submission کی تھیں اور DDC لیٹ ہوتی ہے، وہاں پر پی سی ون ٹائم پر Complete نہیں ہوتی، آپ اپنا کام ذرا وقت پر Complete کریں اور انشاءاللہ ہماری طرف سے کوشش ہوگی کہ یہ سارا کام وقت پر Complete ہو۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آخری مطلبی بات پر آجائیں۔

وزیر بلدیات: ابھی بات کرتا ہوں، مشتاق غنی صاحب تو میرے بھائی ہیں اور انکی طرف سے بھی مجھ پر بہت سی مہربانیاں ہیں جن کا میں یہاں پر تذکرہ مناسب نہیں سمجھتا، ان کا میں بہت بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑے اچھے الفاظ میں مجھے یاد کیا ہے اور میں بالخصوص اپنے شہزادہ صاحب سے، یہ تو ویسے بھی ہمارے شہزادے ہیں، درخواست کرونگا کہ اس کو Withdraw کریں اور انشاءاللہ تعالٰی ہم مل بیٹھ کر جتنے بھی مسائل ہیں، ان کو حل بھی کرینگے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نه جی، منسټر صاحب وائی چې سی آئی پی سکیمونه لا شروع شوی نه دی، زمونږه په علاقه کښې خو ختم شو او دویمه خبره دا ده چې دا ټول جواب ئے په ګا، ګے، ګی کښې راکړو، کیږی به۔ دا خو ئے اونه وئیل چې دا کارونه اوشول۔ نو سپیکر صاحب، که تاسو وایئی نو زۀ دا خپل کټ موشن واپس اخلمه، ګنی خیر دے، ووټنګ د پرې اوشی او د مسنټر صاحب په باره کښې خو دا وایمه چې

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسمان کیوں ہو
یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحان کیوں ہو

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: سر! یہ منسٹر صاحب نے دو باتیں کیں ہیں جن پر مجھے اعتراض ہے۔ ایک تو انہوں نے یہ کہا ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اعتراض ہے یا اختلاف ہے؟

محترمہ نسرین خٹک: اختلاف بھی اور اعتراض بھی ہے جی، ایک تو انہوں نے یہ کہا کہ سیکرٹری بلدیات نے میٹنگ کی ہے ورلڈ بینک کے فنڈز کے حوالے سے، یہ سیکرٹری لیول کی بات نہیں ہے، سیکرٹری پر ذمہ واری ڈالنا، یہ بہت اپنے فرائض سے کوتاہی کی بات کر رہے ہیں۔ پلیز جی، No interruption، میں پوچھتی ہوں کہ منسٹر نے کیا Role play کیا ہے؟ یہ سیکرٹریز کی بیچ بچاؤ کے بارے میں نہیں کہہ رہی ہوں، یہ لیول ہوتا ہے 'منسٹریل لیول' اور ان کو اپنے فرائض کو پوری طرح، اور پھر منسٹر صاحب نے ہنس کر اپنے

Sugar quoted طریقے سے کہاہے کہ ایسی بہت ساری بہنیں ہیں کہ جنہوں نے لیٹ سکیمیں دی ہیں، آن دی فلور آف دی ہاؤس میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان بہنوں کی سکیموں کا کیا ہوا، جنہوں نے وقت پر دی تھیں اور ابھی بھی فریزر میں پڑی ہوئی ہیں؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یا تو Withdraw۔۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے پاس ایک 'withdrawal' Option کا ہے، دوسرا Option ووٹ کا ہے، بس۔

ڈاکٹر محمد سلیم: اگر کہتے ہیں تو میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں تو کہتا ہوں، ریکوسٹ کرونگا کہ آپ Withdraw کریں، بس۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نہ جی، سپیکر صاحب، کہ تاسو وایئی نو تاسو حکم او کړی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس Withdraw کریں۔

ڈاکٹر محمد سلیم: زۂ ئے Withdraw کومہ خو دا یو تپوس د منسٹر صاحب نہ کومہ چې گورہ د کلاس فور ملازمین تنخواہ خو کمہ دہ، کم از کم مخکښې چار ہزار وہ، اوس چار ہزار، چھ سو دہ خو Daily wages باندې چې پہ تې ایم اے کښې کوم کسان کار کوی، دا نالئ صفاکوی نو ھغوی لہ دوہ او دوہ نیم زرہ تنخواہ ورکوی، دا باقی پیسے چرتہ ځی؟ او ما خپل کټ موشن Withdrawn کړو جی۔

جناب سپیکر: ښہ جی، .Withdrawn جی، شہزادہ صاحب!

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ منسٹر صاحب کی باتوں سے ہمیں بڑا۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہمیشہ منسٹر صاحب کو پانچ سال تواتر سے میں Bail out کرتا ہوں لیکن میرے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا ہے۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسلئے میں کرتا ہوں کہ آخری، آخری چانس ان کو دے دیں، ہمارے پاس بھی آخری Option ہے اوران کے پاس بھی آخری چانس ہے۔

(قہقہے/ قطع کلامیاں)

شہزادہ محمد گستاسپ خان: وہ تو ہم سمجھ چکے ہیں کہ اب انشاءاللہ اگر خدا کو منظور ہوا، اگلی ٹرم میں آ گئے Elect ہو کر تو پھر ہمارے کام ہو جائینگے انشاءاللہ لیکن سر، منسٹر صاحب کو چونکہ اپنے محکمے پر عبور حاصل ہے، کارروائی پر تو اگر ہمیں یہ دو لفظوں میں یہ بتادیں کہ ان کے محکمے کا کام کیا ہے تو ہم سارے کٹ موشن Withdrawn کر لینگے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ تو مطلب ہے، آپ جانتے ہیں کہ یہ لوکل باڈیز کا، لوکل گورنمنٹ کا، اس کا کیا، یہ خود Self explanatory ہے، Self explanatory ہے اور الیکشن۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں بھی ان کا Predecessor وزیر رہا ہوں اس محکمے کا کچھ عرصہ تو میں نے اتنا کچھ نہیں سیکھا تھا اس دور میں، جتنا ان سے سیکھا ہے میں نے۔

جناب سپیکر: تو کیا آپ Withdraw کرتے ہیں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جی، Withdrawn۔

جناب سپیکر: جی مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں تو بالکل، پہلے انکی تعریفیں میں نے کی ہیں، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا With drawn۔ مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! مجھے میرے صحیح جواب نہیں دے سکے لیکن پھر بھی میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 17, therefore, the question before the House is that Demand No. 17, may be granted?

Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 18. The honourable Minister for Agriculture, NWFP, to please move his Demand No. 18. Honourable Minister for Agriculture, NWFP, please.

قاری محمود (وزیر زراعت): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

جناب سپیکر: قاری صاحب! تا هم نه پریږدی۔

وزیر زراعت: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 509 ملین، 646 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that “a sum not exceeding Rs. 509,646,000 only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Agriculture”.

Cut motions on Demand No. 18. Mr. Javed Khan Mohmand, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 18.

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر صاحب! څنګه ئے Withdraw کړو، دوئ په واړو منیجمنټ کښې درے نیم سوه پوسټونه ډک کړل، زما د حلقې د جے یو آئی یو کس هم بھرتی نه شو؟ ورسره درے آتیا سول ډسپنسرئ راغلې، د پی۔ایف 10 پکښې هډو څه حصه اونشوه نو لهذا دا پینځه کروړه روپئ، چې دے منسټر صاحب کوم بجټ پیش کړو، د دې نه د کټ کړے شی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five crore only. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has Withdrawn his cut-motion. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 18.

جناب عبدالاکبر خان: میں دس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ تو میں آپ کی وجہ سے جلدی جلدی کر رہا تھا، آپ پہنچ گئے ہیں۔ The motion

before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten lacs only. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA. Absent, it lapses. Shahzada Muhammad Gustasip Khan, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 18.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میں تین ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA. Absent, it lapses. Mr. Attiqur Rehman, MPA. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA. Absent, it lapses. Mr. Saeed Gul, MPA, to please ……………

جناب سعید گل: زۂ Withdraw کومه۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Bashir Ahmad Bilour, MPA. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 18.

Mr. Shaukat Habib. Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Anwar Kamal Khan, MPA. Absent, it lapses. Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 18.

سید مرید کاظم: میں پینتیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty five only. Mr. Jamshed Khan MPA. Absent, it lapses. Mr. Israrullah Khan MPA, to please move his cut motion. Absent, it lapses.

جاوید خان مومند، تقریر خو د مخکښې کړے وو نو بس اوشو کنه۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپیکر! منسټر صاحب چې څومره خاموش او څومره شریف سړے دے، په دې باندې خو خبره کول هډو پکار نه دی خو زۀ افسوس کومه چې ما وئیل، زما په علاقه کښې جے یو آئی، زمونږه ډیر ښه ملګری شته دے، هغوی هم نه دی بهرتی شوی باوجود د دې چې په دې پیښور کښې دا خلق د کوم ځائے نه راغلل؟۔۔۔

جناب سپیکر: نو خو د سوات سړے به بهرتی شوے وی، د بل ځائے سړے به بهرتی شوے وی، ستا پکښې څه کار دے ؟

جناب جاوید خان مومند: درے ، درے نیم سوه خلق بهرتی شول نو زهٔ دا وایم او بله، دوئمه خبره دا ده جی، تراسی سوه سپنسرئ په تیر بجټ کښې د امبریلا لاندے مونږه ناست وو، خدایا پاکه د باران نه بچ شو خو تر اوسه پورے هغه باران اووریدو او مونږه بچ نه شو، په پته هم پوهه نه شو چې دا چرته لاړے ؟----

جناب سپیکر: چې تر څو پورے د ایګریکلچر منسټری تا د سوات نه نه وی بچ کړی نو دا کار به کیږی۔

جناب جاوید خان مومند: نو زهٔ وایم چې دا منسټر صاحب د دې خبرې Surety ورکړی چې کم از کم زمونږ د دې زړو ازاله ده، هغه د هم اوشی او نوے هم چې کومه امبریلا ده، چې هغه هم صحیح طریقې سره کهلاؤ شی ځکه د موسم د برسات راروان دے ، پشکال دے جی۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ زراعت سے اس صوبے کی ستر، بچھتر فیصد آبادی وابستہ ہےاور آپ بجٹ میں اس کو پچاس کروڑ روپے دیتے ہیں ایک سو چودہ ارب روپوں میں، تو یہ One percent تو کیا، Half percent بھی نہیں بلکہ 0.08 percent ہے تو میں اس پر کیا کٹ موشن کروں؟ میں واپس لیتاہوں۔

جناب سپیکر: .Withdrawn جی، شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! جب عبدالاکبر خان نے واپس لے لیا تو میں بھی واپس لیتاہوں۔

جناب سپیکر: .Withdrawn سید مرید کاظم شاہ، ایم پی اے۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں Withdraw کرتاہوں لیکن صرف منسٹر سے ایک ریکوسٹ ہے کہ ہمارے فارموں کا چکر لگاہواہے ابھی تک فارم، کیبنٹ نے بھی فیصلہ کر دیااور ابھی تک زمینداروں کو پتہ نہیں واپس کیوں نہیں دے رہے؟ یہ میں ایک ریکوسٹ کرونگا کہ اس پر جلدی عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جاوید مومند صاحب۔

جناب جاوید خان مومند: چې منسټر صاحب د ومره اووائی ------

جناب سپیکر: هسې يو کریډټ به منسټر صاحب ته لاړ شی چې سبا به دا وائی چې قسم د ے که ما يوه خبره هم په خپل محکمه کښې کړی وی لکه داسې په خلقو پیښ شوے وومه۔

جناب جاوید خان مومند: جناب سپيکر! زهٔ ستاسو دے خبرې سره اتفاق کومه چې منسټر صاحب صرف دومره هم اووائی چې ان شاء الله آئنده به دا نه کیږی نو بس Withdraw دے۔

جناب سپیکر: ښه نو دا خو به اووائی، دا خو ګرانه خبره نه ده۔ قاری صاحب------

جناب جاوید خان مومند: آخر روژه ئے هم نه ده نیولې۔

جناب سپیکر: قاری صاحب! وایه ان شاء الله آئنده به داسې نه کیږی ۔

وزیر زراعت: جناب سپيکر! دا جاوید مومند صاحب خو زمونږه ورور دے، مونږه ئے احترام کوؤ، ټول زمونږه رونړه دی، عبدالاکبر خان صاحب، شهزاده صاحب، نور ملګری د اسمبلئ معزز ممبران دی، زمونږه خویندے ناستے دی، زما په علم کښې داسې خبره نشته دے چې دلته کښې بهرتی شوی وی په دې پیښور ضلع کښې او دے له د بل ځائے نه څوک سړے راغلې وی۔ په دې پیښور ضلع کښې څومره بهرتیانې چې شوی دی، د ضلعې دننه خلق پکښې شوی دی او د یکښې د سوات څوک نه دی راغلی او نه پکښې د بونیر څوک راغلی دی۔ د ډ سپنسرو خبره دوئ اوکړه، ما دوئ له یقین دهانی مخکښې هم ورکړې وه، دوئ وائی چې دا مونږه ته پکښې نه دی ملاؤ شوی نو شاید چې دوئ ډیمانډ نه وی کړے یا دوئ څه مونږه سره خبره نه وی کړے------

جناب جاوید خان مومند: ډیمانډ مے کړے وو، دومره چکرے مې ورپسې وهلی دی جی۔

وزیر زراعت: چا ډیمانډ کړے وی یا مونږه تلی یو، یو ځائے کښې مونږه نه چا غوښتی وی، هلته ورته مونږ اعلان کړے وی نو په هغه Base باندې دا شوی دی اوس هم چې-----

جناب سپیکر: قاری صاحب! آسان اووایه "گزشته راصلوة، آئنده رااحتیاط"۔

وزیر زراعت: ٹھیک دہ جی۔

جناب سپیکر: نو جاوید مومند صاحب، وائے وئیل۔

جناب جاوید خان مومند: ٹھیک دہ جی، Withdrawn۔

Mr. Speaker. Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 18, therefore, the question before the House is that Demand No. 18, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. Demand No. 19. The honourable Minister for Agriculture and Animal Husbandry, NWFP, to please move his Demand No. 19.

قاری محمود (وزیر زراعت وتحفظ حیوانات): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 117 ملین، 735 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 117,735,000 only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Animal Husbandry.

Cut motions on Demand No. 19. Mr……………...

جناب عبدالاکبر خان: یہ جی ایگر یکلچر پر ہوگا تو یہ سارے ایگر یکلچر سے Agriculture related ہیں تو، ہاں اس کے بعد پھر ایریگیشن پر، جس طرح انہوں نے آپ وہ کیاہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس کا مطلب یہ کہ یہ سب کے سب Withdrawn ہیں؟ Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 18, therefore, the question before the House is that Demand No. 18,

may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted……….

Mr. Asif Iqbal (Minister for Information): Mr. Speaker Sir, 'Demand No.19'.

Mr. Speaker: Demand No. 19 is granted. Thank you for rectification and correction. Demand No. 20. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 20, therefore, the ………

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر کو Move کرنے دیں اور Move کے بعد پھر آپ کر دیں۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، میں منسٹر سے بھی زیادہ جلدی میں ہوں۔ (قہقہہ) The honourable Minister for Agriculture and Cooperation, NWFP, to please move his Demand No. 20. The hon'able Minister for Agriculture and Cooperation, NWFP, please.

وزیر زراعت وامداد باہمی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 13 ملین، 102 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.13,102,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Cooperation.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 20, therefore, the question before the House is that Demand No. 20, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 20 is granted. Demand No.21. The honourable Minister for Environment, NWFP, to please move his Demand No. 21.

جناب شاہ زار خان(وزیر خزانہ و ماحولیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شمال مغربی سرحدی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 370 ملین، 606 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات، جنگلات اور ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 370,606,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Environment.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 21, therefore, the question before the House is that Demand No. 21, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 21 is granted. Demand No. 22. The honourable Minister for Environment, NWFP, to please move his Demand No. 22.

وزیر خزانہ و ماحولیات: شکریہ، جناب سپیکر۔ حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 88 ملین، 543 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلات، جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.88,543,000 only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Forest and Wild life.

Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 22, therefore, the question before the House is that Demand No. 22 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 22 is granted. Demand No. 23. The honourable Minister for Transport and

Fisheries, NWFP, to please move his Demand No. 23. The hon,able Minister for Information, on behalf of Minister for Transport, please.

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ میں وزیر برائے ٹرانسپورٹ وماہی گیری کی طرف سے تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 ملین، 899 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.21,899,000 only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Fisheries.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 23 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 23 is granted. Demand No. 24. The honourable Minister for Irrigation and Power, NWFP, to please move his Demand No. 24. The honourable Minister for Irrigation and Power, NWFP, please.

مولانا حافظ اختر علی(وزیر آبپاشی وبرقیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1 بلین، 481 ملین، 763 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی اور برقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion…….

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے تو اس پر کٹ موشن دیا ہوا تھا، I do not know، میں نے تو one million روپے کا کٹ موشن دیا ہوا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، لیکن لسٹ میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس میں نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں اور میں تو Specifically اس کے لئے آیا ہوں۔ نہیں سر، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے کوئی سازش کر کے میرا نام نکال دیا ہے۔ سر! اگر آپ اجازت دے دیں تو مہربانی ہوگی۔ چلیں آپ ڈیمانڈ Put کر دیں، خیر ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs.1,481,763,000 only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Irrigation and Power.

Cut motions on Demand No. 24. Mr. Pir Muhammad Khan, MPA, has withdrawn his cut motion. Dr. Muhammad Salim, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 24.

ڈاکٹر محمد سلیم: جی د پینځو لکھو روپو کټ موشن پیش کوم۔

جناب سپیکر: جی؟

ڈاکٹر محمد سلیم: د پانچ لاکھ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupess five lacs only. Syed Muhammad Ali Shah, MPA. Absent, it lapses. Mr. Ikramullah Shahid, MPA. Absent, it lapses. Engineer Mohammad Tariq Khattak, MPA. Absent, it lapses. Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao, MPA. Absent, it lapses. Mr. Shaukat Habib, MPA. Absent, it lapses. Mr. Alamzeb Khan Umarzai, MPA. Absent, it lapses. Mr. Attiqur Rehman, MPA. Absent, it lapses. Mst. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA. Absent, it lapses. Mr. Bashir Ahmad, MPA. Absent, it lapses. Mr. Muhammad Arshad Khan, MPA. Absent, it lapses. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 24.

جناب مشتاق احمد غنی: سر! میری جگہ اگر ان کو اجازت دے دیں تو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں نے اجازت ان سے تو نہیں مانگی، میں نے تو۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: سپیشل مانگا ہے۔۔۔۔

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب سپیکر صاحب! دا خو دے خدائے پاک په خپل قهر وراړولې دے ، اوس که په رولز کښې گنجائش وی نو بیا ئے ورله ورکړئ۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion……

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ ہم نے Specifically اس میں نام دیئے تھے، This is a very important Department اور اس کے لئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Important Department ہے اور ہم نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو وہ کون ہے؟ میں نے تو سب کو کہا ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: دیکھیں نا سر،۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، اس نے خود۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! اس کے لئے ہم نے باقی ڈیمانڈ چھوڑے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل، یہ میرے پاس ہے نا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ایریگیشن کے لئے ہم نے زراعت بھی چھوڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل یہ میرے پاس وہ پڑا ہوا ہے، ایک ہیلتھ، ایک ایگریکلچر، لوکل گورنمنٹ، ورکس اینڈ سروسز، پبلک ہیلتھ انجینئیرنگ اور ایریگیشن۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: اس میں ہمارے پرابلمز ہیں سر، We want to highlight them.

جناب سپیکر: نہیں، تو میں نے کب آپ کو منع کیا ہے؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: تو جی بس Thank you very much, Sir. تو میں بھی Move کروں سر؟

جناب سپیکر: کیا؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں اس میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، تو آپ کا نام ہے ادھر؟

(قہقہے)

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! توآپ نے۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی و برقیات : سپیکر صاحب! کہ پہ رولز کښې ګنجائش وی نو بیا ئے ورلہ ورکړئ۔ کہ پہ رولز کښې څہ ګنجائش وی۔

(قہقہے)

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! آپ نے Allow کیا تو میں نے کٹوتی کی تحریک پیش کردی۔آپ نے کہا کہ مجھے کیااعتراض ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ خواہ مخواہ اپنے دل کی بھڑاس نکالنا چاہتے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: نہیں سر، بھڑاس نہیں، ہم تجاویز دینگے، منسٹر صاحب شریف آدمی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔منسٹر صاحب، یہ۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی و برقیات: آپ کو چاہیے تھا کہ پہلے پیش کرتے، بہر حال اجازت دے دیں، کوئی مشکل نہیں ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ .Thank you very much

جناب سپیکر: اچھا، شہزادہ صاحب نے ڈیمانڈ نمبر 24 میں ایک ہزارروپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کی۔ ڈاکٹر سلیم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میرانام رہ گیاہے۔

جناب سپیکر: اچھا، کدھر ہے آپ کانام؟

سید مرید کاظم شاہ: یہاں پڑاہے، پینتیس روپے کی میں نے کٹوتی کی تحریک پیش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، کدھر ہے؟

سید مرید کاظم شاہ: آپ دیکھیں جی۔

جناب سپیکر: ہاں، ہاں، بالکل۔ Syed Mureed Kazim Shah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 24.

سید مرید کاظم شاہ: میں پنتیس روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتاہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees thirty five only. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA. Absent, it lapses. Mr. Jamshed Khan, MPA. Absent, it lapses. Dr. Muhammad Salim, MPA, please

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! ایریگیشن یوه ډیره اهمه محکمه ده۔ زمونږه د زمیندارو ټول دارومدار په دې محکمه باندې دے۔ مسنټر صاحب هم زمونږه ډیر شریف انسان دے خو یوه خبره کوم چې ایډمنسټریشن ئے لږ Loose دے۔ ما هغه بل کال د وزیر اعلیٰ صاحب نه، د یو کس Tenure بنه پورا وو، هلته نه آرډر راغلو، د هغه کس ټرانسفر اوشو خو خدائے خبر چې د چیف انجینئر په دفتر کښې څوک د هغه بل کس خپلوان ناست وو، هغه آرډر ئے په هغه تاریخ کښې کړے دے، هغه کس یو هفته ډیوټی هم کړې ده او بیا ئے هم په هغه تاریخ کښې په یکم جولائی باندې کینسل کړے دے۔ هغه یکم جولائی 2006 وو، دا دے 2007 راروان دے، کال په هغې تیر شو، زما تقریباً درے جوړے څپلئ پکښې شلیدلی دی، دفترو ته تلې، راغلې یمه۔ دغه یو گزارش مې دے چې کم از کم په مونږه باندې هم، یعنی که یو ناجائزه کار وایم نو بالکل د څوک نه کوی خو چې یو جائز ټرانسفر وی، بدلی وی نو کم ازکم په هغې کښې خو د، که سیکرټری صاحب له ځو نو وائی د منسټر صاحب کار دے، نو چیف منسټر خو د ټولو نه لوئے دے او هغه کاغذات ټول ما سره پراته دی، تاسو ټول به ئے اوگوری، چیف منسټر پرې لیکلی دی چې د دهٔ Tenure پورا دے، هر څه برابر دی خو دغه ځائے کښې دفترو کښې څوک ناست وی لاندے نو هغوی څه داسې لوبه غوندے کوی۔ داسې پټ غوندے لاس رادننه کړی او ټوله لوبه اوکړی نو زهٔ په دې وجه باندې منسټر صاحب ته دا ریکوئسټ کومه چې کم از کم سیکرټری، ډائریکټر، چیف انجینئر، ایکس۔ای۔این، ایس۔ډی۔اوز، دا لږ غوندے کنټرول کښې اوساتی نو ډیره به بنه وی۔ بله دوئمه خبره دا ده چې زهٔ نه خبر یمه او نه اتر یم نو زهٔ وایم چې ما له په یو نهر باندې پل جوړ کړئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خالد وقار خان! ته څه وایئے؟ پوائنټ آف آرډر دے؟

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: او جی په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم جی چې درے جوړے څپلئ به ورله واخلو، کټ موشن د واپس واخلی۔ درے جوړے څپلئ به ورله واپس ورکړو۔

ڈاکٹر محمد سلیم: هغه به اوشی جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: وائی درے جوړے څپلئ مے شلیدلی دی، ما وئیل هغه به ورله واخلو، درے جوړے سپلئ، کټ موشن د واپس واخلی۔

ڈاکٹر محمد سلیم: نه نه جی، په نهرونو باندې پلونه جوړیږی چې زهٔ وایم چې یره دا فلانې پل جوړ کړه نو وائی یره دا Feasible نه دے، یره په دې Feasible نه پوهیږو چې دا څنګه چل وی؟ وائی اخوا کور ورته نشته نو چې په نهر باندې پل نشته دے نو سامان به ورته په څه باندې اوړی؟ چې یو سړے کور جوړه وی، پل پرې مونږه اول جوړ کړو نو د پل جوړولو نه پس به اخوا سامان اوړی، تړالی به ځی نو هله به پرې سامان برابریږی خو لیکن نه چې د چیف انجینئر صاحب خپله خوښه وی نو تاسو اوګورئ، اوس هم ډائریکټیوز دی چې بهئی چالیس هزار روپئ فلانی ته په پل باندې اولګوه او فلانی ته اولګوه، نه زمونږه نه Recommendations شته او نه ترینه خبر یو، دا هم پکښې نشته چې Feasible دے او که نه دے؟ چیف انجینئر صاحب دا سائټ هم نه دے کتلې او هلته کښې آرډرونه راځی او هغه پلونه جوړیږی نو زهٔ صرف دومره به اووایم چې:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف اور ثمر بھی اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

دا خبرې ما اوکړے منسٹر صاحب په خدمت کښې، زهٔ دا خپل چې کټ موشن دے---------

(قطع کلامی)

ڈاکٹر محمد سلیم: څپلو ته ضرورت نشته دے، هغه به زهٔ خیر دے پخپله باندې واخلمه خو په دې تکلیف خفه یم، ډیر د ګرځیدو نه یم کنه۔ نو زهٔ به خپل کټ موشن واپس واخلمه۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس کٹ موشن کو پیش کرنے کا مقصد ہمارا صرف حکومت کو تنگ کرنا ہے، منسٹر صاحب کی ذات کو تنگ کرنا نہیں تھا لیکن چونکہ اس ایریگیشن سے اس صوبے کے زمینداروں کے بہت زیادہ مفادات وابستہ ہیں اور اسکی وجہ سے ان کو جو تکالیف پہنچتی ہیں اور جو تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں، ہم کئی دفعہ یہاں پر اسمبلی کی فلور پر اس کو اٹھا چکے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ انہوں نے تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کی ایک ڈیمانڈ Put up کی ہے تو میرے خیال میں یہ ساری تنخواہوں کی ڈیمانڈ نہیں ہے لیکن اس کے علاوہ بھی ان کے ڈیمانڈز ہونگے ڈیویلپمنٹ میں۔ تو یہاں پر جب اسمبلی میں بات آتی ہے اے ڈی پی کی، تو ہم بار بار کہتے ہیں اور سارے ممبران کہتے ہیں کہ اس اے ڈی پی کی Equal distribution نہیں ہوئی ہے۔ اس اے ڈی پی میں امبریلا ڈالا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ کسی کو چیف منسٹر چاہے تو دیتا ہے، کسی کو نہیں چاہتا تو نہیں دیتا لیکن یہ جو ایریگیشن کا اے ڈی پی ہے، وہ منسٹر صاحب کا ذاتی اے ڈی پی ہے۔ عبدالاکبر اگر اس کے دفتر میں گیا اور چالیس ہزار روپے کے پل کے لئے درخواست کی تو وہ اس کو مل جائیگا ورنہ، مطلب یہ ہے کہ وہ Equal distribution نہیں ہے، میں نہیں کہتا کہ باقی ممبران کو نہیں ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی امبریلا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ امبریلا سے زیادہ ہے، یہ امبریلا سے زیادہ ہے۔ میں تو درخواست کرتا ہوں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے کہ یہ ایریگیشن کی آپ ذرا Developmental schemes نکالیں، ان کے روڈز، ان کے Bridges اور انکی جو اور چیزیں ہیں، وہ نکالیں اور دیکھیں کہ اس کی تقسیم کس ناجائز طریقے سے ہوئی ہے، مطلب ہے کہ اس میں کسی بھی ایم پی اے کو Involve نہیں کیا گیا اس حد تک کہ ان سے پوچھ کر، اس کے علاقے کی سکیمیں ہوں کیونکہ یہ نہریں صرف میرے حلقے میں ہی نہیں ہیں، یہ نہریں تقریباً بہت سے ایم پی ایز کے حلقے میں ہونگی لیکن اگر ایک منسٹر، ربانی صاحب بھی اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ میں تو بول نہیں سکتا لیکن میرے حلقے میں بھی کافی نہریں ہیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ۔۔۔

(قہقہے)

جناب فضل ربانی(وزیر خوراک): هسې خبره خو د صحیح او کړه خو لکه پکار نه وه۔

جناب سپیکر: مناسب نه وه۔

جناب عبدالاکبر خان: د دهٔ نوم اخستل نه وو پکار۔ بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ بہت زیادہ پیسے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جب ان کے Developmental works کے لئے، ان کے Roadsکے لئے، ان کے Canals کی Maintenance کے لئے اور ان کے Bridges کے لئے، لیکن جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ واحد محکمہ ہے جو کسی ایم پی اے کو بھی گھاس نہیں ڈالتا لیکن اگر ذاتی طور پر منسٹر صاحب سمجھتے ہیں، میں جی اپنی مثال دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں جو نہرUpper Swat ہے، وہMain canal میرے سارے حلقے میں سے جا کر کچھ منسٹر صاحب کے حلقے سے گزرتی ہے اور زیادہ حصہ اس کا میرے حلقے سے گزرتا ہے، ابھی آپ نکالیں اے ڈی پی کہ میرے حلقے میں کتنے روڈز بنے ہیں اور منسٹر صاحب کے حلقے میں کتنے روڈز بنے ہیں؟ دوسرا جناب سپیکر، ہم کئی سالوں سے کہہ رہے ہیں کہ یہ جو آپ کے Water rent ہے، آبیانہ جس کو آپ کہتے ہیں کہ پاکستان کے باقی تینوں صوبوں میں وہ Flate rates پر ہیں اور صرف صوبہ سرحد ایک واحد صوبہ ہے جہاں پرCrops کے حساب سے آبیانہ لیا جاتا ہے، باقی کسی صوبے میں بھی نہیں ہے۔ باقی سارے صوبوں میں وہ انہوں نےFlate rate مقرر کیے ہیں اور وہ حکومت کے لئے بھی آسان ہے۔ مثال کے طور پر اگر حکومت کو پتہ ہے کہ اس کا ایک لاکھ ایکڑ سارا Irrigated land ہے تو اگر وہ Flate rate لگائے تو حکومت کو پتہ لگے گا کہ میرا اتنا پیسہ بنتا ہے اور اسی پیسے کو وہ وصول کرے گا لیکن جناب سپیکر، یہ 1800 کے آخر میں اور 1900 سو کے شروع میں جب کینال بنے تھے۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ آداب سکھائیں۔ جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ جب آپ Flate rate مقرر نہیں کریں گے تو جناب سپیکر، اس سے مصیبت یہ ہو رہی ہے کہ پٹواریوں کے رحم و کرم پر ہیں وہ لوگ، پٹواری اگر کسی کی گندم کو گنا بناتا ہے، کسی کی جو کو گنا بناتا ہے تو وہ دس گنا، بیس گنا زیادہ آبیانہ دیتا ہے تو منسٹر صاحب سے ہم نے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ برائے مہربانی اس کو آپ Flate

rateپہ کریں تو حکومت کو بھی نقصان نہیں ہے اور زمیندار بھی پٹواریوں کے چنگل سے آزاد ہو جائیں گے اور اس مصیبت میں جو پڑے ہوئے ہیں، اس سے آزاد ہو جائیں گے۔ تیسرا جناب سپیکر، ان کے ساتھ Upper Swat Canal میں پیہور ہائی لیول کینال جب آگے 900 فیصد پانی لاتا ہے تو جناب سپیکر، ان کی ساتھ جگہ نہیں ہے کہ اس پانی کو لے سکے وہ کینال۔ ہم انہیں کہتے ہیں کہ آپ کا جو Original Scheme تھا، اس سکیم میں Upper Swat Canal سے Left side پر جو بارانی علاقہ ہے، اس کے لئے Schemes بن سکتی ہیں اور Provision بھی پڑی ہوئی ہے لیکن چونکہ وہ سارا میرا حلقہ ہے، منسٹر صاحب نے تو اپنے حلقے کے لئے بائزئی ایریگیشن سکیم منظور کر دی لیکن جو ہمارا سارا علاقہ ہے، وہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چھوٹی سی سکیم ہو گی۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! ہمیں اس سے بھی چھوٹی سی دے دیں، ہمیں وہ بھی منظور ہے۔

جناب سپیکر: وہ کتنے کی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں دے رہے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: وہ کتنے کی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! وہ تین سکیمیں ہیں جو Original PC-1 تھا، وہ اس میں منظور ہو چکی ہیں، منسٹر صاحب اگر مہربانی کریں سارا پانی بائزئی نہ لے جائیں تو کچھ ہمارا حصہ بھی ہو سکتا ہے، ہمیں بھی لفٹ کر سکتے ہیں جی۔

جناب سپیکر: شہزادہ محمد گستاسپ خان صاحب۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Thank you very much, Sir…...

جناب سپیکر: آپ تو۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: میرا نام آپ نے Include کیا اور سر، میں ذرا Attention آپ کے ذریعے چاہوں گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کی تو Attention ہے، جبل میرے قابو میں نہیں ہیں، میں کس طرح ان کو کہوں؟

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! وہ خود بول نہیں سکتا اور جب عبدالاکبر خان تقریر فرما رہے تھے تو وہ Thumping کر رہے تھے، Encourage کر رہے تھے۔ سر! میں یہاں پہ یہ گزارش کروں گا کہ عبدالاکبر خان کی کٹ موشن پہ جو انہوں نے باتیں کیں تو ان سے یہ معلوم ہوا کہ اگر منسٹر صاحب اپنے ہی حلقے میں کر رہے ہیں یا اس طرف کر رہے ہیں تو وہ چلیں کچھ تو یہ کر رہے ہیں لیکن ہم جو اس طرف رہتے ہیں، جو زلزلے کے مارے ہوئے ہیں، جن کے لئے بہت سارا بہت کچھ کرنا چاہیے تھا، اس طرف Irrigation میں کیا ہو رہا ہے؟ سر! میں خاص طور پہ اسلئے یہ بولنا چاہتا تھا اس پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے دو دریا ہیں نا، اسلئے آپ بولنا چاہتے ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: Barron areas کو، South میں Barron areas کو جہاں پہ پانی کی بوند نہیں ہے، Irrigate کیا جا رہا ہے، ان کے لئے سکیمز بنائی جا رہی ہیں، ان کے لئے Plan کیا جا رہا ہے اور ہم خوش ہیں کہ ہم تو کہتے ہیں کہ صوبہ سرحد کا چپہ چپہ جو ہے، اس کی زمین سونا اگلے لیکن سر، ساتھ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے بھی ادھر دریا ہیں، پانی کی کوئی قلت نہیں ہے، اگر اسے سٹور کیا جائے اور لوگوں کو Irrigation کے لئے پانی دیا جائے تو وہ زمینیں بھی اللہ کے فضل و کرم سے سونا اگلنے لگ پڑیں گی لیکن سر، میں اس بات پہ حیران ہوں اور میں صرف یہ نہیں کہوں گا کہ ہم اسی Period میں Ignore ہوئے ہیں، میں یہ کہوں گا کہ اب اس وقت چاہیے تھا کہ ہمیں یہ لوگ اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونے کے لئے ایسے معاشی منصوبے دیتے کیونکہ ہماری معیشت زلزلے کے بعد تباہ ہو چکی ہے، ہمارا وہاں روزگار نہیں ہے، ہماری زمینوں کو پانی نہیں مل رہا اور بہت سارا ایریا ہمارا Barron پڑا ہوا ہے۔ بہت کم خرچے پہ ہزارہ ڈویژن میں خاصکر کہ مانسہرہ میں سارا علاقہ Irrigate ہو سکتا ہے۔ دریائے کنہار سے پانی آ سکتا ہے، دریائے سرن سے پانی آ سکتا ہے، وہاں پہ بہت پرانا Irrigation system ہے۔ اب بیرونی امداد سے کچھ اس میں Improvements آ رہی ہیں لیکن آج تک اس محکمے نے اور ہمیں بھی یہ چار سال ہو گئے ہیں، یہاں پہ میں ہر بجٹ سپیچ میں کہتا رہا ہوں اور ہر موقع پہ میں یاد کراتا رہا ہوں کہ وہ بھی ایک چوتھائی حصہ ہے اس

صوبے کااور اس کی طرف Irrigation Department کی نظر نہیں جارہی اور اب افسوس یہ ہے کہ ہمارے کئی آفیسر ز بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہزارہ ڈویژن کے اس محکمے میں، ان کی نظر بھی وہاں پہ نہیں جاتی، یہ کیا Planning کررہے ہیں، یہ اس صوبے کے لئے کیا کام کررہے ہیں؟ پھر سر، میں یہاں عرض یہ کرونگا کہ ہمارے علاقوں میں نالے ہیں، ندیاں ہیں، Flash floods آتے ہیں اور آپ کو یاد ہوگا پچھلے کئی سال میں ڈاڈر کے مقام پہ Flash flood آیا، سن 1992 میں ایک زبردست فلڈ آیا اور اب بھی اعتماد ہے کیونکہ زمین Erode کر گئی ہے، دریاؤں کے بیڈ اونچے ہو چکے ہیں، Silting ہو چکی ہے، River planning کا کبھی کسی نے نہیں سوچا۔ صرف اب یہ یہ کریں گے جب کوئی ایمرجنسی ہو گی، پتھر اکٹھے کریں گے، لاکھوں، کروڑوں روپے منظور کریں گے اور جاکے پانی میں پھینکتے رہیں گے۔ سارا سال گزر جاتا ہے، پہلے احتیاطی تدابیر نہیں اختیار کی جاتیں اور End میں جب ایک آفت آجاتی ہے، اس کے بعد جو ہے، وہ فنڈز کا Wastage کیا جاتا ہے۔ میری سر، یہ درخواست ہے کہ Embedments کیے جائیں، River planning کی جائے Rivers کو Channelize کیا جائے اور اتنے بڑے بڑے دریا بھی نہیں ہیں جن میں یہ کام نہیں ہو سکتا۔ آپ دیکھیں لوگ Long term منصوبے بھی بناتے ہیں، Short term منصوبے بھی بناتے ہیں لیکن ہم نے صرف یہی سیکھا ہے اس محکمے کے اندر اور ہم نے یہی دیکھا ہے کیونکہ ہمارا ابھی حکومت کا تجربہ ہے، ہم بھی حکومتوں میں رہے ہیں، ہم نے بھی یہ سارا کچھ دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں۔ ہم عوامی نمائندے ہیں، آج تک محکمے نے کوئی Consultation ہمارے ساتھ نہیں کی۔ زیادہ سے زیادہ ہدایت کر دی جاتی ہے یا ہم خود بلا لیتے ہیں کسی ایکسیئن کو، اس کے ساتھ اپنے طور پہ ہم بات کر لیتے ہیں۔ وہ آگے کچھ بھیجے، ہو گیا تو ہو گیا، نہیں تو As part of the plan یہ کچھ نہیں ہوا۔ تو میری یہ استدعا ہو گی سر، یہ منسٹر صاحب اچھے آدمی ہیں، ہمیں ان کی ذات پہ کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ صوبہ سرحد کے وزیر ہیں، یہ ایک Constituency کے وزیر نہیں ہیں، یہ Constituency کے ممبر ہیں لیکن لوگوں نے انہیں صوبائی اسمبلی میں کردار ادا کرنے کے لئے، صوبے میں کردار ادا کرنے کے لئے بھیجا ہے اور اگر یہ اپنے حلقے کا سوچیں گے اور ہمارے پورے صوبے کے حالات کو نہیں سوچیں گے تو پھر میں یہ کہوں گا کہ یہ اپنے فرائض سے غفلت برت رہے ہیں۔ میں بڑے ادب سے انہیں کہوں گا کہ ایک وہاں کے

لوگوں کے ساتھ بھی یہ Meeting کریں، ہمارے معاملات بھی سمجھنے کی کوشش کریں اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر خدا کرے یہ جتنی ترقی جن علاقوں کو دیتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ صوبے کی طرف پوری نظر کریں اور سارے صوبے کے لئے کام کریں۔ .Thank you sir۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر! یہ ایریگیشن ایک ایسا محکمہ ہے جو کہ ہماری معیشت میں بہت بڑا کردار ادا کر سکتا ہے جی۔ ہم روزانہ چیختے ہیں جی کہ ہمارا پانی ہے جو سندھ لے جارہا ہے اور پنجاب استعمال کر رہا ہے اور ہم نہیں کرتے لیکن ہمارے پاس وسائل ہیں، اگر منسٹر صاحب یہ مہربانی کریں، یہ گورنمنٹ مہربانی کرے گی تو CRBC ابھی چل رہی ہے، اس سلسلے میں اب بھی روزانہ ڈی آئی خان میں جلوس نکلتے ہیں کہ اس میں Tail پر پانی نہیں ہے۔ اگر پانی اپنے حصے والا CRBC میں مزید بڑھایا جائے اور ہمارے مزید اسی علاقے میں جہاں Already irrigated ہے اور پانی کی کمی ہے، وہاں نئی نہریں بنادی جائیں، نئے مواقع دے دیئے جائیں تو ہم میں یہ شکایت بھی کم از کم کچھ حصہ تو جو صوبہ سرحد کے پانی کا جارہا ہے پنجاب کو یا سندھ کو، اس سے بھی ہمیں ایک فائدہ ہو جائے گا کہ ہمیں کچھ حصہ مل جائے گا اور ہماری جو پبلک کی شکایت ہے کہ Tail پر پانی نہیں ہے، ہمیں یہ تکلیف ہو رہی ہے، وہ بھی ہماری ختم ہو جائے گی۔ دوسری سر، محکمے کی کارکردگی جو نالائقی یا RAB کی ڈر کی وجہ سے جی میرے حلقے کے دو روڈز، ایک بلیک ٹاپ روڈ تھی جی چورہ سے لنگرچہ اور ایک بلیک ٹاپ روڈ تھی کینال پہاڑ پور جی، اس میں تقریباً ایک کروڑ روپیہ Lapse ہوا ہے جی، ایک کروڑ روپیہ اور بدقسمتی سے سمجھ نہیں آتی کہ محکمے نے بھی لکھا ہے کہ ہمیں Next Year میں یہ پیسے دیئے جائیں، وہ ایسی کوئی وجوہات تھیں لیکن On-going Scheme میں وہ Scheme نہیں آئی جی۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک کام شروع ہے، اب وہ آدھا رک گیا ہے اور اس پر اور زیادہ تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ ایک کام اگر پورا نہ ہو تو وہ روڈ اور تباہ ہو جاتی ہے تو منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ جو ہمارے کم از کم Lapse ہوئے ہیں۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی مولانا لطف الرحمن صاحب۔

مولانا لطف الرحمن: یہ جو مخدوم صاحب ذکر کر رہے ہیں، اس جون میں اس کی Completion ہونی تھی اور وہ Project complete نہیں ہوا اور اس کو اگلے سال میں On-going میں شامل نہیں کیا گیا، لہذا استدعا یہ ہے کہ اس کو بناکہ نئی ADP میں شامل کیا جائے۔

(تالیاں)

سید مرید کاظم شاہ: اس کو نئے ADP میں شامل کیا جائے۔ تیسرا میرا Point ہے جی سر، بڑی مہربانی ابھی تو گورنمنٹ کی طرف سے Approval بھی آگئی۔ (قہقہے) سر! تیسرا میرا Point ہے جی، کل بھی عرض کیا تھا کہ میرے حلقے میں ژالہ باری ہوئی تھی جس سے Totally فصل تباہ ہوگئی تھی، کم از کم مالیہ، کل بھی میں نے مالیے کے متعلق عرض کی، اب میں منسٹر صاحب سے عرض کرتا ہوں کہ اعلان بھی ہوا تھا، وہ آبیانہ معاف کیا جائے کیونکہ ٹالباشیں بھی پہنچ گئی تھیں لوگوں کے پاس التوا کے بعد، اب ان پر ایک بجلی گرپڑی ہے کہ ایک فصل ختم ہوگئی ہے اور دوسرا آبیانہ اور مالیہ بھی دیں۔ یہی دو Request ہیں، اس کے ساتھ میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی حافظ اختر علی صاحب۔ ہمارا تو شکوہ ہی ختم ہو گیا جب مولانا لطف الرحمن صاحب کو بھی شکایت ہے۔

مولانا حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زۂ د خپلو ټولو محترمو اراکین اسمبلی شکر یه ادا کوم چې هغوئ د ایریګیشن غونډے اهم ډیپارټمنټ په حوالې سره ډیر بهترین تجاویز هم راکړی دی او د هغې سره سره د هغوئ چې کوم موقف وو نو هغه یے هم واضح کړے دے۔ زمونږه رور ډاکټر سلیم صاحب، عربی کښې وائی "الفضل ما شهدت به لآباؤ" چې یو طرف ته ډاکټر صاحب وائی چې Administration ډیر Loose دے او بل طرف ته وائی چې د چیف منسټر هم نه منی، یقیناً دا مضبوط دے، دا Loose نه دے او۔۔۔۔۔۔

ډاکٹر محمد سلیم: نه جی، لاندے چیف انجنیئر نه منی۔ ستاسو نه نه ده پاتے، هلته۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی: اوس جی زما واورئ کنه۔ ستاسو خو ما واوریدل، اوس زما واورئ۔ ډاکټر صاحب اووئیل چې گل پھینکتے ہو اوروں کی طرف نو زۂ ورته وایم چې

؎ تم جو کہتے ہو مجھے تونے بہت رسوا کیا   کیا گناہ کیا، جرم کیا، تقصیر میں نے کیا کیا

(تالیاں)

بهرحال د ډاکټر صاحب په يو ټرانسفر باندې څه مسئله به وه خو انشاءالله هغه به ورله حل کړو۔ زمونږه رور جناب عبدالاکبر صاحب ذکر کړے دے چې دا اے۔ډی۔پی چې کوم ده نو دا د هغه خپله اے۔ډی۔پی ده او د هغې تقسيم ناجائز طريقے سره دے۔ جناب سپيکر صاحب! تاسو پخپله چونکه زيات په دې باندې پوهه يئ او دا ټول اراکين په دې باندې پوهه دی چې دغه شان امبريلا سکيمونه کوم راشی جی نو په هغې باندې بيا د چيف منسټر صاحب او د حکومت د طرف نه څه کميټی تشکيل کيږی او بيا د هغې تقسيم يقيناً په هغه تجاويزو سره او په هغه ترتيب سره کيږی۔ په هغې کښې چونکه مختلف امبريلا سکيمونه وی، څه د ورکس وی، څه د ايريګيشن وی، څه د هر يو محکمے وی خو بحرحال دا تقسيم هغوی ته حواله وی۔ زمونږه رور عبدالاکبر صاحب دا اووئيل چې يره هلته د معلوم شی چې د دوئ په حلقه کښې څومره کار شوے دے؟ نو يقيناًبالکل جی که چرے داسې يو مجلس تاسو فراهم کول غواړئ نو زهٔ تيار يم چې د عبدالاکبر صاحب په حلقه کښې په دې وخت کښې ساول ډهير مائينر چې د دوئ حلقه ده، په هغې باندې روډ جوړ شو، اپر سوات کينال، هغه د دوئ حلقه ده، په هغې باندې روډ جوړ شو، محله مائينر د دهٔ حلقه ده، په هغې باندې روډ جوړ شو، کاټلنګ ډسټری د دهٔ حلقه ده، په هغې باندې روډ جوړ شو نور هم ډير کافی سکيمونه يقيناً دهٔ ته۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپيکر! کاټلنګ ډسټری د دهٔ حلقه ده چې کوم روډ راروان دے۔۔۔۔۔

<u>وزیرآبپاشی:</u> جناب سپيکر صاحب! چونکه فلور ما سره دے۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> محله بانډه د دهٔ د سړی حلقه ده چې په هغې باندې روډ جوړ شو۔ <u>وزیروزیرآبپاشی:</u> دا فلور جی ما سره دے نو دے د فی الحال واوری۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبرخان:</u> جناب سپيکر! راشئ او ګورئ په خپله به درته پته اولګی۔

وزیر آبپاشی: دے د فی الحال واوری او بیا د، که څه مناسب وی خو بحرحال۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب! تۀ ډیر رشتیا رشتیا مه وایه کنه۔

(قہقہے)

وزیر آبپاشی: که بیا هم جی دا سې وی، که بیا هم جی دا سې وی نو یقیناً چې څه دا سې ضرورت وی نو مونږه به هغه ګورو او چې څومره زمونږ په هغې کښې استطاعت کیږی، دا د دوئ ډیر ښه تجویز راغے د Flate rate په حوالے سره چې یره آبیانه، او د هغې د پاره کیبینټ کښې یو کمیټی هم تشکیل شوې ده، 'کابینه کمیټی' او په هغې هغوی خپل سفارشات بالکل آخری کیبینټ ته اوس پیش کړی دی۔ انشاء اللّٰه Next چې کوم میټنګ راځی، د دوئ خبره هم په خپل ځائے باندې ټهیک ده چې د پټواری یا د هغه خلقو غلاګانے او یا د ګنی نه غنم جوړوی یا متبادل، د دې خاتمه به اوشی۔ بهرحال یو طرف ته په هغې کښې دا هم ده چې په هغې کښې زمونږه غټ زمیندار ته یقیناً فائده شته خو وړوکی زمیندار ته په هغې کښې فائده نیشته۔ بهرحال مونږه د هغې هر Angle باندې جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو دے خو پخپله غټ زمیندار دے کنه، د وړوکی خبره نه کوی۔

وزیر آبپاشی: هغه خو خبره ده کنه، په دې خو تاسو پوهیږئ نور خو بهرحال مونږ به دا سې یوه فیصله کوؤ چې هغه د اعتدال وی او په هغې کښې ټول قوم ته چې کوم دے نو په هغې کښې لکه د دغې خاتمه اوشی او د هغې د پاره یو بهترین فیصله هم اوشی۔ زمونږه محترم مشر، شهزاده صاحب چې کوم دے نو هغه خپل تجاویز دریائے کنهار په حوالې سره او د سرن په حوالے سره، یقیناً دے وخت کښې خو یو سکیم چې هغه د جاپانی بینک د طرف نه دے، د 'لوئر سرن' او د 'اپر سرن' په حوالے سره تقریباً پانچ هزار ملین د هغې یو سکیم دے، اللّٰه د اوکاندی چې د هغه سکیم Feasibility بر وقت تکمیل ته اورسی او هغه عملی شی۔ یقیناً هغې سره به د ډسټرکټ مانسهرے او د دغے د ایریګیشن انتظام ډیر په ښه طریقے سره اوشی۔ زمونږ ډیپارټمنټ هم کوشش کوی۔ دوئ د مشاورت خبره اوکړه، مونږ به مزید د دې فورم نه هم او بیا په خصوصی طور باندې چې کوم زمونږه منتخب اراکین دی، باقاعده ډیپارټمنټ د هغوی سره په هر ADP Scheme کښې او په

هر یو ځیز کښې باقاعده Consultation هم کوی او د هغوی تجاویز هم ځان سره اخلی-----

جناب سپیکر: په کومه ADP کښې؟ په 2008-2009 کښې؟

وزیر آبپاشی: دا کوم چې اوس موجوده ده۔ دا اوس چې کوم زیر تجویز دے او پاس کول ئے غواړو، چې په دیکښې باقاعده هغوی سره په رابطه کښې وی او د هغوی تجاویز هم په هغې کښې مد نظر اوساتی۔ زمونږه مرید کاظم صاحب دوه خبرې اوکړے او زمونږه جناب لطف الرحمن صاحب هم خبره اوکړه نو مرید کاظم صاحب چې کومه خبره اوکړه چې CRBC Tail باندې مسئله وی یقیناً چونکه داسې مونږسره دا خبره دوئ Take-up کړے نه ده او دے وخت کښې یو نوے خبره زمونږ ه ذهن کښې راغله۔ بهرحال زۀ به محکمے ته په هغې باندې هدایات اوکړم چې څومره په هغې کښې Efforts کیدے شی او په هغې کښې څومره اصلاحات کیدلے شی، ضرور به کوؤ۔ کوم چې دوئ اووئیل چې یو کروړ روپئ زمونږه Lapse شوی دی او لطف الرحمن صاحب هم د هغې تائید اوکړو نو یقیناً مونږ ه کوشش دا کوؤ چې هر ځائے کښې ایکسیئنان یا اے سی گان یا د هغې ځائے هغه افسران، د هغه علاقو، د هغوی په مشاورت سره وی نو بهرحال که چرے داسې وی چې په هغې کښې د محکمے غلطی وی، یقیناً مونږ به بالکل په دې باندې ایکشن هم اخلو او د هغې خلاف به کارروائی هم کوؤ په هغې باندې۔ دا بالکل جی زۀ فلور باندې وایم خو په شرط د دې چې بیا هغه حضرات، ممبران د هغې-----

مولانا لطف الرحمن: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا لطف الرحمن: جناب سپیکر! ہمیں اس طرح کی کارروائی نہیں چاہیئے، ہمیں وہ On-going میں شامل کر دینا چاہیئے جی۔ اس طرح کارروائی کی کیا ضرورت ہے؟

وزیر آبپاشی: دوه خبرې دی جی۔ یو خو دا چې په On-going کښې شامل شی، هغه خو ٹھیک شوه۔ خو چې د چا د نااهلئ د وجې نه دا فنڈ Lapse شوے دے، مونږ به خامخا د هغوی خلاف بیا کارروائی کوؤ چې بیا منتخب ممبران په هغې باندې

مونږ سره په هغې باندې تعاون کوی او په هغې باندې بیا خفه کیږی نه۔ بهرحال ځومره تجاویز چې د ایریگیشن د اصلاح د پاره راغلی دی، مونږه د هغې خیر مقدم کوؤ، انشاءالله هغه به شاملوؤ۔ زهٔ Request کومه چې دا ټول رونړه هغه خپل Cut motions واپس واخلی او دا منظوری مونږ ته را کړی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: سر! آبیانے کے متعلق میں نے عرض کیا ہے جی، آبیانے کی معافی۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی: آبیانے خو جی تاسو ته پته ده چې چونکه دا زما د خپل اختیار خبره نه ده، البته د چیف منسټر صاحب په نوټس کښې به ئے راولو او ان شاءالله ہم سفارش کریں گے۔

Mr. Speaker: Ji Doctor Sahib, withdrawn?
Dr. Muhammad Salim: Withdrawn, Sir.
Mr. Speaker: Withdrawn. Ji Abdul Akbar Kkan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زهٔ واپس به واخلمه خو دا کاټلنگ ډسټری چې کومه ده، د منسټر صاحب د حلقے نه شروع ده، هغه بله ورځ جبل پرې افتتاح کړې ده۔ مالامائینر د هغه غاړے افتتاح یے کړې ده۔

جناب تاج الامین: سپیکر صاحب! که ستاسو خیال کښې راځی، دهٔ افتتاح کړې وه۔ داسې کار اوشو، هغه ما په دوئ باندې منظور کوؤ۔ چې پته راته اولگیده، دے تلې دے جی هلته ئے تخته هم لگولې ده نو دا سیاست ئے د تختے کړے دے جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: او ډیره مړه۔ حلقه دا۔۔۔۔۔

جناب تاج الامین: بیا خو ما هغه گله هم او کړه خو تاسو به اوریدلے نه وی جی نو دا ډیر ښه سیاستدان دے۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Shahzada Muhammad Gustasip Kkan Sahib.

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں پہلے ایک بات انہیں یاد دلا دوں۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مزید تقریر نہیں کریں گے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! نہیں، تقریر نہیں، ایک یاد ہانی کراتا ہوں کہ ضلع مانسہرہ، ہزارہ ڈویژن، Earthquake affected areas کے لئے آپ کی موجودگی میں متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی کہ ہر قسم کا پراونشل ٹیکس، آبیانہ وغیرہ وغیرہ، یہ سب معاف ہونگے تو یہ میں ان کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ اس بارے میں وہ غریب لوگ تو آبیانہ دے رہے ہیں، اس کی معافی کا کچھ کریں۔ نہیں تو اس ہاؤس میں پھر ہم پریویلج موشن لائیں گے اور پھر اس پہ بات کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب ہاؤس ہو گا۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جب ہاؤس ہو گا۔

جناب سپیکر: Withdrawn? کٹ موشن آپ نے Withdraw کیا؟

Shahzada Muhammad Gustasip Kkan: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Murid Kazim Sahib!
Syed Murid Kazim Shah: Withdrawn.
Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 24, therefore, the question before the House is that Demand No. 24 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 24 is granted. Demand No. 25, the honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 25 on behalf of honourable Minister for Industries. Honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، مسٹر سپیکر۔ سر! میں وزیر برائے صنعت و تجارت کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 38 ملین، 200 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت اور تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr.Speaker: Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 25 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 25 is granted. Demand No. 26, the honourable Minister for Mineral Development, NWFP, to please his Demand No. 26. The honourable Minister for Mineral Development, NWFP, please.

(تالیاں)

الحاج محمد ایاز خان (وزیر برائے ترقی معدنیات): شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 57 ملین، 456 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی اور انسپکریٹ آف مائنز Inspectorate of Mines کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 26, may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 26 is granted. Demand No. 27. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 27 on behalf of honourable Minister for Industries, NWFP. The honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): میں وزیر برائے صنعت، حرفت، تجات وفنی تعلیم کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبغ 44 ملین، 564 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے وے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 44,564,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008, in respect of Government Printing Press.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 27 may be

granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 27 is granted. Demand No. 28. The honourable Minister for Population Welfare, NWFP, to please move his Demand No. 28.

(تالیاں)

جناب کاشف اعظم (وزیر بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر، مہربانی جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 ملین، 740 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 5,740,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008, in respect of Population Welfare.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 28 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 28 is granted. Demand No. 29. The honourable Minister for Information Education, NWFP, to please move Demand No. 29 on behalf of honourable Minister for Industries and Technical Education, NWFP. The honourable Minister for Information, NWFP, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے صنعت، تجارت، محنت و فنی تعلیم کی طرف سے یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 31 ملین، 279 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 31,279,000/- only, be granted to the Provincial

Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008 in respect of Technical Education and Man Power.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 29 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand No. 29 is granted. Demand No. 30. The honourable Minister for Industries and Labour NWFP to please his demand No. 30. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move Demand No. 30 on behalf of Minister for Industries & Labour, NWFP.

<u>جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات)</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے صنعت، تجارت، حرفت وفنی تعلیم کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 21 ملین، 356 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران 'لیبر' کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 21,356,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2008 in respect of Labour.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 30 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand No. 30 is granted. Demand No. 31. The honourable Minister for Information, NWFP, to please move his Demand No. 31.

<u>جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات)</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 52 ملین، 374 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 52,374,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30 June 2008, in respect of Information.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 31 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 31 is granted. Demand No. 32. The Honourable Minister For Zakat, Ushar and Social Welfare, NWFP, to please move his Demand No. 32. The Honourable Minister for Zakat, Ushar and Social Welfare, NWFP, please.

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ، عشر و سماجی بہبود): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 96 ملین، 285 ہزار روپے متجاویزنہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال دوران سماجی بہبود اور خصوصی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 96,285,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30 June 2008, in respect of Social Welfare and Special Education.

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 32 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are againt it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 32 is granted. Demand No. 33. The honourable Minister for Zakat & Ushr, NWFP to please move his Demand No. 33. Honourable Minister for Zakat & Ushr, NWFP.

جناب حشمت خان(وزیر زکواۃ، عشر و سماجی بہبود): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 42 ملین، 758 ہزار روپے سے متجاویز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 42,758,000/- only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30 June 2008, in respect of Zakat and Usher.

میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ما تا سو ته یو ریکوسټ کړے وو جی چې ما له په دې باندې به د یو څو خبرو موقع را کوئ جی۔

جناب سپیکر: د ما نخه وخت دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: په دې زما کټ موش را غلې دے جی، یو د وه منټه خبرې به پرې کومه جی۔

جناب سپیکر: د ما نخه وخت دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: یو د وه منټه خبرې به پرې کومه جی۔

جناب سپیکر: د ما نخه وخت دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: یو منټ به پرې خبرې کومه جی بس۔

جناب سپیکر: د ما نخه وخت دے۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: یو منټ خبرې به پرې کومه۔ کټ موشن مے پرې دے جی۔

جناب سپیکر: گوره د دې طرفه هیڅ څوک څه نه وائی۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: موقع را کړئ جی خیر دے۔ زۀ هسې هم په دې هاؤس کښې زیاتې خبرې نه کومه نو نن لږ یو منټ را ته موقع را کړئ جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: ما وئیل چې موقع را له را کړئ جی۔

جناب تاج الامین: خیر د ومره خبرې ئے کولې جی خو مونږه ورته۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جبل صاحب! تهٔ خپله خبرې کوه، زما د پاره تهٔ خبره مه کوه، کښېنه۔

جناب تاج الامین: یره جی بس Withdraw ئے کړئ جی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: نه جی، جبل صاحب جی۔۔۔۔۔

جناب تاج الامین: زهٔ Request ورته کومه۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جبل صاحب جی د خپل ځان ذمه دار دے۔ زهٔ به خپله خبره کومه جی او۔۔۔۔۔

جناب تاج الامین: زهٔ Request ورته کومه چې دا واپس واخلی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: ما ته دا حق حاصل دے چې زهٔ خبره اوکړم په دې باندې۔

جناب سپیکر: ګوره خالد وقار خان، چې خبره اونکړے نو ډیره به ښه وی لکه۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پینځه کاله ئے را له په زړه کښې او به ځښکلی دی، په دې زړه مو دومره بوجه دے چې کم از کم نن د دې زړه دا بوجه سپک کړو۔

جناب سپیکر: ځه خیر دے، بیا به چرته کښینو۔

جناب عبدالاکبر خان: ځه خیر دے پیږدئ ئے چې د خپل زړه بوجه سپک کړی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: تاسو ئے لږ ما ته پریږدئ کنه۔۔۔

جناب سپیکر: ځه، ځه، ځه۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: یو منټ له ئے پریږدئ راته۔

جناب سپیکر: ځه، ځه، ځه۔Withdrawn?

Mr. Khali Wiqar Advocate: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn. Since all the cut motions have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 33 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 33 is granted. Demand No. 34. The honourable Minister for Finance, NWFP, to please move his Demand No. 34.

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم ! جناب سپیکر میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت۔۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرډر جی۔ مونږه دا خپل کټ موشن Withdraw کړو خو دومره جی دا اخلاقی تقاضه دهٔ پوره نه کړه چې دهٔ شکریه ادا کړے وے۔ زهٔ په دې دومره خفه یم چې دهٔ دا بنه اونکړل۔

وزیر زکواة، عشر و سماجی بہبود: تاسو مخکښې لاړے جی۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تاسو کښینئ۔ شاه راز خان۔

وزیر زکواة، عشر و سماجی بہبود: ستاسو ډیره تندی وه چې فوری مو غوښتله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زهٔ مخکښې لاړمه۔ ما درته اونه وئیل چې ستاسو نه زما ډیره تادی ده۔

وزیر زکواة: زهٔ ئے شکریه ادا کومه جی، شکریه ادا کوم

(تالیاں)

جناب مختیار علی: حشمت صاحب، دا خو دا سې لګی لکه چې څه غلا غوندې کښې وی ځکه چې هغه خبره کوی نو او د کړی کنه خبره، او وایه ورته کنه۔

وزیر زکواة، عشر و سماجی بہبود: یقین د اوشه، خدائے ګواه دے چې زهٔ پرې خوشحاله ووم چې دے خپله خبره او کړی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, NWFP, to please move his Demand No. 34.

هغه خو تا سو، مطلب دا دے په اشتعال کبنې را ولی۔

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 5 بلین، 754 ملین، 513ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 5,754,513,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Pension.

Since all cut motion have been withdrawn on Demand No. 34, therefore, question before the House is that Demand No. 34 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 34 is hereby granted. Demand No. 35. The honourable Minister for Food, Excise & Taxation, NWF, to please move his Demand No. 35.

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 900ملین روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران سبسڈیز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 900,000,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Subsidies.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 35, therefore, the question before the House is that Demand No. 35 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 35 is granted. Demand No. 36. The honourable Minister for Finance, NWFP, to please move his Demand No. 36.

جناب شاہ راز خان(وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک بلین روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری (Government Investment) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 1,000,000,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Government Investment.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 36, therefore, the question before the House is that Demand No. 36 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 36 is granted. Demand No. 37. The honourable Minister for Auqaf and Religious Affairs, NWFP, to please move his Demand No. 37.

(تالیاں)

مولانا امان اللہ حقانی(وزیر اوقاف و مذہبی امور): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 38 ملین، 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی واقلیتی امور وحج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 38,014,000/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Auqaf, Religious, Minority Affairs & Haj.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 37, therefore, the question before the House is that Demand

No. 37 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 37 is granted.

وزیر اوقاف و مذہبی امور: جناب سپیکر! د مونځ ټائم شوے دے ، که مونځ اوکړو نو دا زیات دی، بیا به۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر اوقاف ومذہبی امور: دا ډیر دی جی۔

جناب امانت شاہ: هسې د مانځه نه پس به کښېنو جی۔ د مانځه نه پس به جی هسې هم کښېنا ستل غواړی ۔

جناب سپیکر: دا یو اوکړو ؟

آوازیں: او جی۔

Mr. Speaker: The honourabel Minister for Sports and Culture, NWFP, to please move his Demand No. 38.

کانجو صاحب، تبنتے به بیا نه۔

جناب حسین احمد (وزیر کھیل وثقافت): میں تحریک پیش کرتاہوں کہ کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جو مبلغ 69 ملین،360 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو،ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت و عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 69,360,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Sports, Culture, Tourism & Museum.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 38, therefore, the question before the House is that Demand No. 38 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 38 is granted.

نماز کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker: Demand No. 39. The honourable Ministter for Local Government and Rural Development, NWFP, to please move his Demand No. 39.

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم مبلغ 3 بلین، 52 ملین، 96 ہزار سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران "ضلعی حکومتوں کا غیر تنخواہی حصہ" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 3,052,096,000/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of District Governments (District Non Salary)".

Since all the cut motions have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 39 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 39 is granted. Demand No. 40. Honourable Minister for Local Government, Election & Rural Development, NWFP, to please move his Demand No. 40. Honourable Minister for Local Government, NWFP, please.

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 1 بلین، 284 ملین، 809 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران "چنگی اور ضلع ٹیکس" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 1,284,809,000/- only may be granted to the

Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of 'Actroi & District Tax'.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 40, therefore, the question before the House is that Demand No. 40 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 40 is hereby granted. Demand No. 41. The honourable Minister for Law to please move Demand No. 41 on behalf of honourable Chief Minister, NWFP. Honourable Minister for Information on behalf of Chief Minister, NWFP, please.

جناب آصف اقبال وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ملین، 242 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 15,242,000/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of 'Housing Department'.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 41, therefore, the question before the House is that Demand No. 41 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 41 is granted. Demand No. 42. The honourable Minister for Local Government and Rural Development, NWFP, to please move his Demand No. 42.

جناب محمد ادریس(وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 بلین، 870 ملین، 520 ہزار، 700 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے

کے لئے دے دی جائے جو کہ جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران " ضلعوں کا تنخواہی حصہ " کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 23,870,520,700/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of 'District Salary'.

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 42, therefore, the question before the House is that Demand No. 42 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 42 is granted. Demand No. 43. The honourable Minister for Finance, NWFP to please move Demand No. 43, on behalf of Minister for P&D.

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو 41 ملین، 500 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران " قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیاں " کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 41,500,000/- only may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Loans and Advance Payments".

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 43, therefore, the question before the House is that Demand No. 43 may be granted?. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand No. 43 is granted. Demannd No. 44. The honourable Minister for Food, Excise & Taxation, NWFP, to please move his Demand No. 44. Honourable Minister for Food, NWFP, please.

جناب فضل ربانی ایڈوکیٹ(وزیر خوراک): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جوکہ مبلغ 4 بلین، 220 ملین، 278 ہزار روپے سے متجاوزنہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جوکہ سال 30 جون 2008 کو ختم ہونے سال کے دوران "سٹیٹ ٹریڈنگ ان فوڈ گرین اینڈ شوگر" کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 4,220,278,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of 'State Trading in Food Grain and Sugar".

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 44, therefore, the question before the House is that Demand No. 44 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 44 is granted. Demand No. 45. The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move his Demand No. 45. The honourable Minister for P&D, please.

جناب عنایت اللہ(وزیر منصوبہ بندی وترقی): سر! میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کوایک ایسی رقم جومبلغ 2 بلین، 406 ملین، 391 ہزار روپے سے متجاوزنہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "ترقیات" کے سلسلے میں برداشت کرناہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 2,406,391,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Developments".

Since all the cut motions on Demand No. 45 have been with withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 45 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 45 is granted. Demand No. 46. The honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move his Demand No. 46.

جناب محمد ادریس(وزیر بلدیات): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 بلین، 454 ملین، 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران " دیہی و شہری ترقی" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 4,454,056,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Rural and Urban Development".

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 46, therefore, the question before the House is that Demand No. 46 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 46 is granted. Demand No. 47. The honourable Minister for Law, NWFP, to please move Demand No. 47 on behalf of honourable Chief Minister, NWFP. Honourable Minister for Information, on behalf of honourable Chief Minister, NWFP, to please move Demand No. 47.

جناب آصف اقبال(وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 910 ملین، 308 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "پبلک ہیلتھ انجینئرنگ" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 910,308,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Public Health Engineering".

Since all the cut motions have been withdrawn on Demand No. 47, therefore, the question before the House is that Demand No. 47 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 47 is hereby granted. Demand No. 48. The honourable Minister for Education, NWFP, to please move his Demand No. 48. Honourable Minister for Education, NWFP, please.

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4 بلین، 843 ملین، 348 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "تعلیم و تربیت" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 4,843,348,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Education & Training".

Since all the cut motions on Demand No. 48 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 48 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 48 is granted. Demand No. 49. The honourable Minister for Health, NWFP, to please move his Demand No. 49.

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت و منصوبہ بندی): سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 بلین، 637 ملین، 655 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "صحت عامہ" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 3,637,655,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of

payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Public Health".

Since all the cut motions on Demand No. 49 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 49 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 49 is granted. Demand No. 50. The honourable Minister for Irrigation, NWFP, to please move his Demand No. 50. Honourable Minister for Irrigation, please.

مولانا حافظ اختر علی (وزیر آبپاشی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1 بلین، 734 ملین، 17 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "تعمیرات آبپاشی" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 1,734,017,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of Irrigation.

Since all the cut motions on Demand No. 50 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 50 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 50 is granted. Demand No. 51. The honourable Minister for Law, NWFP, to please move Demand No. 51 on behalf of honourable Chief Minister, NWFP. Honourable Minister for Information, NWFP, on behalf of honourable Chief Minister, please.

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں وزیر اعلی صوبہ سرحد کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 3 بلین، 958 ملین، 741 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 3,958,741,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Construction of Roads, Highway & Bridges".

Since all the cut motions on Demand No. 51 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 51 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 51 is granted. Demand No. 52. The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move his Demand No. 52. Honourable Minister for P&D, please.

وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی: ڈیمانڈ نمبر 52 ماحولیات و خزانہ کا ہے۔

جناب سپیکر: نو بیا دوئ غلطہ جوړه کړې ده؟

وزیر برائے منصوبہ بندی و ترقی: ایسا ہو نہیں سکتا۔

Mr. Speaker: The honourable Minister for Finance, NWFP to please move his Demand No. 52.

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8 بلین، 338 ملین، 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "سپیشل پروگرام" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 8,338,030,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "special Programme".

Since all the cut motions on Demand No. 52 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 52 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 52 is granted. Demand No. 53. The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move his Demand No. 53. Honourable Minister for P&D, please.

جناب عنایت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقی): سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 1 بلین، 204 ملین، 241 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "ضلعی پروگرام" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 1,204,241,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "District Programme".

Since all the cut motions on Demand No. 53 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand No. 53 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

The motion was carried

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 53 is granted. Demand No. 54. The honourable Minister for P&D, NWFP, to please move his Demand No. 54.

جناب عنایت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقی): سر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 بلین، 975 ملین، 585 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2008 کو ختم ہونے والے سال کے دوران "بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں" کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 7,975,585,000/- only be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2008 in respect of "Foreign Aided Projects".

Since all the cut motions on Demand No. 54 have been withdrawn therefore, the question before the House is that Demand

No. 54 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand No. 54 is granted.

Item No. 6. Consideration and passage of NWFP Finance Bill, 2007. The honourable Minister for Finance, NWFP, to please move that the North-West Frontier Province Finance Bill, 2007 may be taken into consideration at once.

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس بل مجریہ 2007 کا زیر غور لایا جانا

جناب شاہ راز خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں فنانس بل 08-2007 بمعہ ترمیمی فنانس بل 08-2007 پیش کرنے اجازت چاہتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ ہاؤس اس بل کو منظور کرے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ مطلب یہ ہے کہ Consideration میں تو وہ جو Already introduce ہوا ہے، وہ Consideration میں لائیں پھر اسکے بعد یہ Amendments لائیں اور Amendments اگر انکی پاس ہونگی تو وہ Automatically. اسکا حصہ بن جائیں گی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ تو ابھی Consideration stage ہو گی۔

وزیر خزانہ: میری درخواست یہ ہو گی جو میں نے ابھی کہا آپ کی خدمت میں کہ جو بل میں نے پیش کیا ہے، میں مانتا ہوں کہ اس بل کو زیر غور لایا جائے اور اسکے اوپر عملدرمد کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Finance Bill, 2007 may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Mr.Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his amendment in Finance Bill, 2007. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker! I beg to move that the North-West Frontier Province Finance Bill, 2007 may be withdrawn.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by honourable Member may be adopted?

Mr.Abdul Akbar Khan: If I am allowed, I think he should also move his amendment. Then he should talk on his own amendment and I will talk on my amendment.

جناب سپیکر: د چا په Amendment باندې؟ د عبدالاکبر صاحب په هغې باندې؟

جناب عبدالاکبر خان: څه وايئ جي؟

جناب سپیکر: نه نه، دهٔ وئیل چې اول د دوئ په Amendments باندې د خبره اوشي۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک شوه جي۔

جناب سپیکر: نه۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: څنګه چې ستاسو خوښه وی، څنګه چې ستاسو خوښه وی۔

جناب سپیکر: څه نو وايه جي۔

جناب عبدالاکبر خان: میں Simple سی بات کرونگا۔ مطلب یہ ہے کہ میرے خیال میں آپ بھی تھک گئے ہیں اور یہ ہاؤس بھی کافی دیر سے لیکن جناب سپیکر، میں نے جو Amendments move کی تھی، تقریباً 90% منسٹر صاحب نے اس کے ساتھ Agree کیا۔ آپ اگر Original Bill کو دیکھیں تو اس میں ٹوٹل پانچ Amendments تھیں، جو فنانس بل تھا، اس کے پانچ سیکشن تھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پانچ سیکشن تھے۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، پانچ سیکشن میں وہ خود 1, 2, 3, 4، تقریباً چار میں وہ Amendments لار ہے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ More than 80% انہوں نے Withdraw کر دیا یعنی جو بل انہوں نے Introduce کیا تھا اس ہاؤس میں، اس کو واپس لے لیا تو میرا تو یہ خیال تھا کہ یہ سارا بل واپس لے کے ایک نیا بل لے آئیں گے لیکن انہوں نے ایک نیا بل لانے کی بجائے جناب سپیکر، چار Amendments اپنے ہی بل میں جو انہوں نے Introduce کیا تھا اور منسٹر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں، مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے قانونی موشگافیوں میں Believe نہیں کرتے لیکن جناب سپیکر، یہ بل تو تقریباً تین، چار محکموں سے ہو کے اس سیکرٹریٹ میں آیا ہوا ہے اور پھر آپ نے ایجنڈے میں شامل کیا۔ اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے، اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے، اس میں ایکسائز و ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ بھی شامل ہے، جو Parents سارے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سب ڈیپارٹمنٹس سے Vetting ہو کے پھر لاء

ڈیپارٹمنٹ آیا ہوگا، پھر لاء ڈیپارٹمنٹ میں انہوں نے Vet کیا ہوگا، پھر کیبنٹ میں گیا ہوگا، کیبنٹ میں انہوں نے Approve کیا ہوگا اور جب اپنے ہی بل میں 80% دو دن کے اندر اندر، جب میں نے کہا کہ جی میں اس بل کے لئے Amendments لایا تو آنریبل منسٹر صاحب سے کہا گیا کہ Original Bill میں ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں، اسلئے ان غلطیوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ہم ان میں Amendment لانا چاہتے ہیں۔ میں پھر سمجھتا ہوں کہ انسان ہیں، مطلب ہے غلطیاں ہوتی ہیں، یہ تو ضروری نہیں ہے لیکن بجائے اسکے کہ آپ Amendments لاتے ہیں، اگر آپ اس بل کو Withdraw کر کے نیا بل لاتے، جو آپ چاہتے تھے، وہ بل لے آتے، اسلئے جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ فرسٹ جو کلاز ہے، اس میں جو Amendments لاتے ہیں "In clause 2 of the existing Appendix 1 to the Bill, the appendix annexed herewith may be substituted". اب جناب سپیکر، ایک شیڈول بل کے ساتھ رکھا گیا تھا، اس شیڈول میں حکومت ترامیم کرنا چاہتی تھی دو یا تین، جو بھی کرنا چاہتی تھی، حکومت ترامیم کرنا چاہتی تھی۔ ٹھیک ہے یہ حکومت کا حق ہے کہ وہ ترامیم کرے لیکن جناب سپیکر، آپ حیران ہونگے کہ وہ سارا جو شیڈول ہے، جو تقریباً بیس پچیس Pages کا ہے، اس کو Substitute کیا گیا۔ جناب سپیکر! سارے شیڈول کو Substitute کیا گیا یعنی مطلب یہ ہے کہ جو چیز یہ لانا چاہتے تھے، بجائے اسکے کہ سیکشن 3 یا سیکشن 4 یا جو بھی سیکشن ہو، وہ Amended form میں لے آتے، انہوں نے یہ سارا Substitute کر دیا جناب سپیکر۔ اب ایک آدمی جو قانون کو اتنا نہیں جانتا، وہ جو پرانا آپکا شیڈول ہے اور جو آپ نیا Substitute کرنے والا شیڈول لا رہے ہیں، وہ اس میں ایک ایک Word دیکھے گا، وہ Compare کرے گا کہ کہاں پر Amendments ہوئی ہیں کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے، وہ سارا باب دیکھے بغیر اسکی سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ پتہ نہیں ہے کہ آپ کونسے سیکشن میں Amendment لانا چاہتے ہیں؟ جب آپ سارے شیڈول کو Substitute کر رہے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ جو Already exist کرتا ہے، وہ بھی Substitute کر رہے ہیں اور جو نیا ڈال رہے ہیں تو وہ بھی تو جناب سپیکر، ایسی Legislation جو انتہائی خطرناک بات ہے کیونکہ Legislation ہم ایک دن کے لئے نہیں کرتے، Legislation ہم کافی عرصہ کے لئے، سالوں کے لئے، سینکڑوں سالوں کے لئے

کرتے ہیں۔ اب اگر ہم ایک ایک Word کے لئے، کل کوئی کہے کہ The Constitution of Pakistan may be substituted by the following, اور سارا دوسرا Constitution لکھیں تو کسی کو کیا پتہ لگے گا کہ اس Constitution میں کہاں پر Amendments ہوئی ہیں؟ جب تک وہ دونوں Constitutions کو Compare نہیں کریگا، اسکو اندازہ نہیں ہوگا کہ کہاں Amendments ہوئی ہیں اور کہاں تبدیلی لائی گئی ہے۔ اب جناب سپیکر، آپ اسکے Clause 4 کو دیکھیں، "In Clause 4 for Sub Clause (1), the following may be substituted" اب جناب سپیکر، آپ دیکھیں "In fifth Schedule at serial No. 1, after the entry at Clause (D), the following entry shall be substituted" اب جناب سپیکر، یہاں پر دو Fifth Schedules ہیں، اب جو انہوں نے لگائے ہیں، وہ بھی ایک میں پرانا لگایا تھا اور ایک نیا لگایا، اب جناب سپیکر، 'First 'fifth Schedule جو ہے، جو پرانا لگایا تھا سر، جو Amendments لا رہے تھے، جو بل لا رہے تھے اسی اسمبلی میں اسی وقت، اس میں اوپر آپ دیکھیں 'Finance Act 1964' and 'NWFP Act 1977' اوپر بالکل چھوٹا چھوٹا سا لکھا ہوا ہے Finance Act of 1964 اور 1977 میں اگر Subsequent amendments ہوئیں تو وہ ڈال دی گئی لیکن جب جناب سپیکر، یہ Amendments لا رہے ہیں، جناب سپیکر! ایک تو ایک کاپی ہے ہمارے ساتھ، ورنہ ہم ادھر دیکھیں کہ ادھر دیکھیں، یہ ہے سر، "In the Fifth Schedule at serial No.1, after the entry at clause (d), the following entry shall be added, namely: (e)" لیکن اگر آپ Fifth schedule دیکھیں تو اس میں (d) ہے ہی نہیں، اس میں (c) ہے، تو (c) کے بعد تو اگر نئی Entry add کرینگے تو (d) ہوگا لیکن ایک دوسرا شیڈول لگا ہوا ہے اس کے ساتھ جناب سپیکر، اس میں پھر (d) ہے، اب ہم نہیں سمجھتے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Confuse ہیں کہ کونسا ہے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> کونسا ہے؟ کیونکہ وہ بھی 1964 کیونکہ وہ Main amendment جو لاتا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر۔</u> میرے خیال میں یہ 1977 والا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! وہ 1977 والا تو یہ بھی ہے نا، اوپر اس پر بھی 1977 لکھا ہوا ہے، 'NWFP Act of 1977' تو اگر یہ بھی 1977 ہے اور یہ بھی 1977 ہے، تو دونوں میں سے کونسا صحیح ہے اور کونسے میں_ دیکھیں نا سر، ایک میں اگر add (e) کرتے ہیں تو اس میں (d) ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا تو نہیں ہے کہ ٹائیٹل 1977 کا ہو لیکن جو Abstract لگا ہو، وہ 1969 کا ہو؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، آپ دیکھیں، انہوں نے جو کہا ہے، Amendment of Main Act یعنی Schedule II West Pakistan Act No. so and so of 1964 1964 کا ہے، اس میں Amendments سن 1977 میں ہوئی ہیں، وہ یہاں '5th schedule' میں دکھایا گیا ہے، اوپر لکھا گیا ہے۔ یہاں بھی وہی 1977 کا لکھا گیا ہے، تو اب ہم___ یہ جب یہی Add کرتے ہیں تو یہی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! اگر جتنا وقت آپ لیں گے اسی سائڈ پہ اگر آپ کہیں گے تو پھر آپ کو میں اسی سائڈ پہ بلاؤنگا کہ بھائی رہنمائی فرمادیں۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا؟

جناب سپیکر: یعنی پھر میں کہونگا کہ آپ اس سائڈ پہ بھی آجائیں، رہنمائی فرمادیں۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: کیا؟ میں نہیں سمجھا۔

ایک معزز رکن: جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، اچھا سر۔ دوسری بات جناب سپیکر، یہ Amendment of West Pakistan Act of 1958 جو ہے، سر، میں تھوڑی سی اس پر بات کروں۔ منسٹر صاحب، یہ میرے ساتھ Original Act کا Abstract ہے، اس میں یہ لکھتے ہیں کہ "A residential building owned and occupied by a widow, whose annual tax, excluding the permissible rebates, is up to two thousand and five hundred rupees, shall be exempted from payment of any tax under this Act". ٹھیک ہے، سر۔ 1958 میں تھا کہ وہ بیوہ ٹیکس جو دیتی ہے، وہ 2500 سے اگر کم ہے تو وہ ٹیکس نہیں دے گی، اس کو

Exemptکر دیا گیا۔ یہاں پر پھر لکھا ہے کہ"A residential building owned and occupied by a widow, whose annual tax excluding the permissible rebates" سر، آپ دیکھیں اس میں کوئی wordکا فرق نہیں، یہ دیکھیں، "A residential building owned and occupied by a widow, whose annual tax excluding the permissible rebate, is up to two thousand and five hundred rupees", سر، پچاس سال تو گزر گئے لیکن اب تک تو کوئی ریلیف نہیں ملا،اب اس کے بعد 'And' دیکھیں، یہ 'And' کو زیادہ کرنا چاہتے ہیں کہ "And any other building owned by a widow, the total area whereof does not exceed three marlas and the annual tax in respect of such building does not exceed five thousand rupees, shall be exempted from payment of any tax under this Act but in the case of self occupied building and the annual tax of such building excluding rebates exceed two thousand and five hundred rupees, then entire tax as assessed under clause (a) shall be payable by the widow". اب جناب سپیکر، میں تو ایک بات نہیں سمجھتا کہ ایک 'Residential building' ہے،'Any other' سے تو میں مطلب لیتا ہوں،'کمرشل'، دیکھیں نا سر، 'Any other' تو اگر Residential ایک سائڈ پہ کرتے ہیں جس میں آدمی رہائش پذیر ہو، خواہ وہ فلیٹ ہو، خواہ وہ بلڈنگ ہو، خواہ وہ گھر ہو، ایک تو Residential ہے، 'Any other' کا میں یہ سمجھتا ہوں مطلب ہے کہ جو کمرشل بلڈنگ ہو، دکانیں ہوں یا کوئی اور چیز ہو، تو دکانوں میں تو بیوہ رہتی نہیں، دکانوں میں تو کوئی رہتا نہیں، دکانیں وہ کرائے پر دے گی اور کرائے سے جو آمدن حاصل ہو گی جناب سپیکر، تین مرلے میں اگر تین دکانیں بھی بنتی ہیں تو اگر پانچ ہزار روپے اس کا ٹیکس بنتا ہے تو پھر اس پر کوئی Exemption نہیں ہے اور دوسرے پر جہاں Widow رہتی ہے جناب سپیکر، ڈھائی ہزار روپے اگر اس کا ٹیکس بنتا ہے تو اس نے دینا ہے۔ اب 1958 میں ڈھائی ہزار روپے جناب سپیکر، ان کو Concession ملی تھی، اب 1958 سے لیکر 2007 تو پچاس، ساٹھ سالوں میں آپ نے ایک روپیہ کا بھی اضافہ نہیں کیا یعنی جناب سپیکر، اگر 02.08.1958 میں ایک بلڈنگ پر ٹیکس 2500 روپے تھا تو Naturally پچاس سالوں میں تو اس کی قیمت کہاں سے کہاں تک پہنچ چکی ہو گی تو آپ نے تو اس کو زیادہ نہیں کیا، تو آپ نے ریلیف یہاں کیا دیا ہے؟ اور جناب سپیکر، دوسرا آپ خود دیکھیں___ جناب، مجھے پتہ

ہے کہ جی آپ جلدی کر رہے ہیں___ یہ جو انہوں نے لکھا تھا کہ "Statement of objects and reasons: It is desirable to continue, revise and exempt certain taxes and duties for the financial year 2007 and 2008", اس کو اب انہوں نے Delete کیا کیونکہ میں نے پکڑا تھا یہ پوائنٹ، تو مجھے پتہ تھا کہ وزیر صاحب کیونکہ اگر آپ For the financial year, 2007-2008 کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ -----

جناب سپیکر: صرف ایک سال کے لئے۔

جناب عبدالاکبر خان: ایک سال کے لئے کر دیا تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب شریف آدمی ہیں اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ لاءڈیپارٹمنٹ، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ، یہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ، کہ After thoughts نہیں ہے، مجھے پتہ ہے کہ کہاں سے یہ Thoughts originate ہوئی ہیں، مجھے پتہ ہے کہ کدھر سے ان کو منہ میں نوالہ دیا گیا ہے، مجھے پتہ ہے کہ کدھر سے ان کو بتایا گیا ہے کہ آپ کے بل میں یہ یہ خامیاں ہیں تو جناب سپیکر، اگر آپ کا سیکرٹریٹ نہ ہوتا تو یہ بل اسی طرح پاس ہوتا جسطرح لایا گیا تھا۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شاہراز خان صاحب!

جناب فضل ربانی (وزیر آبکاری ومحصولات): جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: ربانی صاحب! ته څه وئیل غواړے ؟

وزیر آبکاری ومحصولات: او زۀ به دا عرض اوکړمه چې عبد الاکبر خان-----

جناب سپیکر: زۀ به دا عرض اوکړمه چې ښه Submissively عبدالاکبر خان ته خواست اوکړئ چې دا خپل Amendment واپس واخلی، بس۔

وزیر آبکاری ومحصولات: نه، زۀ دا درخواست کومه چې عبد الاکبر خان صاحب-----

جناب سپیکر: ګوره هغه خبره چې کومه کړې ده، د ځلورو غلبیلونو نه دا چھانړ شوے دے او بیا دا نمونه بل تا سو راوړے دے، د ځلورو غلبیلونو نه چھانړ شوے دے، چھانړ شوے دے، د ریونیو، فنانس، لاء، کیبنیټ، مطلب دا دے خو بس مطلب دا دے چې تۀ څه وئیل غواړے نو پکښې-----

وزیر آبکاری و محصولات: زۂ به دا درخواست او کړمه چې دا عبدالاکبر خان صاحب په دې UIP ټیکس کښې چې دا کوم مونږه چهوټ ورکوؤ کونډو ته نو دے په کنډو ورپسے شو چې یره دے کونډو ته دا پیسے مه معاف کوئ۔ دا دوه نیم زره روپۍ وے ، اوس مونږ وایو که دا پینځو زرو روپو ته که اورسی، او دلته بالکل صفا ئے لیکلی دی "On any other building owned by that widow"یعنی دا ورسره یو Extraفائده شوه۔ که د کومے کونډے یو عمارت د دوه نیمو زرو پورے ټیکس وی، هغه خو معاف دے خو دلته راغله چې "Any other building owned by that widow"چې که د هغې کونډے یو بل بلډنګ هم وی او هغه بلډنګ د Residentialسره کمرشل هم وی او په هغې کښې لاندے دکانونه وی او د پاسه پرېدا کونډه اوسیږی نو زمونږه حکومت دا اعلان اوکړو چې دا دوئم بلډنګ ورته هم معاف کوؤ۔ اوس صاحب وائی زۂ Amendment راوړمه، دا ختم کړئ۔ اے وروره، کونډو پسے مه ورپسے کیږه۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں وزیر صاحب نے یا تو پڑھا نہیں ہے صحیح طریقے سے، اب جناب سپیکر، یہ واضح ہے، یہ 1958 کا Abstract بھی آپ نے لگایا ہے اور آپ کا جو نیا بل ہے، وہ بھی آپ نے لگایا ہے، اب مجھے اور مت کریدیں نا۔ جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہے کہ "A residential building owned and occupied by a widow whose annual tax, excluding the permissible rebates is up to two thousand and five hundred rupees", یہ 2500 rupees جو آپ لا رہے ہیں سر، یہ Residential building owned and occupied by a widow ایک منٹ سر، سر، میری بات سنیں۔ سر، میں کہتا ہوں کہ آپ نے اس کو Residential building میں کیا ریلیف دی پچاس سال کے بعد؟ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا ریلیف پچاس سال کے بعد اس کو Residential building میں دے رہے ہیں؟ ایک منٹ سر،۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: اس میں ریلیف نہیں دے رہے، ہم اس بلڈ نگ میں ریلیف دے رہے ہیں جو بلڈ نگ کمرشل ہے، جس میں نیچے دکانیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، میں آرہا ہوں، میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: اور اوپر Widow رہ رہی ہے، اس میں ہم ریلیف دے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں آرہا ہوں۔

وزیر خزانہ: تو عبدالاکبر خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس میں ریلیف بھی نہ دوان کو۔ مطلب یہ ہوا۔

جناب عبدالاکبر خان: میں آرہا ہوں۔ نہیں سر، میرے پوائنٹس دو ہیں۔ ایک یہ کہ Residential building میں آپ کوئی ریلیف نہیں دے رہے ہیں۔ Residential building میں پچاس سال کا جو ریلیف چلا آرہا ہے، وہی آپ رکھ رہے ہیں۔ آپ صرف ریلیف دے رہے ہیں تین مرلہ 'And any other' صرف آپ تین مرلہ ایک منٹ جی، ایک منٹ، And 'three marlas and any other'-----

وزیر آبکاری و محصولات: جناب عبدالاکبر خان صاحب دا خبرہ گډه وډه کوی۔ زمونږه حکومت دا اعلان کړے دے چې Self occupied residential پانچ مرله، هغه معاف دے-----

جناب عبدالاکبر خان: سر! ادھر کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: پانچ مرله معاف دے۔ اوس مونږه دا راوړو چې دا کوندے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں تو پھر یہ کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: غریبانانے دی، که د دوئ پکښې یو د کان وی-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، تو پھر یہ کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات: او که د دوئ دا کمرشل هم وی نو ورته ئے معاف کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں اس میں پانچ مرلے کا ذکر، اس کا مطلب ہے کہ وہ تو پھر دوسری Amendment ہے، تو پھر وہ آپ نے تو وہ 58 والی Amendment show کردی۔

وزیر آبکاری و محصولات: پانچ مرله خو د مخکښې نه معاف شوے دے۔

وزیر خزانہ: اس کا تو ہم نے فیصلہ کیا تھا، کمرشل کے لئے ہم نے Amendment-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، نہیں نہیں سر، پھر مجھے پانچ مرلے والا دکھائیں-----

وزیر خزانہ: لایا ہے، کمرشل کے لئے ہم ریلیف دینا چاہتے ہیں۔ آپ ہاؤس سے پوچھیں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پھر یہ پانچ مرلے والا بل لائیں۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: اگر یہ ہاؤس ریلیف دینا چاہتا ہے تو دے دے، نہ دینا چاہے تو نہ دے۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پانچ مرلے والا Latest ہے، پھر 1958۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: جناب سپیکر صاحب! پانچ مرله Self occupied خو مخکبنې نه معاف دے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، آپ نے۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: دے وائی ماته هغه اوبنایه۔

جناب عبدالاکبر خان: مجھے بتاؤ نا، آپ نے۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: یا وروره تا خو د هغې خبره نه ده کړے۔ Self occupied پانچ مرلے معاف دے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، آپ نے ایک Step نہیں سر، نہیں، نہیں، نہیں، دا د کلی خبرې نه دی۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: دلته کبنې مونږ یو بل Rebate ورکوؤ، یو رعایت ورکوؤ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، نہیں، یہ گھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپوزیشن کیا کہنا چاہتی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر! یہ کھیتوں والی بات نہیں ہے، یہ زمینداری والی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے لکھا ہے کہ "Residential building owned and occupied by a widow" ایک منٹ، ایک منٹ جی، ایک منٹ جی، اس میں پانچ مرلے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اب میں بتا دوں، صبر کریں نا جی کہ آپ نے 1958 کا کیوں لگایا پھر؟ اگر پانچ مرلے فری تھے تو آپ اس میں Amendment لاتے۔

وزیر آبکاری و محصولات: ہم نے 1958 کا اسلئے لگایا ہے کہ Original Act, 1958 کا ہے اور اگر آپ -----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، تو آپ کا نہیں، نہیں،-----

وزیر آبکاری و محصولات: اگر آپ کے 1973 کے Constitution میں کوئی بھی بات ہوتی ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، آپ اسی سیکشن میں Amendment کر سکتے ہیں-----

وزیر آبکاری و محصولات: Amendment ہوتی ہے تو 1973 کا Constitution کہلاتا ہے-----

جناب عبدالاکبر خان: سر! Constitution کی بات نہیں ہے-----

وزیر آبکاری و محصولات: اس کا Original Act ہے 1958 کا، اس میں 1997 میں بھی Amendments آئی ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، آپ کس چیز میں Amendment لا رہے ہیں؟ جناب سپیکر! آپ دیکھیں یہ جو جس چیز میں Amendment لانا چاہتے ہیں، یہ خود لکھتے ہیں جناب سپیکر، "In the West Pakistan Urban Immoveable Property Tax Act, 1958, in Section 5 ہے کہ 3؟

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! اگر ان کو موقع دیں تو مسئلہ حل ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: کن کو؟

وزیر صحت: ان کو۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: جناب سپیکر! آپ نے عبدالاکبر خان صاحب کو بتایا اور آپ نے ہاؤس میں یہ بتایا کہ چار فورم سے ہو کے ایک بل آتا ہے اور پھر بھی اس میں Deficiency ہوتی ہے-----

جناب سپیکر: اگر Amendments لائے ہیں تو اس کو اپنے رولز کا پتہ-----

وزیر خزانہ: نہیں، جب لائے ہیں تو اس میں Deficiencies ہم نے Cover کی ہیں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: وہ عبدالاکبر خان صاحب کی غلطی نہیں ہے، وہ حکومتی غلطی ہے۔ اس میں یہ ہاؤس ہے ہی Debate کے لئے اور آپ نے ربانی صاحب کو بھی ریکوئسٹ کی تھی کہ جب بات حل ہو رہی ہے تو کیا ضرورت ہے اس میں دخل دینے کی؟ تو عبدالاکبر خان As a Parliamentary Leader

and a Parliamentarian اپنی Job کر رہے ہیں تو اس معاملے کو سر، بڑے بڑے معاملے یہاں حل ہوئے ہیں، یہ معاملہ بھی جس طرح آپ نے کہا تھا کہ اس طرف سے بھی حل کر دیں گے یہ اور اس طرف سے بھی حل کر دیں گے۔

(قہقہہ)

وزیر صحت: آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، میرا مقصد یہ ہے، میں تو۔۔۔۔۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان۔ بس آپ اسے ذرا چھوڑ دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات: میں بھی درخواست کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ یہ بیواؤں کا معاملہ ہے، د کونډے خبره ده۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ کونډه کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: قانون کښې بالکل کلیئر ده۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ "کونډو" کو دھوکہ دے رہے ہیں، یہ دھوکے سے بل لا رہا ہے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: د دهٔ Amendment چې دے وائی Withdraw کړئ، که دا Withdraw کړو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کوئی ریلیف نہیں دے رہے ہیں ان کو، کوئی ریلیف نہیں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں تو اس چیز کو پڑھونگا جو آپ بل کے ساتھ لگائیں گے۔ میں تو اس چیز کو دیکھونگا جو آپ بل کے ساتھ لگائیں۔ اگر اس میں سوترا میم ہوئی ہوں تو مجھے تو وہ چیز نظر آئیگی جو آپ نے بل کے ساتھ لگایا۔ آپ بل میں لکھ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں عبدالاکبر خان صاحب، یہ اگر یہ کہیں کہ چلو "دیر آید درست آید"۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: د کونډو نه قلار شه۔

(قہقہے)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ تو یہی لوگ ہیں ناجو اپنے دعوؤں سے اور پتہ نہیں کیا کیا دعوے اور وعدے کئے گئے تھے۔ آج جناب سپیکر، یہ دیکھیں پھر ایک تماشہ بنا رہے ہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ تین مرلے کا۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: 1958 سے چلا آرہا ہے۔ 1997 میں Amendments ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: عبدالاکبر خان صاحب ادھر سپیکر تھے، ڈپٹی سپیکر تھے، ان کی حکومت رہی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر کی حکومت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: ہم ابھی چھوٹ دے رہے ہیں اور یہ بیوہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ جو لائے ہیں، آپ اس میں دیکھیں "In the West Pakistan Urban Immoveable Property Tax Act, 1958, in Section 3, in Sub-Section (2), in the proviso of Clause (i), the following--" آپ دیکھیں یہ اس کا Section 2 ہے، پھر اس کا (a) ہے اور (b) ہے اور پھر Proviso میں (i) ہے، (i) میں یہ Amendment لا رہے ہیں۔ آپ دیکھیں سر، یہ جو انہوں نے Abstract لگایا ہے، خود منسٹری نے لگایا ہے، میں نے نہیں لگایا ہے۔ آپ اس میں دیکھیں، یہ کہتے ہیں "In Section 3, in sub-section (2) in the proviso for Clause (i), the following shall be substituted:", آپ دیکھیں، ٹھیک ہے، تو یہ Amendments صرف اسی میں لا رہے ہیں جو Already exist کر رہی ہے، اسی میں لا رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: ٹھیک ہے، (i) میں لا رہے ہیں جی، (i) میں لا رہے ہیں، اس کے بجائے یہ ہم لکھ رہے ہیں، اس میں ہم نے Clear لکھا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو آپ نے Two thousand and five hundred rupees کہاں سے حاصل کئے؟

وزیر آبکاری و محصولات: 25 % کے علاوہ 'Any other' میں بھی۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: تو آپ نے 2500 سے کتنا فائدہ کیا؟۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: یہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: 2500 تو 1958 میں بھی تھا۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! زهٔ وایم جی مونږه بل پیش کوؤ، مخکښې سټامپ ډیوټی % 3 وه، اوس سټامپ ډیوټی % 1 مونږ په هغې کښې کمې اوکړو، خلقو ته ریلیف ملاؤ شو، خلقو ته فائده ملاؤ شوه۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا کوم ځائے کښې دی؟

وزیر خزانہ: مخکښې چې به کومه Widow وه، هغه به په خپل کور کښې اوسیده، هغې نه به پیسې خو نه اغستلې کیدې خو چې کوم کمرشل پلاټ به وو، د هغې سره داسې ځائے چې هغې کښې به دکانونه وو، هغې به ټیکس په هغې باندې Pay کولو نو اوس مونږه دا ترمیم راؤړو چې هغې ته مونږ هغې کښې چهوټ ورکړو۔ زهٔ وایم هاؤس نه تپوس اوکړئ۔ مونږه ډیر په ښه نیت باندې دا کار کړے دے، ریلیف به خلقو ته ملاؤ شی۔ د صوبے خلقو ته به فائده ملاؤ شی د دې نه۔ عبدالاکبر خان ته هم ریکوئسټ کومه چې دا غریب خلق دی، دا ستا سو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس په لائن باندې راغلې چې دا۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: دا ټول غریب خلق دی۔۔۔۔۔

جناب عبد الاکبر خان: جناب سپیکر! خو بیا هم پانچ هزار روپئ Limit ئے ورته ایښے دے کنه۔

وزیر خزانہ: د هغوی د فائدے د پاره دا یو بل دے، پکار دا ده چې دا بل مونږه پاس کړو، د دې ځائے نه یو ښه Message به لاړ شی۔۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات: عبدالاکبر خان صاحب ته مونږه ریکوئسټ کوؤ چې دے کونډو سره گزاره اوکړه، کونډو سره۔

وزیر خزانہ: دا د فائدې خبره ده نو ولې دیکښې دوئ رکاوټ اچوی؟

وزیر آبکاری و محصولات: بده خبره پکښې دا راغله چې دهٔ د کونډو خلاف کار اوکړو کنه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں اس کے حلقے میں 'کونڈے' بہت زیادہ ہیں۔

Mr. Speaker: Withdrawn?

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! یہ عبدالاکبر خان نے ان ساروں کی استدعا مان لی ہے اور انہوں نے اپنا پوائنٹ Establish کر دیا ہے جو کچھ یہ کہنا چاہتے تھے، وہ ہاؤس کے نوٹس میں لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب نے اپنی Amendment جو ہے، وہ Withdraw کر لی۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: میں نے اسلئے Withdraw کر دیا کہ انہوں نے خود Withdraw کر لیا۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2. The honourable Minister for Finance, NWFP, has proposed an amendment in Clause 2 of the Bill. He is therefore, requested to please move his amendment. Honourable Minister for Finance, NWFP, please.

وزیر خزانہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں فنانس بل 08-2007 میں ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister……..

Mr. Abdul Akbar Khan: No Sir, he has not moved his amendment.

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: I think he should be asked to move his amendment.

جناب سپیکر: تاسو چې کوم Amendment راوړے دے ، هغه Move کړئ او هاؤس ته دا استدعا وکړئ چې دا د Adopt شي۔

وزیر خزانہ: 2007 دے۔

جناب سپیکر: 2007۔

وزیر خزانہ: سر! زۀ خواست کوم ستا سو په وساطت باندې چې کوم Amendment مونږه په دې بل کښې پیش-----

جناب سپیکر: 2007۔

وزیر خزانہ: 2007-08 کښې پیش کړے دے-----

جناب سپیکر: د یکښې مونږه ترمیم راوړے دے-----

وزیر خزانہ: د هغې مونږه اجازت غواړو چې هغه اوشی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that amendment moved by honourable Minister for Finance, NWFP, may be adopted? Those who are in favour of it may 'Aye' those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in Clause 4. The honourable Minister for Finance, NWFP, has proposed an amendment in Clause 4 (a) of the Bill. He is, therefore, requested to please move his amendment. Honourable Minister for Finance, NWFP, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب! میں فنانس بل 2007-08 کی کلاز 4 میں ترمیم پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منظوری کے لئے۔

وزیر خزانہ: منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 4 (b) of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 (b) may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 4 (b) stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 5 stand part of the Bill. Amendment in 'Statement of Objects and Reasons'. The honourable Minister for Finance, NWFP, has proposed an amendment in the 'Statement of Objects and Reasons'. He is, therefore, requested to please move his amendment. The honourable Minister for Finance, NWFP, please.

وزیر خزانہ: جی۔

جناب سپیکر: اغراض ومقاصد میں جو آپ ترمیم لائے ہیں، اس کو Adopt کیا جائے۔

وزیر خزانہ: سر! میں نے جو ابھی فنانس بل میں جو ترمیم۔۔۔۔

Mr. Speaker: Statement of Objects…

Minister for Finance: Statement of objects ……

Mr. Speaker: And Reasons…..

وزیر خزانہ: 'Statement of Objects and Reasons' میں جو ابھی ترمیم پیش ہوئی، اس کے ساتھ ہی اس بل کو منظور کرنے کی استدعا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister for Finance, NWFP., may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

شمال مغربی سرحدی صوبہ فنانس بل مجریہ 2007 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Finance, NWFP to please move that the North West Frontier Province Finance Bill, 2007, as amended, may be passed. The honourable Minister for Finance, NWFP, please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میں فنانس بل 08-2007 بمعہ ترمیمات پاس کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North West Frontier Province Finance Bill, 2007, as amended, may be passed. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments moved by the honourable Minister for Finance, NWFP.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! کل اگر آپ ہمیں ایک موقع دیں تو ہم ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں گے۔ ابھی تو فنانس بل انہوں نے، کیونکہ اکثریت تھی، پاس کروایا اور میرے خیال میں اس حساب سے انہوں نے بجٹ بھی کر دیا ہے لیکن کل ہم ایک Important point of order اس سلسلے میں پیش کرینگے تو آپ ہمیں موقع دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ محترم وزیر خزانہ سے استدعا ہے کہ وہ Authenticated Schedule for the year, 2007-08 کو ٹیبل پر رکھیں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے یہ جو شیڈول ہے Authorized Expenditure کا، یہ میں ٹیبل پر تقسیم کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹیبل پہ رکھتا ہوں۔

وزیر خزانہ: رکھتا ہوں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: Schedule stands laid۔ اجلاس کو کل صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 27 جون 2007 صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی کیا گیا)